1

لقد کان فی قصصهم عبرة لأولی الألباب

صحیح منتخب واقعات

خطبا اور مبلغین کے لیے نادر تحفہ

www.KitaboSunnat.com

تالیف
الشیخ محمد عظیم حاصلپوری حفظہ اللہ

نعمان پبلیکیشنز

www.KitaboSunnat.com

توبہ

استغفار

زکوۃ وصدقات

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سخاوت

روزہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حج بیت اللّٰہ

نکاح وطلاق

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حقوق والدین

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حقوق اولاد

مسلمان بچے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بچوں کے اچھے نام رکھو

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔کیا میں اس کا نام آپ کے نام پر رکھ دوں؟ ....

ہمسایوں کے حقوق

۱۔ وہ تو آگ میں ہے ....
۲۔غیر مسلم ہمسائے کا بھی خیال کرو ....
۳۔اپنا سامان بازار میں رکھ دو ....
۴۔بہترین ہمسائے ....
۵۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ ....
۶۔یارسول اللہ وہ شخص کون ہے؟ ....
۷۔پڑوسی اپنے قریب کی چیز کا زیادہ حق دار ہے ....

گھر والوں سے اچھا سلوک کرو

۱۔تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہے ....
۲۔بہتر شخص ....
۳۔آپ گھر میں کیا کرتے ہیں؟ ....
۴۔دلہن کا احترام ....
۵۔آؤ ہم تم دوڑ لگائیں ....
۶۔میں حبشیوں کا کھیل دیکھ رہی تھی ....
۷۔گھر میں ایسے رہو......! ....
۸۔کامل ترین ایمان والا ....
۹۔میں نے کیسے تمہارا دفاع کیا؟ ....
۱۰۔بیوی کا کیا حق ہے۔؟ ....

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اچھی عورت

اچھے لوگ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

برے لوگوں سے بچو

صلہ رحمی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

السلام علیکم

وعدہ اور عہدپاسداری

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

رحم وشفقت

امانت داری اور خیانت

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

امر بالمعروف ونهی عن المنکر

عدل وانصاف

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

أخلاق حسنه

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اخوت ومحبت

عفو ودرگزر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زنا کاری

تکبر وعاجزی

حسد وبغض

صبر وشکر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

خوشی ومسرت

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آداب طعام

آداب ضیافت

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شراب کی حرمت

قیامت

جنت وجهنم

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

توبہ

۱۔توبہ سے اللہ کی خوشی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"اللہ تعالیٰ اس شخص سے جو اس کے سامنے توبہ کرتا ہے اتنا زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جتنا تم میں وہ شخص بھی کوش نہیں ہوتا جس کی سواری بیچ جنگل بیابان میں ہو اور پھر وہ جاتی رہی ہو (یعنی گم ہوگئی ہو) اور اس سواری سے ناامیدی کی حالت میں انتہائی مغموم و پریشان لیٹ جائے اور پھر اسی حالت میں اچانک وہ اپنی سوار کو اپنے پاس کھڑے ہوئے دیکھ لے۔ چنانچہ وہ اس سواری کی مہار پکڑ کر انتہائی خوشی میں جذبات سے مغلوب ہو کر یہ کہہ بیٹے اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ مارے خوشی کے زیادتی کے اس کی زبان سے یہ غلط الفاظ نکل جائیں۔"

صحيح بخاری ،كتاب الدعوات ،باب التوبة (٩٠٣٦)وصحيح مسلم ،كتاب التوبة باب الحض على التوبة (٧٤٧٢)

۲۔ دل کو سیاہ ہونے سے بچاؤ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب کوئی مومن گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ ہو جاتا ہے پھر اگر وہ اس گناہ سے توبہ کر لیتا ہے اور استغفار کرتا ہے تو اس کا دل اس نقطہ سیاہ سے صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر زیادہ گناہ کرتا ہے تو وہ سیاہ نقطہ بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے پس یہ ران یعنی زنگ ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ۔ ﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ﴾ "یوں ہرگز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر یہ اس چیز یعنی گناہ کا زنگ ہے جو وہ کرتے تھے" یہاں تک کہ ان کے دلوں پر خیر و بھلائی بالکل باقی نہیں رہی۔"

سنن ترمذی ، التفسير القرآن ،باب ومن سورة المطففينوصحيح ابن حبان (١٤١/٢)ومستدركم حاكم (٥١٧/٢) امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

معلوم ہوا جو انسان اپنے زنگ آلود دل کو صاف کر لیتا ہے کائنات کا سب سے بہترین انسان

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بن جاتا ہے۔

۳۔سو آدمیوں کو قتل کرنے کے بعد توبہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا پھر لوگوں سے یہ پوچھنے نکلا کہ اگر میں توبہ کرلوں تو وہ توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟ چنانچہ اسی سلسلہ میں وہ ایک عابد وزاہد کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ کیا اس اتنے بڑے گناہ سے یا اس اتنے بڑے گناہ کرنے والے ہی کے لئے توبہ ہے؟ یعنی کیا اس کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟ چنانچہ اس سلسلہ میں وہ ایک عابد وزاہد کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ کیا اس اتنے بڑے گناہ سے یا اس اتنے بڑے گناہ کرنے والے ہی کے لئے توبہ ہے؟ یعنی کیا اس کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟ اس عابد وزاہد نے کہا کہ نہیں اس شخص نے یہ سنتے ہی اس عابد وزاہد کو بھی قتل کر دیا اور پھر دوسرے لوگوں سے پوچھتا پھرنے لگا۔ ایک شخص نے اس سے کہا کہ تم فلاں بستی جاؤ وہ ایسی اور ایسی ہے (یعنی اس نے اس بستی کا نام لیا اور اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ بہت اچھی بستی ہے وہاں ایک عالم رہتا ہے جو تمہیں تمہاری توبہ کے قبول ہونے کا فتویٰ دے گا چنانچہ وہ شخص اس بستی کی طرف چل کھڑا ہوا ابھی آدھے ہی راستے پر پہنچ پایا تھا کہ اچانک اسے موت نے آدبوچا (چنانچہ اسے موت کی علامت محسوس ہوئیں) تو اس نے اپنا سینہ اس اس بستی کی طرف جھکا دیا اور پھر اس کی روح قبض کرنے کے وق ٥ ت رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے (ملک الموت سے جھگڑنے لگے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو جس کی طرف وہ توبہ کرنے جارہا تھا حکم دیا کہ وہ میت کے قریب آجائے اور اس بستی کو جہاں سے وہ قتل کر کے آرہا تھا حکم دیا کہ وہ میت سے دور ہوجائے پھر اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے ان فرشتوں سے فرمایا تم دونوں بستیوں کے درمیان پیمائش کروا گر میت اس بستی کے قریب ہوگی جہاں وہ توبہ کے لئے جا رہا تھا تو اسے رحمت کے فرشتوں کے حوالہ کیا جائے گا اور اگر اس بستی کے قریب ہو جہاں سے وہ قتل کر کے آ رہا تھا تو عذاب کے فرشتوں کے حوالہ کیا جائے گا۔ چنانچہ جب فرشتوں نے پیمائش کی تو وہ توبہ کے لئے جس بستی کی طرف جا رہا تھا اس سے ایک بالشت قریب پایا گیا پس حق تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔ "

صحیح بخاری،کتاب الانبیاء باب(٣٤٧٠)وصحیح مسلم ،کتاب التوبة،باب قبول توبة القاتل (٢٧٦٦)

۴۔میں نے اسے معاف کردیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اسی امت میں سے یا گزشتہ امتوں میں سے ایک بندے نے گناہ کیا اور پھر کہنے لگا اے میرے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے تو میرے اس گناہ کو بخش دے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کیا میرا یہ بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو جس کو چاہتا ہے اور جب چاہتا ہے اسکے گناہ بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اور جب چاہتا ہے اس کے گناہ پر مواخذہ کرتا ہے تو جان لو میں نے اپنے بندہ کو بخش دیا۔ وہ بندہ اس مدت تک کہ اللہ نے چاہا گناہ کرنے سے باز رہا، اس کے بعد اس نے پھر گناہ کیا اور عرض کیا کہ اے میرے پروردگار ! میں نے گناہ کیا ہے تو میرے اس گناہ کو بخش دے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کیا یہ میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہ کو بکشتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اس بندہ کو بخش دیا۔ وہ بندہ اس مدت تک کہ اللہ نے چاہا گناہ سے باز رہا اور اس کے بعد پھر اس نے گناہ کیا اور اس کے بعد پھر اس نے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میں نے گناہ کیا ہے تو میرے اس گناہ کو بخش

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا کیا میرا بندہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہ بخشتا ہے اور اس پر مواخذہ کرتا ہے؟ میں نے اس بندہ کو بخش دیا پس جب تک وہ استغفار کرتا رہے جو چاہے کرے۔

بخاری ومسلم

۵۔ ایک حسین عورت کی توبہ

کچھ لوگوں نے ایک بے حد حسین وجمیل عورت سے کہا: اگر تو ربیع بن خثیم رحمہ اللہ کو اپنے حسن کے جال میں پھنسا کر گمراہ کر دے تو تجھے ایک ہزار درہم انعام میں دیا جائے گا۔ وہ اس بات پر آمادہ ہوگئی۔ اس نے بہت خوبصورت لباس زیب تن کیا، بہت عمدہ اور نفیس خوشبو استعمال کی اور ربیع جب مسجد میں جانے لگے تو رستے میں ان کے سامنے آ گئی اور اس وقت یہ ننگے منہ تھی۔ ربیع نے اسے دیکھا تو فرمایا: اگر تجھے بخار آ جائے اور وہ تیرے اس رنگ اور سج دھج کو بدل کر رکھ دے تو پھر کیا حال ہوگا؟ یا اگر ملک الموت آ جائے اور وہ تیری شاہ رگ کاٹ دے تو پھر کیا بنے گا؟ یا اگر منکر اور نکیر تم سے سوال پوچھیں تو انہیں کیا جواب دوگی؟ ربیع نے ابھی اتنی بات ہی کی تھی کہ اس عورت نے ایک چیخ ماری اور بے ہوش کر گر گئی اور جب ہوش میں آئی تو اس سے سچی پکی توبہ کی اور آئندہ زندگی اپنے رب تعالیٰ کی عبادت میں بسر کرنا شروع کر دی حتی کہ جس دن اس کا انتقال ہوا تو اس کا جسم اس طرح تھا جیسے کسی درخت کا جلا ہوا تنا ہو۔

کتاب التوابین، لابن قدامۃ المقدسی، (ص/ ۲۷۰، ۲۷۱)

۶۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ایک پڑوسی کی توبہ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ایک پڑوسی گناہوں اور بہت گندے کاموں کا ارتکاب کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں آیا اور سلام کر کے بیٹھ گیا۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح طور پر اس کے سلام کا جواب بھی نہ دیا اور اس کے آنے کی وجہ سے گرانی محسوس کی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا: ابوعبداللہ! مجھ سے گرانی کیوں محسوس کرتے ہیں، حالانکہ میں نے ایک خواب دیکھنے کے بعد اپنی سابقہ حالت بدل لی ہے؟ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ آپ نے خواب دیکھا ہے؟ اس نے کہا: میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا گویا کہ آپ کسی اونچی جگہ تشریف فرما ہیں اور بہت سے لوگ آپ سے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک ایک شخص باری باری اٹھ کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا اور عرض ہے کہ آپ میرے لیے دعا فرمائیں، آپ اس کے لیے دعا فرماتے ہیں۔ سب لوگوں نے آپ کی خدمت میں اسی طرح عرض کیا اور اب صرف میں ہی باقی رہ گیا تھا۔ میں نے بھی ارادہ کیا کہ کھڑے ہو کر عرض کروں مگر اپنے گناہوں کی وجہ سے شرمسار ہو گیا۔

آپ نے مجھے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تم مجھے دعا کے لیے کیوں نہیں کہتے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اپنے برے اعمال کی وجہ سے مجھے شرم آتی ہے کہ میں سے آپ سے دعا کی درخواست کروں، آپ نے فرمایا کہ اگر تم اپنے گناہوں پر شرمسار ہو تو پھر مجھ سے کہو میں تمہارے لیے دعا کرتا ہوں۔ بشرطیکہ میرے صحابہ میں سے کسی کو آئندہ گالی نہ دینا۔ آپ کے اس فرمان کے بعد میں نے بھی کھڑے ہو کر دعا کی درخواست کی تو آپ نے میرے لیے بھی دعا فرمائی اور جب میں بیدار ہوا تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ان تمام گناہوں سے نفرت پیدا کر دی تھی جن کا میں ارتکاب کیا کرتا تھا۔

کتاب التوابین لابن قدامۃ المقدسی (ص/ ۲۷۱، ۲۷۲)

۷۔ قرآن مجید سن کر ایک اعرابی کی توبہ

امام اصمعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن بصرہ کی جامع مسجد سے آ رہا تھا کہ راستے میں ایک گلی میں ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی جو بہت اکھڑ اور اجڈ قسم کا انسان تھا، اونٹ پر سوار، گلے میں تلوار لٹکائے اور ہاتھ میں کمان پکڑے ہوئے تھا، میرے قریب آ کر اس نے سلام کیا اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پوچھا: آپ کا تعلق کس خاندان سے ہے؟

میں نے جواب دیا: میں بنو اصمع سے ہوں۔

اس نے کہا: آپ اصمعی ہیں؟

میں نے جواب دیا: ہاں!

اس نے پوچھا: آپ اس وقت کہاں سے آ رہے ہیں؟

میں نے جواب دیا: ایک ایسی جگہ سے آ رہا ہوں جہاں رحمان کے کلام کی تلاوت ہوتی ہے۔

اس نے تعجب سے پوچھا: رحمان کا کلام بھی ہے جس کی آدمی تلاوت کرتے ہیں؟

میں نے جواب دیا: ہاں!

اس نے کہا: اچھا مجھے بھی کچھ تلاوت سناؤ۔

میں نے کہا: اونٹ سے نیچے اترو، وہ نیچے اتر آیا تو میں نے سورہ ذاریات کی تلاوت شروع کر دی اور جب اس آیت کریمہ پر پہنچا:

﴿وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ○﴾ [الذاریات ۵۱:۲۲]

''اور تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، آسمان میں ہے۔''

اس نے پوچھا: اصمعی یہ رحمان کا کلام ہے؟

میں نے کہا: ہاں! اس ذات اقدس کی قسم! جس نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، یہ رحمان ہی کا کلام ہے اور اسے اس نے اپنے نبی محمد ﷺ پر نازل فرمایا ہے۔

مجھ سے کہنے لگا: بس اتنی تلاوت ہی کافی ہے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنا اونٹ نحر کر دیا۔ گوشت کے ٹکڑے کر دیے اور مجھ سے کہنے لگا کہ آؤ اسے تقسیم کرنے میں میری مدد کرو۔ پھر وہاں سے گزرنے والے لوگوں میں وہ سارا گوشت تقسیم کر دیا۔ پھر اس نے تلوار اور کمان بھی توڑ دی اور اس آیت کریمہ کو پڑھتے ہوئے جنگل کی طرف روانہ ہو گیا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

﴿وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ۝﴾

''اور تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، آسمان میں ہے۔''

الذاریات ۵۱:۲۲

یہ منظر دیکھ کر میں اپنے آپ کو ملامت کرنے لگا کہ تم اس بات کو اخذ نہ کر سکے جسے ایک اعرابی نے اخذ کر لیا ہے۔ میں جب ہارون الرشید کے ساتھ حج کے ارادے سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوا اور کعبۃ اللہ کا طواف کر رہا تھا کہ کسی شخص نے مجھے بہت آہستہ سے آواز دی، میں نے دیکھا تو یہ وہی اعرابی تھا جو بہت نحیف و نزار ہو گیا تھا اور اس کا رنگ پیلا پڑ چکا تھا، اس نے مجھے سلام کیا، میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھے مقام ابراہیم کے پیچھے بٹھا لیا اور کہنے لگا: مجھے رحمان کے کلام کی تلاوت سناؤ۔ میں نے پھر سورہ ذاریات پڑھنا شروع کر دی اور جب میں اسی آیت کریمہ پر پہنچا:

﴿وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ۝﴾

''اور تمہارا رزق اور جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے، آسمان میں ہے۔''

الذاریات ۵۱:۲۲

اعرابی نے چیخ ماری اور کہا کہ ہمارے رب تعالیٰ نے ہم سے جو وعدہ فرمایا ہے، ہم نے اسے سچ پایا ہے۔ پھر اس نے کہا: اس کے علاوہ کچھ اور بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے؟ میں نے کہا: ہاں! آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ أَنَّكُمْ تَنطِقُونَ۝﴾

''تو آسمانوں اور زمین کے مالک کی قسم! یہ (اسی طرح) قابل یقین ہے جس طرح تم بات کرتے ہو۔''

الذاریات ۵۱:۲۳

یہ سن کر اعرابی نے چیخ ماری اور کہا: سبحان اللہ! رب جلیل کو کس نے ناراض کیا ہے کہ اس نے یہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قسم کھا کر بیان فرمایا ہے؟ کیا لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سچ نہ جانا حتی کہ اسے قسم کھانا پڑی؟ اس نے یہ بات تین بار کہی اور پھر اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

الکشاف للمزمحشری: ٤/٤٠٠، (دار الکتاب العربی، بیروت)

۸۔ ایک گناہ گار نوجوان کی توبہ

ایک شخص حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: اے ابو اسحاق! میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا، مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جو دل پر اثر کرے اور میں گناہوں سے باز آ جاؤں۔

آپ نے فرمایا: اگر تم پانچ باتیں قبول کر لو اور ان پر قادر ہو جاؤ تو پھر تمہیں نہ کوئی گناہ نقصان پہنچا سکے گا اور نہ کوئی دنیوی لذت تمہیں ہلاک کر سکے گی۔

اس نے پوچھا: ابو اسحاق! وہ پانچ باتیں کون سی ہیں؟

آپ نے فرمایا: اگر تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا چاہتے ہو تو پھر اس کا رزق نہ کھاؤ۔

اس نے کہا: پھر کیا کھاؤں؟ زمین میں جو کچھ بھی ہے۔ وہ سارا اسی کا رزق ہے؟

آپ نے فرمایا: پھر تم ہی بتاؤ کیا یہ اچھی بات ہے کہ اس کا رزق بھی کھاؤ اور اس کی نافرمانی بھی کرو؟ اس نے جواب دیا: نہیں یہ کوئی اچھی بات نہیں۔

اب آپ دوسری بات بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم اس کی نافرمانی کرنا چاہو تو پھر اس کے علاقے میں نہ رہو۔

اس نے جواب دیا: یہ تو پہلی سے بھی زیادہ مشکل بات ہے، مشرق ومغرب اور ان کے درمیان کا سارا علاقہ اسی کا ہے تو پھر میں کہاں رہ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: کیا یہ اچھی بات ہے کہ رزق بھی اسی کا کھاؤ، اسی کے علاقے میں رہو اور پھر اس کی نافرمانی بھی کرو؟

اس نے کہا: تیسری بات فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اگر اس کا رزق کھانے اور اس کے علاقے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں رہنے کے باوجود اس کی نافرمانی کرنا چاہو تو ایسی جگہ کرو جہاں وہ تمہیں نہ دیکھے۔اس نے جواب دیا: ابراہیم! یہ کیسے ممکن ہے، وہ تو تمام خفیہ اور پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے، اس سے کوئی انسان کس طرح چھپ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا یہ اچھی بات ہے کہ رزق بھی اس کا کھاؤ، رہو بھی اسی کے علاقے میں اور جب نافرمانی کرو تو وہ تمہیں دیکھ بھی رہا ہو؟ اس نے کہا: نہیں، یہ کوئی اچھی بات نہیں۔

اب چوتھی بات بیان فرمائیں۔آپ نے فرمایا: جب تمہاری روح قبض کرنے کے لیے ملک الموت تمہارے پاس آئے تو اس سے یہ کہو کہ مجھے تھوڑی سی مہلت دے دو تا کہ میں سچی توبہ کر لوں اور کچھ نیک عمل کرلوں تو کیا وہ تمہیں مہلت دے گا؟ اس نے جواب دیا: ہرگز نہیں! آپ نے فرمایا: جب تمہیں اس بات کی قدرت نہیں ہے کہ ملک الموت کو ٹال کر توبہ کرلو اور تم خوب جانتے ہو کہ آئی ہوئی موت کو ہرگز ٹالا نہیں جا سکتا تو پھر نجات کیسے ممکن ہے؟

اس نے کہا: پانچویں بات ارشاد فرمائیں۔آپ نے فرمایا: جب قیامت کے دن دوزخ کے فرشتے تمہارے پاس آئیں تا کہ گھسیٹ کر تمہیں دوزخ میں لے جائیں تو کیا تم ان کے ساتھ جانے سے انکار کرسکو گے؟ اس نے جواب دیا: نہیں، وہ مجھے نہیں چھوڑیں گے، میری کوئی معذرت قبول نہیں کریں گے۔آپ نے فرمایا: پھر نجات کی امید کیسے کر سکتے ہو؟

اس نے کہا: ابراہیم! بس یہ وعظ ونصیحت میرے لیے کافی ہے۔میں اللہ تعالیٰ کے حضور صدق دل سے توبہ واستغفار کرتا ہوں۔پھر اس نے آپ کی صحبت ورفاقت کو اختیار کرلیا اور باقی ساری زندگی آپ کے ساتھ مل کر اللہ تعالیٰ کی عبادت وریاضت میں بسر کی حتی کہ موت ہی نے دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کیا۔

كتاب التوابين لابن قدامة المقدسى، (ص:٢٨٧، ٢٨٨)

۹۔بصرہ کے ایک بادشاہ کی توبہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بصرہ کا ایک بادشاہ بہت عابد وزاہد تھا۔ افسوس! وہ دنیاداری اور بادشاہت کی طرف زیادہ مائل ہو گیا، اس نے ایک بہت خوبصورت محل تعمیر کرایا، اسے طرح طرح کے سامانِ آرائش وزیبائش سے سجایا۔ ایک دن اس نے ایک بہت عظیم الشان ضیافت کا اہتمام کیا اور بہت سے لوگوں کو دعوت دی، لوگ آئے، انہوں نے خوب کھایا پیا، محل دیکھا، خوشی ومسرت کا اظہار کیا، بادشاہ کو دعائیں دیں اور رخصت ہو گئے۔

اسی طرح وہ کئی دن تک لوگوں کے لیے ضیافتوں کا اہتمام کرتا رہا حتی کہ وہ اس کام سے فارغ ہو گیا۔ ایک دن اس نے بھائیوں اور خاص دوستوں کی محفل جمائی ہوئی تھی۔ باتیں کرتے کرتے کہنے لگا: تم دیکھتے ہو کہ مجھے اپنے اس محل کے بنانے کی کتنی خوشی ہے اور اب میرا ارادہ یہ ہے کہ اپنے ہر ایک بیٹے کے لیے بھی اسی طرح کا ایک ایک خوش نما محل بنوا دوں، لہٰذا تم کچھ دن مزید قیام کرو تا کہ خوب باتیں بھی ہوں اور ان محلات کی تعمیر کے بارے میں تم سے مشورے بھی کیے جا سکیں۔

وہ سب لوگ بادشاہ کے کہنے پر اس کے ہاں رک گئے، عیش ونشاط اور لہو ولعب میں دن خوب بسر ہوتے اور بادشاہ ان سے مشورے بھی کرتا رہتا۔ ایک رات لہو ولعب کی محفل جمی ہوئی تھی کہ انہوں نے ایک غیبی آواز سنی، کوئی کہنے والا یہ کہہ رہا تھا:

يَا اَيُّهَا الْبَانِي، وَالنَّاسِي مَنِيَّتَهُ
لَا تَأْمُلَنَّ، فَاِنَّ الْمَوْتَ مَكْتُوبُ
عَلَى الْخَلَائِقِ اِنْ سُرُّوا وَ فَرِحُوا
فَالْمَوْتُ حَتْفٌ لِذِي الْآمَالِ مَنْصُوبُ
لَا تَبْنِيَنَّ دِيَارًا لَّسْتَ تَسْكُنُهَا
وَرَاجِعِ النُّسُكَ كَيْمَا يُغْفَرُ الْحُوبُ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”اے محلات بنانے والے اور اپنی موت کو بھولنے والے! زیادہ امیدیں وابستہ نہ کر کیوں کہ موت ایک تلخ اور اٹل حقیقت ہے۔“

”جو تمام مخلوقات کے لیے ہے، خواہ وہ کتنی ہی خوشی و مسرت میں ہوں۔ الغرض! موت تو بڑی بڑی امیدیں وابستہ کرنے والے کے لیے بھی مقدر ہے۔“

”ایسے محلات نہ بناؤ جن میں تم رہ گے ہی نہیں اور اب ریاضتوں اور عبادتوں کی طرف واپس پلٹ آؤ تاکہ تمہارے گناہ معاف ہو جائیں۔“

یہ اشعار سن کر بادشاہ اور اس کے ساتھیوں پر شدید گھبراہٹ طاری ہوگئی اور مارے خوف کے وہ سب کانپنے لگے۔ بادشاہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: کیا تم نے بھی یہ آواز سنی ہے جو میں نے سنی ہے؟ سب نے جواب دیا: جی ہاں! بادشاہ نے پوچھا: کیا تمہاری بھی وہ کیفیت ہے جو میری ہے؟ انہوں نے پوچھا: آپ کیا محسوس کرتے ہیں؟ بادشاہ نے جواب دیا کہ میں اپنے دل پر ایک بوجھ محسوس کرتا ہوں اور میرے خیال میں یہ موت کی علامت ہے، انہوں نے کہا: نہیں نہیں! ایسی کوئی بات نہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ دراز اور بابرکت عمر عطا فرمائے۔

بادشاہ نے زار و قطار رونا شروع کر دیا، پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: تم میرے دوست اور بھائی ہو کیا میری بات مانو گے؟ انہوں نے کہا: آپ کا ہر حکم سر آنکھوں پر۔ بادشاہ نے حکم دیا: شراب گرا دو اور آلات لہو ولعب کو اٹھا کر باہر پھینک دو، پھر کہنے لگا: اے اللہ! میں تجھے اور تیرے ان بندوں کو گواہ بنا کر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں، گزشتہ دنوں میں مجھ سے جو کوتاہی ہوئی، میں اس پر شرمسار ہوں۔ اے اللہ! میں تجھی سے یہ دعا کرتا ہوں کہ اگر تو مجھے مہلت عطا فرمائے تو اپنی اطاعت کی طرف رجوع کی صورت میں مجھ پر اپنی نعمتوں کا اتمام فرما دے اور اگر تو نے میرے لیے موت کا فیصلہ فرما لیا ہے تو محض اپنے فضل و کرم اور اپنی رحمت

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ میرے تمام گناہ معاف فرما دے۔

بادشاہ کی تکلیف میں اضافہ ہو گیا اور اس نے کہنا شروع کر دیا: اللہ کی قسم! موت۔ اللہ کی قسم! موت۔ علماء کی رائے یہ تھی کہ اس بادشاہ کی توبہ پر موت واقع ہوئی ہے۔

كتاب التوابين لابن قدامة المقدسي، (ص:١٧٥۔١٧٧)

۱۰۔ عبداللہ بن مرزوق کی توبہ

عبداللہ بن مرزوق ایک دن مہدی کے ساتھ لہو ولعب کی محفل میں اس قدر مستغرق ہوئے کہ ظہر، عصر اور مغرب کی نمازیں بھی نہ پڑھ سکے۔ ہر نماز کے وقت ان کی چہیتی باندی انہیں توجہ دلاتی مگر وہ نمازوں سے غافل ہی رہے۔

جب عشاء کی نماز کا وقت ہوا تو باندی نے آگ کا ایک انگارا لیا اور اسے ان کے پاؤں پر رکھ دیا جس کی وجہ سے انہوں نے بہت تکلیف محسوس کی اور پوچھا کہ یہ کیا؟ باندی نے جواب دیا: یہ تو دنیا کی آگ کا انگارا ہے جسے تم برداشت نہیں کر رہے ہے تو آخرت کی آگ کو کس طرح برداشت کرو گے؟

باندی کی یہ بات سن کر وہ زار وقطار رونے لگے اور پھر نماز کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ باندی کی اس بات کا ان کے دل پر گہرا اثر ہوا اور انہوں نے اپنی تمام باندیوں کو آزاد کر دیا، اپنے سارے مال کو صدقہ کر دیا اور گزر بسر کے لیے سبزی ترکاری بیچنا شروع کر دی اور اس باندی نے بھی گزر اوقات کے لیے یہی کام شروع کر دیا۔

ایک دن امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ ان کے پاس تشریف لائے، انہوں نے دیکھا کہ ایک اینٹ کا تکیہ بنا رکھا ہے اور ان کے پیچھے اور کچھ نہیں ہے۔ امام سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے کسی چیز کو چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کا نعم البدل ضرور عطا فرماتا ہے تو ترک دنیا کے عوض اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیا عطا فرمایا ہے؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے جواب دیا: میں جس حال میں ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس میں خوش رہنے کی توفیق عطا فرمادی ہے۔

کتاب التوابین لابن قدامة المقدسی (ص:۱۸۹، ۱۹۰)

۱۱۔ خطا کار مسلمان بندے کو توبہ کے لیے مہلت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ لَيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِیءِ أَوِ الْمُسِیْءِ فَإِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهُ مِنْهَا أَلْقَاهَا وَإِلَّا كُتِبَتْ وَاحِدَةٌ))

''بیشک بائیں طرف والا فرشتہ خطا کار مسلمان بندے (کی غلطی لکھنے) سے چھ گھنٹے تک قلم روکے رکھتا ہے پھر اگر وہ نادم ہو کر اللہ سے معافی مانگ لے تو وہ گناہ فرشتہ نہیں لکھتا اگر معافی نہ مانگے تو صرف ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے (اور دوسری مہلت اس غلطی کے لکھے جانے سے لے کر موت آنے تک ہے)''

المعجم الکبیر للطبرانی (۸/۸۵)(۷۷۶۵)

۱۲۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہوگئی

عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ یہ (عبداللہ) حضرت کعب کے بیٹوں میں سے ان کا رہبر تھا جب وہ نابینا ہوگئے تھے یہ کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے باپ) کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو وہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جب وہ غزوہ تبوک میں نبی کریم ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے (بیان) فرمایا جب بھی نبی کریم ﷺ نے کوئی غزوہ (جہاد) کیا میں آپ ﷺ سے پیچھے نہیں رہا سوائے غزوہ تبوک کے البتہ غزوۂ بدر میں بھی پیچھے رہا تھا لیکن غزوہ بدر میں پیچھے رہنے والوں پر ناراضی کا اظہار نہیں کیا گیا تھا۔ اس غزوہ میں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تو دراصل رسول اللہ ﷺ اور مسلمان قافلہ قریش کے تعاقب میں نکلے تھے (یعنی ابتداء جہاد کی نیت نہیں تھی) یہاں تک کہ اللہ نے ان کو اوران کے دشمنوں کو بغیر وعدے (بغیر ارادہ واعلان قتال) کے ایک دوسرے کے مقابل جمع (صف آرا) کر دیا اور عقبہ کی رات (منیٰ میں) میں حاضر تھا جب ہم نے اسلام پر نبی کریم ﷺ سے عہد وفا باندھا تھا۔ اگر چہ واقعہ بدر کا چرچا لوگوں میں عقبہ کی رات سے زیادہ ہے لیکن مجھے بدر کی حاضری سے اس رات کی حاضری زیادہ محبوب ہے (کیونکہ اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے) اور میرے غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہنے کا واقعہ اس طرح ہے کہ میں اتنا زیادہ قوی اور اتنا زیادہ خوش حال کبھی نہیں تھا جتنا اس وقت تھا جب میں غزوہ تبوک میں آپ ﷺ سے پیچھے رہا۔ اللہ کی قسم میرے پاس کبھی اکٹھی دو سواریاں نہیں ہوئی تھیں جبکہ اس موقع پر مجھے بیک وقت دو سواریاں میسر تھیں (مطلب یہ ہے کہ اسباب ووسائل کے اعتبار سے میرے پیچھے رہنے کا کوئی جواز نہیں تھا) اور رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی غزوے کا ارادہ فرماتے تو آپ اس کے غیر کے ساتھ توریہ فرماتے (یعنی سفر کی اصل سمت چھوڑ کر عام طور پر دوسری سمت کا ذکر فرماتے تاکہ دشمن سے اصل حقیقت مخفی رہے) تاکہ یہ غزوۂ تبوک ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی کے موسم میں یہ غزوۂ فرمایا۔ سفر دور کا اور جنگل بیابانوں کا تھا اور مدمقابل دشمن بھی بہت بڑی تعداد میں تھا اس لئے آپ نے (توریے کی بجائے) مسلمانوں کے معاملے (یعنی اس محاذ جنگ) کو مسلمانوں کے سامنے کھول کر بیان فرمادیا تاکہ وہ اس کے مطابق بھرپور تیاری کرلیں پس آپ نے انہیں وہ سمت بھی بتلادی جس کا آپ ارادہ فرمارہے تھے۔ مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بڑی تعداد میں تھے اور کوئی یادداشت کی کتاب ایسی نہیں تھی جس میں ان کے نام درج ہوتے۔ اس سے ان کی مراد رجسٹر تھا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اس لئے اگر کوئی شخص جنگ سے غیر حاضر رہتا تو وہ یہی گمان کرتا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے مخفی رہے گا اور وحی الٰہی کے بغیر اس کی غیر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حاضری آپ ﷺ کے علم میں نہیں آئے گی اور یہ غزوہ بھی رسول اللہ ﷺ نے اس وقت فرمایا جب پھل پک چکے تھے اور ان کا سایہ عمدہ اور خوشگوار تھا اور انہی (پھلوں اور سایوں) کی طرف میلان رکھتا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اور آپ کیساتھ مسلمانوں نے تیاری کی۔ (اور میرا یہ حال تھا کہ) صبح کو آتا تا کہ آپ ﷺ کے ساتھ تیاری کروں، لیکن بغیر کوئی فیصلہ کئے لوٹ جاتا اور اپنے دل میں کہتا کہ میں جب چاہوں گا (چلا جاؤں گا کیونکہ) میں پوری طرح اس پر قادر (وسائل سے بہرور) ہوں۔ میری یہی (گومگو کی) حالت رہی اور لوگ جہاد کی تیاری میں لگے رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ مسلمان ایک صبح کو جہاد پر روانہ ہو گئے اور میں اپنی تیاری کے سلسلے میں کوئی فیصلہ ہی نہ کر پایا، پھر میں صبح کے وقت آیا اور لوٹ گیا اور کوئی فیصلہ نہ کر سکا۔ پس میری کیفیت یہی رہی، حتی کہ مجاہدین تیزی سے آگے چلتے گئے اور جہاد کا معاملہ بھی آگے بڑھ گیا، میں نے ارادہ کیا کہ میں بھی سفر پر روانہ ہو جاؤں اور ان کو جا ملوں، اے کاش! کہ میں ایسا کر لیتا۔ لیکن یہ میرے مقدر میں نہ ہوا۔

رسول اللہ ﷺ کے چلے جانے کے بعد جب میں لوگوں میں نکلتا تو یہ بات میرے لئے حزن وملال کا باعث بنتی کہ میرے سامنے اب کوئی نمونہ ہے تو صرف ایسے شخص کا جو نفاق سے مطعون ہے (بانفاق کی وجہ سے لوگوں میں حقیر ہے) یا ایسے کمزور لوگوں کا جن کو اللہ نے معذور قرار دیا۔ (سارے راستے) رسول اللہ ﷺ نے مجھے یاد نہیں فرمایا یہاں تک کہ آپ تبوک پہنچ گئے تبوک میں جب آپ لوگوں میں تشریف فرما تھے تو آپ ﷺ نے پوچھا کعب بن مالک نے کیا کیا؟ بنو سلمہ کے ایک آدمی نے کہا اس کو ان کی دو چادروں اور اپنے دونوں پہلوؤں کو دیکھنے نے روک لیا ہے (یعنی رات اور اس کے عجب اور کبر نے اسے نہیں آنے دیا) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا تو نے ٹھیک نہیں کہا۔ اللہ کی قسم! یا رسول اللہ ہم نے اس (کعب) کے اندر خیر کے علاوہ کچھ نہیں جانا۔ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ یہ باتیں ہو رہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تھیں کہ آپ نے ایک سفید پوش آدمی کو ریگستان سے آتے ہوئے دیکھا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوخیثمہ ہو۔اور واقعی وہ ابوخیثمہ انصاری تھے اور یہ وہ شخص ہیں جنھوں نے (ایک مرتبہ)ایک صاع کھجور (ڈھائی کلو تقریباً) کھجور کا صدقہ کیا تو منافقین نے انہیں طعنہ دیا تھا (یعنی اس کے تھوڑے ہونے کا) حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا۔جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے تبوک سے واپسی کا سفر شروع فرما دیا ہے تو مجھ پر غم کی کیفیت چھا گئی اور جھوٹے بہانے گھڑنے کا سوچنے لگا اور (دل میں) کہتا کہ کل (جب آپ واپس تشریف لائیں گے تو) آپ ﷺ کی ناراضگی سے میں کیسے بچوں گا؟ اور اس معاملے میں میں اپنے گھر کے ہر سمجھدار آدمی سے بھی مدد طالب کرتا رہا۔جب مجھے بتلایا کہ اب رسول اللہ ﷺ آنے ہی والے ہیں تو (جھوٹے بہانے گھڑنے کا) باطل خیال میرے دل سے دور ہو گیا اور میری سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ بلاشبہ میں جھوٹ سے کبھی بھی بچاؤ حاصل نہیں کر سکوں گا چنانچہ میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔صبح رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز ادا فرماتے پھر لوگوں کے سامنے بیٹھ جاتے (اس سفر سے واپسی پر) جب آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا تو منافقین نے آ کر عذر پیش کرنے اور حلف اٹھانے شروع کر دیئے اور یہ کچھ اوپر اسی (۸۰) آدمی تھے۔آپ ﷺ نے ان کے ظاہری عذر کو قبول فرما لیا ان کی باطنی کیفیت کو اللہ کے سپرد کر دیا۔میں بھی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا جب میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ نے ناراض آدمی والا تبسم فرمایا پھر فرمایا آگے آ جاؤ! میں آگے آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا تمہیں کس چیز نے (جہاد سے) پیچھے رکھا؟ کیا تم نے اپنی سواری نہیں خرید لی تھی؟ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کی قسم! میں آپ کے علاوہ کسی اور کے پاس بیٹھا ہوتا تو یقیناً میں کوئی (جھوٹ موٹ) عذر کر کے اس کی ناراضگی سے بچ جاتا مجھے بحث

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وتکرار کا بڑا ملکہ حاصل ہے۔لیکن اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہے کہ اگر آج میں آپ کے سامنے جھوٹ بول کر سرخ رو ہو جاؤں اور آپ ﷺ مجھ سے راضی ہو جائیں تو عنقریب اللہ تعالیٰ (وحی کے ذریعے سے مطلع فرما کر) آپ ﷺ کو مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر میں آپ ﷺ سے سچی بات عرض کر دوں گا تو اس کی وجہ سے آپ ﷺ مجھ پر ناراض ہوں گے لیکن اس میں مجھے اللہ سے اچھے انجام کی امید ہے۔(اس لئے سچ سچ عرض کرتا ہوں) اللہ کی قسم! (آپ ﷺ کے ساتھ جانے میں) مجھے کوئی عذر نہیں تھا اللہ کی قسم میں اتنا طاقتور اور خوش حال کبھی نہیں رہا جتنا میں اس وقت تھا جب آپ ﷺ سے پیچھے رہا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص نے یقیناً سچ کہا ہے پس تم (یہاں سے) کھڑے ہو جاؤ یہاں تلک کہ تمہاری بابت اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے۔میرے پیچھے بنو سلمہ کے کچھ لوگ آئے اور مجھ سے کہا اللہ کی قسم! ہمیں نہیں معلوم کہ اس سے قبل تم نے کوئی گناہ کیا ہے تم رسول اللہ ﷺ کے سامنے کوئی ایسا عذر پیش کرنے سے کیوں قاصر رہے، جیسا دوسرے پیچھے رہنے والوں نے پیش کیا؟ تمہارے گناہ (کی معافی) کے لئے یہی کافی تھا کہ رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے مغفرت کی دعا فرماتے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! مجھے وہ (میری سچائی پر) ملامت کرتیا ور ڈانٹتے رہے یہاں تک کہ میرے جی میں آیا کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہو کر اپنی پہلی بات کی تکذیب کر دوں گا (کوئی جھوٹا عذر پیش کر دوں) لیکن پھر میں نے ان سے پوچھا کہ میرے ساتھ والا معاملہ کسی اور کو بھی پیش آیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں تمہارے جیسا معاملہ دو اور آدمیوں کو بھی پیش آیا ہے اور انہوں نے بھی وہی بات کہی ہے جو تم نے کہی ہے اور انہیں بھی (بارگاہ رسالت سے) وہی کچھ کہا گیا ہے جو تمہیں کہا گیا ہے۔میں نے ان سے پوچھا وہ دو شخص کون ہیں؟ انہوں نے کہا مرارہ بن ربیع عمری اور ہلال بن امیہ الواقفی۔یہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دونوں آدمی جن کا انہوں نے میرے سامنے ذکر کیا تھا اور یہ جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے اوران میں میرے لئے نمونا تھا۔جس وقت انہوں نے ان دونو ں آدمیوں کا میرے سامنے ذکر کیا تو میں اپنے سابقہ مئوقف پر جم گیا۔رسول اللہ ﷺ نے پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہم تینوں سے لوگوں کو گفتگو کرنے سے روک دیا۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا،لوگ ہم سے کنارہ کش ہوگئے یا یہ کہا کہ لوگ ہمارے لئے بدل گئے،حتیٰ کہ زمین میں بھی میرے لئے،میرے جی میں اوپر بن گئی ۔یہ زمین میرے لئے وہ نہ رہی جو میری جانی پہچانی تھی ۔اس طرح پچاس راتیں ہم نے گزاریں ۔میرے دوسرے دوساتھی تو عاجز آ گئے اور گھروں میں بیٹھے روتے رہے ۔لیکن میں بالکل جوان اورنہایت قوی وتوانا تھا،پس میں گھر سے باہر نکلتا مسلمانوں کے ساتھ نماز میں حاضر ہوتا اور بازاروں میں گھومتا پھرتا،لیکن مجھ سے کلام کوئی نہ کرتا،میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اورآپ ﷺ ب نماز کے بعد تشریف فرما ہوتے تو آپ ﷺ کوسلام عرض کرتا اوراپنے دل میں کہتا کہ سلام کے جواب میں آپ ﷺ پنے مبارک لبوں کوجنبش دیتے ہیں یا نہیں ؟ پھرآپ ﷺ کے قریب ہی نماز پڑھتا اوردزریدہ نظروں سے آپ ﷺ کودیکھتا (تو میں نے دیکھا کہ)جب میں نماز پر متوجہ ہوتا تو آپ ﷺ میری طرف نظر فرماتے اور جب میں آپ ﷺ کی طرف رخ کرتا تو آپ ﷺ مجھ سے اعراض فرمالیتے ۔یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی (میرے ساتھ)سختی اور بے رخی زیادہ دراز ہوگئی تو ایک روز میں ابوقتادہ کے باغ کی دیوار پھاند کر اندر چلا گیا اور وہ میرا چچازاد بھائی اور لوگوں میں مجھے محبوب ترین تھا۔میں نے اسے سلام کیا لیکن اللہ کی قسم !اس نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے اس سے کہا کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ !میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تو میری بابت جانتا ہے کہ میں اللہ سے اوراس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہوں ؟وہ خاموش رہا میں نے دوبارہ قسم دے کر

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پوچھا تو بھی وہ خاموش رہا، حتیٰ کہ تیسری مرتبہ قسم دیکر سوال دہرایا تو اس نے یہ کہا کہ اللہ اور اس کا رسول اللہ ﷺ ہی بہتر جانتا ہے۔ جس پر میری آنکھوں سے (بے اختیار) آنسو جاری ہو گئے اور میں (جیسے گیا تھا ویسے ہی) دیوار پھاند کر واپس آ گیا۔

اسی ثناء میں (ایک روز) مدینے کے بازار میں جا رہا تھا کہ اچانک اہل شام کے قبطیوں میں ایک قبطی کو جو مدینے میں غلہ بیچنے کے لئے آیا تھا کہتے ہوئے (میں نے سنا) کہ کون ہے جو کعب بن مالک کی طرف میری رہنمائی کرے؟ لوگ اسے میری طرف اشارہ کرنے لگے یہاں تک کہ وہ میرے پاس آ گیا اور اس نے مجھے شاہ غسان کا ایک خط دیا، میں پڑھا لکھا تو تھا ہی میں نے اسے پڑھا اس میں اس نے لکھا تھا۔ اما بعد! ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ تمہارے ساتھی نے تم پر ظلم کیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمہیں ذلت کے گھر میں رہنے یا ضائع کرنے کے لئے نہیں بنایا ہے ہم تمہیں دعوت دیتے ہیں کہ ہمارے پاس آ جاؤ ہم تم سے پوری ہمدردی کریں گے جس وقت میں نے یہ پڑھا تو میں نے کہا یہ بھی ایک آزمائش ہے، میں نے اسے تنور میں ڈال کر جلا ڈالا، حتیٰ کہ جب پچاس دنوں میں سے چالیس دن گزر گئے اور (میرے بارے میں) وحی کا سلسلہ بھی (ابھی تک) موقوف ہی تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ایک قاصد کو اپنے پاس آتے ہوئے دیکھا اس نے آکر کہا رسول اللہ ﷺ تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم اپنی بیوی سے (بھی) علیحدگی اختیار کر لو! میں نے پوچھا کیا میں اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ اس نے کہا (طلاق) نہیں اس سے علیحدگی اختیار کرو پس اس کے قریب مت جاؤ! اور میرے دوسرے دو ساتھیوں کو بھی آپ نے یہی پیغام بھجوایا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤ اور انہیں کے پاس رہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملے کا فیصلہ فرما دے، (میرے ایک ساتھی) ہلال بن امیہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہلال بہت بوڑھے ہیں ان کے لئے کوئی خادم بھی نہیں ہے کیا اگر میں ان کی خدمت

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کروں تو آپ کو ناپسند ہے ؟ آپؐ نے فرمایا نہیں ،لیکن وہ تم سے قربت (صحبت) نہ کریں، بیوی نے کہا اللہ کی قسم !اب ان میں کسی چیز کی طرف حرکت کی طاقت ہی نہیں ہے ،علاوہ ازیں اللہ کی قسم !جب یہ معاملہ ہوا ہے اس وقت سے اب تک ان کا سارا وقت روتے ہوئے گزرتا ہے (حضرت کعب فرماتے ہیں)مجھ سے (بھی) میرے بعض گھر والوں نے کہا اگر تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے بارے میں اجازت طلب کرلو(تو اچھا ہے) آپ نے (اجازت طلب کرنے پر)ہلال بن امیہ کی بیوی کو بھی توان کی خدمت کرنے کی اجازت عطا فرمادی ہے۔ میں نے کہا میں اس کی بابت رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہیں مانگوں گا مجھے نہیں معلوم جب آپ ﷺ سے اجازت مانگوں گا تو آپ ﷺ کیا جواب دیں گے کیونکہ میں تو نوجوان آدمی ہوں (جب کہ ہلال بالکل بوڑھے ہیں)پس اس طرح دس راتیں (مزید) گزر گئیں اور جب سے لوگوں کو ہم سے بات چیت کرنے سے روکا گیا تھا اب تک ہماری پچاس راتیں مکمل ہوگئی تھیں ۔میں نے پچاسویں رات کو صبح اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر فجر کی نماز پڑھی ،پس میں (نماز پڑھ کر)ابھی اسی (افسردگی) حالت میں بیٹھا تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ہماری بابت فرمایا ہے کہ میرا دل مجھ سے تنگ ہو گیا اور زمین باوجود فراخی کے مجھ سے تنگ ہوگئی کہ میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پہاڑی پر چڑھا ہوا تھا وہ بہ آواز بلند کہہ رہا تھا اے کعب بن مالک !خوش ہو جاؤ میں اسی وقت (فرط خوشی میں)سجدے میں گر پڑا اور مجھے اندازہ ہو گیا کہ (اللہ کی طرف سے) کشادگی (معافی) آگئی ہے ،رسول اللہ ﷺ نے جس وقت فجر کی نماز پڑھ لی لوگوں کو بتلایا کہ اللہ عزوجل نے ہماری (تینوں کی)توبہ قبول فرمالی ہے ،پس لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے آنے شروع ہو گئے ،میرے دونوں ساتھیوں کی طرف سے بھی خوشخبری دینے والے گئے ،ایک شخص نے نہایت تیزی سے میری طرف گھوڑا دوڑایا اور پہاڑ پر چڑھ گیا پس اس کی آواز گھوڑے سے بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیز رفتار تھی، آواز میں نے سنی تھی تو میں نے اس کی خوشخبری کے بدلے میں اپنے جسم کے دونوں کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے۔ اللہ کی قسم! اس روز ان کے علاوہ میں کسی اور چیز کا مالک بھی نہیں تھا اور میں نے خود دو کپڑے عاریۃً لے کر پہنے۔ (پھر) میں رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کا قصد کر کے چلا (راستے میں) لوگ مجھے گروہ کے گروہ ملتے اور قبول توبہ کی مبارک باد دیتے اور مجھ سے کہتے کہ تمہیں مبارک ہو اللہ نے تمہاری توبہ قبول فرمالی۔ حتیٰ کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہو گیا (میں نے دیکھا کہ) رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کے گرد لوگ ہیں پس طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ لپکتے ہوئے کھڑے ہوئے، حتیٰ کہ مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد پیش کی۔ اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے ان کے علاوہ کوئی اور کھڑا نہ ہوا۔ پس کعب طلحہ کی اس بات کو کبھی فراموش نہ کرتے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا تمہیں یہ دن مبارک ہو جو تمہاری زندگی کا جب سے تمہیں ماں نے جنا ہے سب سے بہترین دن ہے۔

میں نے پوچھا یارسول اللہ! یہ خوشخبری آپ ﷺ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا (میری طرف سے) نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے اور رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ اس طرح گلنار رہتا گویا کہ وہ چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور اس سے ہم آپ ﷺ کی (خوشی کو) پہچان لیتے۔ جب میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا تو میں اپنا (سارا) مال اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے راستے میں صدقہ کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا اپنا کچھ مال اپنے لئے رکھ لو یہ تمہارے لئے بہتر ہے میں نے کہا اچھا میں اپنا وہ حصہ رکھ لیتا ہوں جو خیبر میں ہے اور میں نے (یہ بھی کہا یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ نجات سچائی کی بدولت عطا فرمائی ہے اس لئے یہ بھی میری توبہ کا ایک حصہ ہے کہ (میں عہد

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں کہ) جب تک میری زندگی ہے میں ہمیشہ سچ ہی بولوں گا۔ پس اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے (اس عہد صدق کا) ذکر کیا میں نہیں جانتا کہ مسلمانوں میں سے کسی پر اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کے صلے میں وہ بہتر انعام فرمایا ہو جس سے اللہ نے مجھے نوازا۔ اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسکا ذکر کیا ہے آج تک میں نے جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ باقی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔ حضرت کعب فرماتے ہیں ہمارے بارے میں جو آیات نازل ہوئیں وہ حسب ذیل ہیں۔

﴿لَقَدْ تَّابَ اللہ عَلَى النَّبِیِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِی سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِن بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَؤُوفٌ رَّحِيْمٌ، وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُواْ حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنفُسُهُمْ وَظَنُّواْ أَن لَّا مَلْجَأَ مِنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُواْ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّٰهَ وَكُونُواْ مَعَ الصَّادِقِيْنَ﴾

”یقیناً اللہ تعالیٰ نے پیغمبر پر اور ان مہاجرین وانصار پر رجوع فرمایا جنہوں نے تنگی کے وقت میں اس پیغمبر کی پیروی کی بعد اس کے کہ قریب تھا ان میں سے کچھ لوگوں کے دل پھر جائیں، پھر رجوع کیا اللہ نے ان پر، بے شک وہ بہت شفیق اور نہایت مہربان ہے اور ان تین شخصوں پر بھی رجوع فرمایا (یعنی ان کی توبہ قبول فرمائی) جو پیچھے رہ گئے، یہاں تک کہ جب ان پر زمین باوجود فراخی کے تنگ ہوگئی اور خود ان کے اپنے نفس بھی ان پر تنگ ہوگئے اور انہیں یقین ہوگیا کہ ان کو اللہ سے بچانے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں پھر اللہ نے ان پر رجوع فرمایا تاکہ وہ توبہ کریں، یقیناً اللہ تعالیٰ بہت رجوع کرنے والا، نہایت مہربان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو! اور سچوں کے ساتھ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہو جاؤ'' سورة التوبة(۹/ ۱۱۵)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ کی قسم! جب سے مجھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ہدایت سے نوازا اسکے بعد اللہ نے جو انعامات مجھ پر فرمائے ان میں سب سے بڑا انعام میرے نزدیک یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچ بولا اور جھوٹ بولنے سے گریز کیا۔ اگر میں جھوٹ بول دیتا تو اسی طرح ہلاک ہو جاتا جس طرح جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے جب وحی نازل فرمائی تو جھوٹ بولنے والوں کو جس طرح برا بھلا کہا، اس طرح کسی کو بھی نہیں کہا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی بابت فرمایا۔

﴿سَيَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ لَكُمْ إِذَا انقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوا عَنْهُمْ فَأَعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّهُمْ رِجْسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَحْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ﴾

''جب تم ان کی طرف لوٹ کر آؤ گے، تو یہ تمہارے لئے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے اعراض کر لو پس (واقعی) ان سے اعراض فرماؤ یہ پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے بہ سبب اس کے جو یہ کمائی کرتے رہے، یہ تمہارے لئے قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ پس اگر ان سے راضی بھی ہو گئے تو بیشک اللہ نافرمانوں سے (کبھی) راضی نہیں ہوگا''۔ سورة التوبة(۹/ ۹۵.۹۶)

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم تینوں پیچھے رکھے گئے ان لوگوں کے معاملے سے جن کی (جھوٹی) قسموں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (لاعلمی کی وجہ سے) قبول فرمالیا تھا اور ان سے بیعت لی اور ان کے لئے مغفرت کی دعا بھی فرمائی اور ہمارے معاملے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤخر فرما دیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں اس کا فیصلہ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! (اور تینوں شخصوں پر رجوع فرمایا جو پیچھے رکھے گئے تھے) یہ پیچھے رکھے جانے کا ذکر ہے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تو اس سے مراد ہمارا غزوے میں پیچھے رہنا نہیں بلکہ اس کا مطلب ہمیں پیچھے چھوڑ دینا اور ہمارے معاملے کو ان لوگوں کے معاملے سے مؤخر کر دینا ہے۔ جنھوں نے آپ ﷺ کے سامنے حف اٹھایا اور عذر پیش کیا جسے آپ ﷺ نے ان کی طرف سے قبول فرمالیا۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے دن نکلے اور آپ ﷺ جمعرات کے دن سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔ ایک اور روایت میں ہے آپ ﷺ سفر سے دن کو، چاشت کے وقت ہی واپس آتے (یعنی رات کو نہ آتے) اور آ کر سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے وہاں دو رکعتیں پڑھتے اور پھر وہاں بیٹھ جاتے (اور کچھ دیر کے بعد گھر تشریف لے جاتے)

صحيح مسلم ، التوبه ،باب توبة كعب من مالك(٢٧٦٩)وصحيح بخاري، المغازي،باب حديث كعب من مالك(٤٤١٨)

استغفار

ا۔ انسان کو چھ گھنٹے مہلت

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((اِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ لَيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ الْمُخْطِيءِ أَوْ الْمُسِيْءِ فَاِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهُ مِنْهَا أَلْقَاهَا وَاِلَّا كُتِبَتْ وَاحِدَةٌ))

''بیشک بائیں طرف والا فرشتہ خطا کار مسلمان بندے (کی غلطی لکھنے) سے چھ گھنٹے تک قلم روکے رکھتا ہے پھر اگر وہ نادم ہو کر اللہ سے معافی مانگ لے تو وہ گناہ فرشتہ نہیں لکھتا اگر معافی نہ مانگے تو صرف ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے (اور دوسری مہلت اس غلطی کے لکھے جانے سے لے کر موت آنے تک ہے)''

المعجم الكبير للطبرانی (۸/۸۵)(۷۷٦٥)

۲۔ گناہ کو بڑا سمجھو اور استغفار کرو

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اِنَّ الْمُؤمِنَ يَدِيْ ذُنُوبَهُ كَاَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَدِيْ ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَىٰ أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا،أَيْ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ))

''بیشک مومن اپنے گناہوں کو یوں سمجھتا ہے جیسے وہ ایک پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور ڈرتا ہو کہ اس پر گر نہ جائے اور فاجر اپنے گناہوں کو اسطرح سمجھتا ہے کہ جیسے اس کی ناک پر مکھی بیٹھ گئی ہو پھر انہوں نے اپنے ہاتھ کے اشارے سے بتایا کہ اس نے اس طرح کر کے اس مکھی کو اپنے ناک سے اڑا دیا''

صحیح بخاری، الدعوات (٦٣٠٨)

کیا وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کو پڑھ لینے کے بعد بھی اس معاملے کی اہمیت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((اِيَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ فَاِنَّهُنَّ يَجْتَمِعْنَ عَلَى الرَّجُلِ حَتّٰى يُهْلِكْنَهُ))

''گناہوں کو حقیر سمجھنے والی باتوں سے بچو کیونکہ یہ باتیں کبھی آدمی پر اکھٹی ہوتی ہیں اور اس آدمی کو ہلاک کر ڈالتی ہیں۔''

الروض النضیر (۳۵۱)

۳۔ اللہ اپنے بندے کو بخشتا چلا جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کہ جب بندہ گناہ کر بیٹھتا ہے پھر وہ اپنے رب سے کہتا ہے کہ مجھے یہ گناہ معاف کردے تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ کو معاف کرتا ہے اور عذاب بھی دیتا ہے میں نے اپنے بندے کو بخش دیا کچھ عرصہ بعد اس سے دوبارہ گناہ ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے اے میرے رب مجھے بخش دے تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے اس لیے میں نے اپنے بندے کو معاف کردیا اس سے پھر گناہ ہو جاتا ہے اور وہ معافی چاہتا ہے اللہ فرماتا ہے میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا کوئی رب ہے جو بخشتا ہے اور گرفت بھی کرتا ہے میں اپنے بندے کو معاف کردیا ہے۔'' صحیح بخاری، التوحید، باب قول اللہ ﴿یریدون ان یبدلوا......﴾ (۷۵۰۷)

زکوۃ وصدقات

۱۔ آپ لوگوں سے کس طرح جنگ کریں گے...؟

حضرت ابو ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وفات ہوگئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عرب کے بعض قبائل کافر ہوگئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ لوگوں سے کس طرح جنگ کریں گے، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے جہاد کروں، یہاں تک کہ وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّه کہیں۔ جس نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّه کہا، اس نے مجھ سے اپنا جان و مال بچالیا مگر کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ))

”واللہ! میں اس شخص سے جہاد کروں گا جس نے نماز اور زکوٰۃ کے درمیان تفریق ڈالی، زکوۃ تو مال کا حق ہے واللہ! اگر انہوں نے ایک رسی بھی روکی جو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دیتے تھے تو اس کے نہ دینے سے میں ان سے جنگ کروں گا۔“

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ واللہ! اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا، تو میں نے جان لیا کہ یہی حق ہے۔ صحیح بخاری، الزکاة، باب وجوب الزکاة (۱۳۹۹) مسلم (۲۰)

۲۔ صدقہ ضرور کیا کرو

حضرت جریرہ رضی اللہ عنہ (آپ کا اسم گرامی جریر بن عبداللہ ہے اور کنیت ابوعمرو یا ابوعبداللہ ہے قبیلہ بجیلہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے صرف چالیس دن قبل اسلام کی نعمت سے مشرف ہوئے تھے اور مقام قرئیسیا میں ۵۱ ھ یا ۵۴ ھ میں وفات پائی۔) سے مروی ہے کہ (ایک روز) ہم دن کے ابتدائی حصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک قوم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی جو ننگے بدن تھی اور عبا یا کمبل لپیٹے ہوئے تھی اور گلے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

میں تلواریں لٹکی ہوئی تھیں۔ان میں سے اکثر بلکہ سب کے سب قبیلہ مضر کے لوگ تھے۔ان پر فاقہ کا اثر دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا آپ ﷺ (ان کے لیے کھانے کی تلاش میں) گھر تشریف لے گئے اور (جب گھر میں کچھ نہ ملا) تو واپس تشریف لائے اور حضرت بلال کو (اذان کہنے کا) حکم دیا، حضرت بلال نے آذان کہی اور تکبیر پڑھی اور جمعہ کی یا ظہر کی نماز پڑھی گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور یہ آیت پڑھی ﴿یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ.... الایۃ﴾ ''اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان (آدم) سے پیدا کیا ہے۔'' پوری آیت تلاوت کی جس کا آخری حصہ یہ ہے۔'' البتہ اللہ تعالیٰ تمہارا نگہبان ہے۔'' اور پھر یہ آیت آپ ﷺ نے پڑھی جو سورۂ حشر میں ہے ﴿ولتنظر نفس ما قدمت لغد الایۃ﴾ (اے ایمان والو!) اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر آدمی دیکھ بھال لے کہ کل (قیامت کے واسطے اس نے کیا ذخیرہ بھیجا ہے) پھر آپ ﷺ سے فرمایا: خیرات کرے آدمی اپنے دینار میں سے، اپنے درہم میں سے، اپنے کپڑے میں سے، اپنے گیہوں کے پیمانے میں سے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''خیرات کرو اگر چہ کھجور کا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔''

راوی فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی دینار یا درہم سے بھری ہوئی ایک تھیلی لایا جس کے وزن سے اس کا ہاتھ تھکنے کے قریب تھا بلکہ تھک گیا تھا۔ پھر لوگوں نے پے در پے چیزوں کا لانا شروع کر دیا یہاں تک کہ میں نے دو تودے غلہ اور کپڑے کے (جمع شدہ) دیکھے پھر میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ اقدس (خوشی کی وجہ سے) کندن کی طرح چمک رہا تھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَنَّ فِی الإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِی الإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ))

"جو آدمی اسلام میں کسی نیک طریقہ کو رائج کرے تو اسے اس کا بھی ثواب ملے گا اور اس کا ثواب بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کرے لیکن عمل کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس آدمی نے اسلام میں کسی برے طریقہ کو رائج کیا تو اسے اس کا بھی گناہ ہوگا اور اس آدمی کا بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کرے گا۔ لیکن عمل کرنے والے کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔"

صحیح مسلم

۳۔ اگر اس نے سچ کہا تو کامیاب ہو گیا

طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"ایک شخص نجد کا رہنے والا جس کے سر کے بال بکھرے ہوئے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تھا اس کی آواز کی گنگناہٹ تو سنی جارہی تھی لیکن یہ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کہہ رہا ہے لیکن جب قریب ہوا تو معلوم ہوا (کہ) وہ اسلام کی بابت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ دن رات میں پانچ نمازیں ہیں۔

وہ شخص بولا: کہ کیا ان کی علاوہ (بھی کوئی نماز) میرے اوپر (فرض) ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے پڑھے۔ (پھر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے روزے، اس نے عرض کیا کہ اس کے علاوہ (اور روزے بھی) میرے اوپر فرض ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے رکھے (طلحہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے زکوۃ کا بھی ذکر کیا۔ اس نے کہا کہ میرے اوپر اس کے علاوہ (اور کوئی صدقہ بھی) فرض ہے..؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے دے۔

طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا چلا کہ اللہ کی قسم نہ میں (اس عبادت میں اپنی طرف سے) زیادتی کروں گا اور نہ کمی کروں گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کہ اگر یہ سچ کہہ رہا ہے، تو کامیاب ہو گیا۔''

بخاری

۴۔ مجھے کوئی جنتی عمل بتائیں..؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ!

((دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ))

''مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اس کو کروں تو جنت میں داخل ہوں۔''

آپ نے فرمایا:

((تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ))

''کہ تو اللہ کی عبادت کر اور کسی کو اس کا شریک نہ بنا اور فرض نماز قائم کر اور فرض زکوۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔''

تو اس اعرابی نے کہا کہ:

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا))

''قسم اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس پر زیادتی نہ کروں گا''

جب وہ چلا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا))

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''کہ جس شخص کو کوئی جنتی دیکھنا اچھا معلوم ہو تو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔''

بخاری ،الزکاۃ ،باب وجوب الزکوٰۃ(١٣٩٧)ومسلم(١٤)

۵۔خدا تجھ پہ راضی ہو چکا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

''انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: کہ بنی اسرائیل کے تین آدمی ایک ابرص دوسرا نابینا تیسرے گنجے کو اللہ تعالیٰ نے آزمانا چاہا تو ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا وہ فرشتہ ابرص کے پاس آ کر کہنے لگا کون سی چیز تجھ کو زیادہ محبوب ہے؟ اس نے کہا مجھ کو اچھی رنگت اور خوبصورت چمڑہ مل جائے جس سے لوگ مجھ کو اپنے پاس بیٹھنے دیں اور گھن نہ کریں۔فرشتہ نے اپنا ہاتھ اس کے بدن پر پھیر دیا تو وہ فوراً اچھا ہو گیا اور خوبصورت رنگت اور اچھی کھال نکل آئی پھر اس سے دریافت کیا تجھ کو کون سا محبوب ہے؟ اس نے کہا اونٹ یا گائے (راوی کو اس میں شک ہے کہ کوڑھی اور گنجے میں سے ایک نے اونٹ مانگا اور دوسرے نے گائے)لہذا ایک گابھن اونٹنی اس کو عطا کی فرشتہ نے کہا اللہ تعالیٰ برکت دے پھر گنجے کے پاس آیا آ کر کہا کہ تجھ کو کون سی چیز مرغوب ہے؟ اس نے کہا میرے اچھے بال نکل آئیں اور یہ بلا مجھ سے دور ہو جائے کہ لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں پھر پوچھا تجھ کو کونسا مال پسند ہے؟ اس نے کہا کہ گائے ایک گابھن گائے اس کو دے دی اور کہا کہ خدا تعالیٰ اس میں برکت عنایت کرے پھر اندھے کے پاس آ کر پوچھا تجھ کو کیا چیز مطلوب ہے؟ کہا میری آنکھوں کو درست کر دو کہ تمام لوگوں کو دیکھ سکو فرشتہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا۔خدا تعالیٰ نے اس کی نگاہ درست کر دی پھر دریافت کیا تجھ کو کیا مال پیارا ہے؟ کہا بکری لہذا اس کو ایک گابھن بکری عطا کر دی تینوں کے جانوروں نے بچے دیئے تھوڑے دنوں میں ان کے اونٹوں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے جنگل بھر گیا اس کی گائیوں سے اور اس کی بکریوں سے پھر بحکم خداوندی فرشتہ اسی پہلی صورت میں کوڑھی کے پاس آیا اور کہا میں ایک مسکین آدمی ہوں میرے سفر کا تمام سامان ختم ہو گیا ہے آج میرے پہنچنے کا اللہ کے سوا کوئی ذریعہ نہیں پھر میں خدا کے نام پر جس نے تجھے اچھی رنگ اور عمدہ کھال عنایت کی تجھ سے ایک اونٹ کا خواستگار ہوں کہ اس پر سوار ہر کر اپنے گھر پہنچ جاوں وہ بولا یہاں سے آگے بڑھ دور ہو مجھے اور بھی بہت سے حقوق ادا کرنے ہیں میرے پاس تیرے دینے کی گنجائش نہیں ہے فرشتہ نے کہا شاید میں تجھ کو پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی نہ تھا کہ لوگ تجھ سے نفرت کرتے تھے؟ کیا تو مفلس نہیں تھا؟ پھر تجھ کو خدا تعالیٰ نے اس قدر مال عنایت فرمایا اس نے کہا واہ کیا خوب یہ مال تو کئی پشتوں سے باپ دادا کے وقت سے چلا آتا ہے فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کر دے جیسے پہلے تھا پھر فرشتہ گنجے کے پاس اسی صورت میں آیا اور اسی طرح اس سے بھی سوال کیا اس نے بھی ویسا ہی جواب دیا فرشتہ نے جواب دیا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تعالیٰ تجھ کو ویسا ہی کرے جس طرح پہلے تھا پھر اندھے کے پاس اسی پہلی صورت میں آیا اور کہا میں مسافر ہوں بے سامان ہو گیا ہوں آج خدا کے سوا اور تیرے سوا کوئی ذریعہ میرے مکان تک پہنچنے کا نہیں ہے میں اس کے نام پر جس نے دوبارہ تمہیں بینائی بخشی ہے تجھ سے ایک بکری مانگتا ہوں کہ اس سے اپنی کاروائی کر کے سفر پورا کروں اس نے کہا بیشک میں اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرام سے مجھ کو بینائی عنایت فرمائی جتنا تیرا دل چاہے لے جا اور جتنا چاہے چھوڑ جا بخدا میں تجھ کو کسی چیز سے منع نہیں کرتا فرشتہ نے کہا تو اپنا مال اپنے پاس رکھ مجھ کو کچھ نہ چاہیئے مجھے تو فقط تم تینوں کی آزمائش منظور تھی سو ہو چکی خدا تعالیٰ تجھ سے راضی ہوا اور ان دونوں سے ناراض۔“

بخاری ،احادیث الانبیاء ،باب حدیث ابرص واعمی و اقرع فی بنی اسرائیل (٣٤٦٤) (٥٦٤٨) و مسلم

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(۷۴۳۱)ومسلم(۶۵۵۹) و الدارمی (۲۷۷۱)

۶۔ زکوۃ نہ دینے والوں کا انجام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو سونے یا چاندی والا اس میں اس کا حق ادا نہیں کرتا اس کے لئے قیامت کے دن آگ کی چٹانیں بنائی جائیں گی اور ان کو جہنم کی آگ میں خوب گرم کیا جائے گا اور ان سے اس کے پہلو، پیشانی اور پشت کو داغا جائے گا، جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں گے تو ان کو دوبارہ گرم کیا جائے گا اس دن برابر یہ عمل اس کے ساتھ ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ کر دیا جائے تو اس کو جنت یا دوزخ کا راستہ دکھا دیا جائے گا، عرض کیا گیا یا رسول اللہ اونٹ والوں کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اونٹوں والا بھی جو ان میں سے ان کا حق ادا نہ کرے اور ان کے حق میں سے یہ بھی ہے کہ ان کو پانی پلانے کے دن ان کا دودھ نکال دے تو قیامت کے دن ایک ہموار زمین میں اس کو اوندھا لٹا دیا جائے گا اور وہ اونٹ نہایت فربہ ہو کر آئے گا کہ ان میں سے کوئی بچہ بھی باقی نہ رہے گا جو اس کو اپنے کھروں سے نہ روندے اور منہ سے نہ کاٹے جب اس پر سے سب سے پہلا گزر جائے گا تو دوسرا آ جائے گا پچاس ہزار سال کی مقدار والے دن میں یہاں تک کہ بندوں کا فیصلہ ہو جائے پھر اس کو جنت یا دوزخ کا راستہ دکھایا جائے گا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گائے اور بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گائے اور بکری والوں میں سے کوئی ایسا نہیں جو ان میں سے ان کا حق ادا نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن اس کو ہموار زمین پر اندھا لٹایا جائے گا اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا جو اس کو اپنے پاؤں سے نہ روندے اور وہ ایسی ہوں گی کہ کوئی ان میں مڑے ہوئے سینگ والی نہ ہوگی اور نہ سینگ کے بغیر ٹوٹی ہوئی، سب

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس کو ماریں گی اپنے سینگوں سے جب پہلی اس پر سے گزر جائے گی تو دوسری آ جائے گی یہی عذاب پچاس ہزار سال والے دن میں ہوتا رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو جائے تو اس کو جنت یا دوزخ کی راہ دکھائی جائے گی۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ گھوڑے کا کیا حکم ہے؟ فرمایا گھوڑے کی تین اقسام ہیں، ایک مالک پر وبال ہے دوسرا مالک کے لئے پردہ ہے، تیسرا مالک کے لئے ثواب کا ذریعہ ہے، بہرحال جس کو آدمی نید کھاوے کے لئے باندھ رکھا ہے فخر اور مسلمانوں کی دشمنی کے لئے تو یہ گھوڑا اس کے لئے بوجھ اور وبال ہے اور وہ جو اس کے لئے پردہ پوشی ہے وہ یہ ہے کہ جس کو آدمی نے اللہ کے راستہ میں وقف کر رکھا ہے پھر اس کی پشتوں اور گردنوں سے وابستہ اللہ کے حقوق بھی نہ بھولا ہو تو یہ گھوڑا مالک کے لئے عزت کا ذریعہ ہے اور باعث ثواب وہ گھوڑا ہے جس کو آدمی نے اللہ کے راستہ میں وقف کر رکھا ہو۔ اہل اسلام کے لئے سبزہ زار یا باغ میں تو یہ گھوڑے باغ یا سبزہ زار سے جو کچھ کھائیں گے تو ان کے کھانے کی تعداد کے موافق اس کے لئے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کی لید اور پیشاب کی مقدار کے لئے برابر نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور وہ اپنی لمبی رسی توڑ کر ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھ جائے تو اس کے قدموں کے نشانات اور لید کے برابر نیکیاں اللہ لکھ دیتا ہے اور جب اس کا مالک اس کو کسی نہر سے لے کر گزرتا ہے اور پانی پلانے کا ارادہ نہ ہو تب بھی اللہ اس کے لئے پانی کے قطروں کے تعداد کے برابر نیکیاں لکھ دیتا ہے جو اس نے پیا، عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ گدھوں کا کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا گدھوں کے بارے میں سوائے ایک آیت کے کوئی احکام نازل نہیں ہوئے وہ آیت بے مثل اور جمع کرنے والی ہے ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ یعنی جس نے ذرہ کے برابر نیکی کی وہ اسے دیکھے گا اور جس نے ذرہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے برابر بدی کی وہ بھی اسے دیکھے گا یعنی قیامت کے دن۔“

بخاری،

۷۔مال گنجے سانپ کی صورت میں تبدیل کیا جائے گا

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو اونٹوں اور گائیوں بکریوں والا ان کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن ایک ہموار زمین پر بٹھایا جائے گا اور کھروں والا جانور اس کو اپنے کھروں سے روندے گا اور سینگوں والا اس کو اپنے سینگوں سے زخمی کرے گا اس دن کوئی جانور بغیر سینگ اور ٹوٹے ہوئے سینگ والا نہ ہوگا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا حق کیا ہے فرمایا: اس کے نر کو چھوڑنا اور اس کے ڈول کسی کو بخش دینا پانی پر ان کا دودھ نکالنا اور اللہ کے راستے میں ان پر سواری کرانا اور کوئی مال والا جو اس کی زکوۃ ادا نہیں کرتا قیامت کے دن اس کا مال گنجے سانپ کی صورت میں تبدیل کیا جائے گا جو اپنے مالک کا پیچھا کرے گا جہاں وہ جائے گا وہ اس کے پیچھے بھاگے گا کہا جائے گا یہ تیرا وہ مال ہے جس پر تو بخل کیا کرتا تھا جب وہ دیکھے گا کہ اس سے بچنے کی کوئی صورت نہیں تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دے گا تو وہ اس کے ہاتھ کو چبا ڈالے گا جیسا کہ نر اونٹ چبا لیتا ہے۔“

مسلم

۸۔میں تیرا ہی خزانہ ہوں..!

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”کہ جس کو اللہ تعالی نے مال دیا اور اس نے زکوۃ نہ اداء کی تو اس کا مال گنجے سانپ کی

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شکل میں اس کے پاس لایا جائے گا جس کے سر کے پاس دو چینیاں ہوں گی قیامت کے دن اس کا طوق بنایا جائے گا، پھر اس کے دونوں جبڑوں کوڈسے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، پھر قرآن کی آیت پڑھی اور وہ لوگ جنہیں اللہ تعالی نے اپنے فضل سے مال عطا کیا اور وہ اسمیں بخل کرتے ہیں وہ اسے اپنے حق میں بہتر نہ سمجھیں بلکہ یہ برا ہے اور قیامت کے دن یہی مال ان کے گلے کا طوق ہوگا۔"

صحیح بخاری (١٤٠٣)

۹۔کیا تم اس کی زکاۃ دیتی ہو..؟

ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اسکے ساتھ اسکی بیٹی بھی تھی، اور بیٹی کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے کنگن تھے، آپ نے اس خاتون سے پوچھا:

کیا تم اس کی زکاۃ دیتی ہو، ؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: کہ کیا تم کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالی تمہیں ان کے بدلے اگ کے دو کنگن پہنائے؟

((فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلِرَسُوْلِهِ))

"چنانچہ اس عورت نے ان کو اتار دیا اور نبی کریم ﷺ کے سامنے ڈال دیا اور کہنے لگی کہ کہ اللہ اور اسکے رسول کے لیے ہیں۔"

سنن ابی داود (١٥٦٣) نسائی (٢٤٨١) ترمذی (٦٣٧) حسن

۱۰۔کیا میں اپنے خاوند کو زکوۃ دے سکتی ہوں

سیدہ زینب رضی اللہ عنہا سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، وہ رسول اللہ ﷺ کے گھر تشریف لائیں، اجازت ملنے پر رسول اللہ ﷺ کے پاس جا کر عرض کیا: یا رسول اللہ! آج آپ نے صدقہ کا حکم

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دیا تھا، اور میرے پاس بھی کچھ زیور ہے جسے میں صدقہ کرنا چاہتی تھی۔ مگر (میرے شوہر) ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ خیال ہے کہ وہ اور ان کی اولاد اس صدقہ کے ان (مساکین) سے زیادہ مستحق ہیں جن پر میں صدقہ کروں گی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ٹھیک کہا ہے۔ تیرا شوہر اور اس کی اولاد تیرے صدقے کی زیادہ مستحق ہے۔"

صحیح بخاری (١٤٦٢)

۱۱۔ نصاب عشر

سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

"جو زمین آسمانی بارش اور چشموں سے سیراب ہوتی ہو یا رطوبت والی ہو اس میں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے (عشر ہے) اور جو زمین پانی کھینچ کر سیراب کی جاتی ہو اس میں بیسواں حصہ (نصف عشر) ہے۔" صحیح البخاری (١٤٨٣)

۱۲۔ عامر بن حارث رضی اللہ عنہ کا واقعہ

آؤ جن کی تربیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی ان کی حالت کو دیکھو۔ عامر بن حارث عقبہ بن عامر سے ایک مکان خریدتے ہیں مکے کے بازار میں مکان تھا ستر ہزار درہم میں یہ سودا طے ہو گیا حضرت عامر نے ان کو ستر ہزار درہم ان کو ادا کر دیئے انہوں نے کہا کل ہم مکان خالی کر دیں گے عقبہ بن عامر ابو معیط کے گھر والوں کو جب پتہ چلا رات کو گھر والوں نے بچوں نے بیوی نے رونا شروع کر دیا انہوں نے اپنے غلام سے پوچھا انکے گھر سے رونے کی آواز آ رہی ہے سبب تو دریافت کرو آخر وجہ کیا ہے...؟ کہا جاؤ پوچھو رونے کی آواز کیوں آ رہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے ...؟ غلام واپس پلٹا کہا رونے کی آواز اس لیے آرہی ہے کہ وہ مکان فروخت ہونے پر افسوس کررہے ہیں۔ کہا یہ مکان کے فروخت ہونے کی وجہ سے رو رہے ہیں۔۔؟ کہا جی ہاں! کہا جاؤ۔۔! جا کر عقبہ عامر کو کہہ دو کہ میں نے ان کو ستر ہزار درہم بھی رب کی رضا کے لیے چھوڑ دیئے اور مکان بھی ان کو دے دیا، نہ درہم واپس لوں گا نہ مکان ان سے لوں گا۔ (خطبات قاضی)

۱۳۔ غزوہ تبوک میں عثمان رضی اللہ عنہ کا جذبہ

وہی عثمان رضی اللہ عنہ ہیں غزوہ تبوک کے لیے اعلان ہوا اسلامی لشکر کے لیے گھوڑوں اور اونٹوں کی ضرورت ہے اٹھے کہا اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم سو اونٹ میں دیتا ہوں اور ان کا سامان بھی میں دیتا ہوں کہا عثمان تجھ کو اللہ نے جنت دے دی ہے پھر چندے کی اپیل ہوئی سامنے عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے ہیں کہتے ہیں اے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم! ایک سو اونٹ اور اللہ کے راستے میں دیتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عثمان! تجھ پر اللہ راضی ہوگیا ہے تجھے اللہ نے جنت دے دی ہے پھر اعلان ہوتا ہے، ہوتا کیا ہے...؟ کہ اسی موقع پر اکیلے عثمان نے نو سو اونٹ اور ایک سو گھوڑے اللہ کے رستے میں دیئے، ساڑھے پانچ کلو سونا، ساڑھے انتیس کلو چاندی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک کے لیے دے دی تھی۔

اسی لیے تو اللہ کہتے ہیں۔

﴿وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ﴾

ہمارے بندے تو اللہ کے راستے میں خرچ کرتے ہیں وہ بخیل نہیں ہوتے وہ دولت پر سانپ بن کر نہیں بیٹھتے، تنگدل نہیں ہوتے ان کے دلوں میں وسعت ہوتی ہے، کوئی سائل آتا ہے خوش ہوتے ہیں کوئی تعاون کے لیے آتا ہے اچھے اخلاق سے بولتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہا تھا:

((مَاضَرَّ عُثْمَانُ مَاعَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ))

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

’’عثمان آج کے بعد کوئی نیکی نہ بھی کرے تو کچھ ضرر نہیں‘‘

ترمذی المناقب باب فی فضل عثمان رضی اللہ عنہ (۳۷۰۱) قال الشیخ الالبانی حسن ،مسند احمد[۵/۶۳(۲۰۶۴۹)

۱۴۔صدقہ جاریہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ مومن آدمی کو وفات کے بعد جن اعمال وحسنات کا ثواب ملتا رہتا ہے ان میں سے چھ یہ ہیں

عِلْمًا عَلَّمَهُ وَ نَشَرَهُ

’’وہ علم ہے جسے اس نے لوگوں کو سکھایا اور اس کی نشر واشاعت کی۔‘‘

وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهُ — نیک اولاد جسے وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا

وَمُصْحَفًا وَرَّثَهُ — قرآن جسے دوسروں کو سکھا کر اس کا وارث بنا گیا

اَوْ مَسْجِدًا بِنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ

وہ مسجد یا مسافر خانہ جسے وہ تعمیر کرا گیا

أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ — ایسی نہر جسے وہ جاری کرا گیا

أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ

’’اور وہ صدقہ جسے وہ اپنی زندگی میں صحت وتندرستی کی حالت میں نکالتا رہا۔‘‘

صحیح ابن ماجه» مقدمه» باب ثواب معلم الناس الخیر(۲۴۲)

۱۵۔زیادہ مال زیادہ حساب

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلا جا رہا تھا تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احد پہاڑ دیکھا تو فرمایا:

((مَا أُحِبُّ أَنَّهُ تَحَوَّلَ لِي ذَهَبًا يَمْكُثُ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا دِينَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ))

’’محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

”میں نہیں چاہتا کہ یہ پہاڑ اگر میرے لیے سونا بن جائے تو تین دن کے بعد ایک دینار بھی اس میں باقی ہو البتہ وہ دینار جو کسی قرض کے واسطے رکھ چھوڑوں۔“

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَهَكَذَا))

”جن لوگوں کے پاس مال زیادہ ہے، ان کی نیکیاں بہت کم ہوں گی سوائے اس شخص کے جو مال کو اس طرح اور اس طرح خرچ کرے مگر ایسے لوگ کم ہوتے ہیں۔“

اور آپ ﷺ نے (سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: تم یہیں پر کھڑے رہنا حتی کہ میں تمہارے پاس آؤں۔ پھر آپ کچھ آگے چلے گئے اور میں نے ایک ہیبت ناک آواز سنی تو میں نے ارادہ کیا کہ میں آپ ﷺ کے پاس چلا جاؤں پھر مجھے آپ کی یہ بات یاد آ گئی کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم اپنی جگہ پر یہاں تک کہ میں تمہارے پاس آ جاؤں۔ چنانچہ جب آپ ﷺ آئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ وہ آواز کیسی تھی جو میں نے سنی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے سنی تھی؟ میں نے عرض کی کہ ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے تھے اور انہوں نے کہا:

((مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ))

”آپ کی امت میں سے کوشخص اس حالت میں مرجائے کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

میں نے عرض کی:

((وَإِنْ زَنٰى وَسَرَقَ))

”اگرچہ وہ شخص ایسے ایسے (بڑے گناہ) کے کام کرتا ہو؟“

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہاں (یعنی وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر ایک نہ ایک دن جنت میں ضرور جائے گا۔)

صحیح البخاری، الاستئذان باب من اجاب...... (٦٢٦٨)

١٦۔صدقے کا ثواب مثل پہاڑ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص کھجور برابر (خواہ صورت میں خواہ قیمت میں) حلال کمائی میں خرچ کرے (اور یہ جان لو کہ) اللہ تعالیٰ صرف مال حلال قبول کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے اور پھر اس صدقہ کو صدقہ دینے والے کے لیے اسی طرح پالتا ہے۔جیسا کہ تم میں سے کوئی شخص اپنا بچھڑا پالتا ہے یہاں تک کہ وہ (صدقہ یا اس کا ثواب) پہاڑ کی مانند ہو جاتا ہے۔"

بخاری،الزکاۃ، باب الصدقۃمن کسب طیب(١٤١٠) ومسلم(٢٣٤٢)والترمذی(٦٦١)والنسائی(٢٥٢٥)

سخاوت

ا۔ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی سخاوت

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے کہ ایک دفعہ سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اسی ہزار درہم بھیجے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اس وقت روزہ سے تھیں، آپ نے بوسیدہ کپڑے زیب تن کر رکھے تھے۔ انہوں نے اسی وقت یہ سارا مال فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیا اور اپنے پاس اس میں سے کچھ بھی باقی نہ رکھا۔ آپ کی لونڈی نے آپ سے کہا: اے ام المؤمنین! آپ ہمارے لیے ایک درہم بھی بچا کر نہ رکھ سکیں، اس کے عوض ہم گوشت خریدتے اور آپ اس سے اپنا روزہ افطار کر لیتیں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

"میری بیٹی! اگر تو مجھے یاد دلا دیتی تو میں ایسا ہی کر لیتی۔"

جامع الترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی معالی الأخلاق، حدیث (۲۰۱۸)

۲۔ سخاوت میں بڑا کون!

کسی نے حاتم طائی (اس کا نام حاتم بن عبداللہ بن سعد بن الحشرج الطائی القحطانی ہے۔ یہ نجد کا رہنے والا تھا۔ نہایت بہادر اور دلیر تھا۔ شعر و شاعری سے خاصی دلچسپی تھی۔ جود و سخا میں اس کی مثال نایاب تھی۔ حاتم طائی کا نام زبان پر آتے ہی ایک عظیم اور بے مثال سخی کا تصور لوگوں کے ذہن و دماغ میں ابھر آتا ہے۔ اس کی وفات رسول اکرم ﷺ کی ولادت کے آٹھویں سال ہوئی۔ (دیکھیے: علامہ زرکلی کی کتاب: الاعلام (۲/۱۵۱)) سے پوچھا:

((هَلْ غَلَبَكَ اَحَدٌ فِي الْكَرَمِ؟))

"کیا کبھی ایسا ہوا کہ کوئی شخص جود و سخا میں آپ پر سبقت لے گیا ہو؟"

حاتم طائی نے جواب دیا: ہاں، ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ مجھے قبیلہ طے کے ایک یتیم کے گھر ٹھہرنے کا موقع ملا۔ اس کے پاس دس بکریاں تھیں۔ اس نے میری مہمانی کی خاطر ایک بکری ذبح کی اور دستر خوان پر میرے آگے اس کا مغز پیش کیا۔ مجھے مغز کا وہ حصہ بہت ہی لذیذ لگا اور میں نے کھانے کے ساتھ ہی کہا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((طَيِّبٌ وَا لِلّٰهِ))''واللہ! یہ کس قدر لذیذ ہے۔''

یتیم لڑکے نے جب میری زبان سے یہ الفاظ سنے تو اس نے ایک ایک کر کے ساری بکریوں کو ذبح کر کے ان کا مغز میرے آگے پیش کر دیا۔ مجھے اس کا علم نہیں تھا کہ میر یخاطر اپنی ساری بکریاں ذبح کر دی ہیں۔ جب میں واپسی کے لیے اس کے گھر سے نکلا تو میری نگاہ گھر کے اردگرد پھیلے خون پر پڑی۔ میں نے دیکھا کہ اس نے بکریوں کو ان کی رسیوں سمیت ہی ذبح کر ڈالا ہے۔ میں نے اس یتیم سے مخاطب ہو کر کہا:

((لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ؟))

''تم نے ان ساری بکریوں کو کیوں ذبح کر ڈالا؟''

وہ کہنے لگا:

((يَا سُبْحَانَ اللهِ! تَسْتَطِيبُ شَيْئًا أَمْلِكُهُ فَأَبْخَلَ عَلَيْكَ بِهِ إِنَّ ذٰلِكَ لَسُبَّةٌ عَلَى الْعَرَبِ قَبِيحَةٌ!))

''سبحان اللہ! آپ (جیسے میرے مہمان) کو کوئی ایسی چیز اچھی لگے جو میرے قبضے میں ہو اور میں بخل سے کام لے کر آپ سے اسے روک رکھوں؟ یہ تو عربوں کی شان میں ایک گستاخی اور عیب ہوگا!''

حاتم طائی سے پوچھا گیا:

((فَمَا الَّذِي عَوَّضْتَهُ؟))

''پھر آپ نے بطور عوض اس یتیم لڑکے کو کیا دیا؟''

حاتم طائی نے کہا: میں نے اس یتیم کو تین سو سرخ اونٹنیاں اور پانچ سو بکریاں دیں۔

یہ سن کر لوگوں نے حاتم طائی سے کہا:

((أَنْتَ إِذًا أَكْرَمُ مِنْهُ))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''پھر تو آپ اس سے زیادہ سخی ہوئے۔''

حاتم طائی نے ان کے جواب میں کہا:

((بَلْ هُوَ اَكْرَمُ لِاَنَّهُ جَادَ بِكُلِّ مَا يَمْلِكُهُ وَاِنَّمَا جُدْتُ بِقَلِيْلٍ مِنْ كَثِيْرٍ))

''نہیں، بلکہ وہ یتیم مجھ سے زیادہ سخی تھا۔ کیوں کہ اس نے اپنی ملکیت میں موجود سب کچھ سخاوت کردی، جب کہ میں نے اپنی ملکیت کا ایک چھوٹا سا حصہ دیا۔''

المستجاد للتنوخی (ص/ ۲۰۳)

۳۔ نبی ﷺ نے سوالی کا سوال رد نہ کیا چادر اسے دے دی

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس بنی ہوئی حاشیہ دار چادر تحفتاً لائی ...... اس عورت نے کہا کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بنا ہے اور اس لیے لائی ہوں تا کہ آپ اس کو پہنیں۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اسے قبول کر لیا۔ اس وقت آپ ﷺ کو چادر کی ضرورت بھی تھی۔ آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور وہ چادر آپ نے زیب تن کر رکھی تھی۔ اتنے میں ایک شخص نے چادر کی تعریف کی اور کہا یا رسول اللہ یہ چادر مجھے دے دیجیے (چنانچہ نبی ﷺ نے وہ چادر اسے دے دی) لوگوں نے (اس شخص سے) کہا:

((ا أَحْسَنْتَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ))

''تو نے سوال کر کے اچھا نہیں کیا۔ اسے نبی ﷺ نے (نہایت) ضرورت کی حالت میں پہنا تھا لیکن تو نے آپ ﷺ سے مانگ لی تو یہ بھی جانتا ہے کہ آپ ﷺ سوال کو رد نہیں فرماتے۔''

(خواہ آپ کو کتنی ہی ضرورت کیوں نہ ہو) اس شخص نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! میں نے یہ چادر اس لیے نہیں مانگی کہ اس کو پہنوں گا بلکہ میں نے یہ اس لیے مانگی ہے کہ وہ میرا کفن ہوگا۔ سیدنا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر وہی چادر اس کا کفن ہی بنی۔

صحیح البخاری، الجنائز، باب من استعد الكفن...... (١٢٧٧)

روزہ

ا۔ روزے کا ثواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''بنی آدم کے ہر نیک عمل کا ثواب زیادہ کیا جاتا ہے بایں طور کہ ایک نیکی کا ثواب دس سے سات سو گنا تک ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مگر روزہ کہ وہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا (یعنی روزہ کی جو جزا ہے اسے میں ہی جانتا ہوں اور وہ روزہ دار کو میں خود ہی دوں اس بارے میں کوئی دوسرا یعنی فرشتہ بھی واسطہ نہیں ہوگا کیونکہ روزہ دار) اپنی خواہش اور اپنا کھانا صرف میرے لیے ہی چھوڑتا ہے (یعنی وہ میرے حکم کی بجا آوری میری رضاء وخوشنودی کی خاطر اور میرے ثواب کی طلب کے لیے روزہ رکھتا ہے) روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی تو روزہ کھولنے کے وقت اور دوسری خوشی (ثواب ملنے کی وجہ سے) اپنے پروردگار سے ملاقات کے وقت، یاد رکھو روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے زنزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ لطف اور پسندیدہ ہے اور روزہ سپر ہے (کہ اس کی وجہ سے بندہ دنیا میں شیطان کے شر وفریب سے اور آخرت میں دوزخ کی آگ سے محفوظ رہتا ہے) لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص روزہ دار ہو تو وہ نہ فحش باتریں کرے اور نہ بے ہودگی کے ساتھ اپنی آواز بلند کرے اور اگر کوئی (نادان جاہل) اسے برا کہے یا اس سے لڑنے جھگڑنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔''

بخاری ، الصوم ،باب ھل یقول انی صائم اذا شتم (۱۹۰) ومسلم (۲۷۰۷) و النسائی (۲۲۱۵) وابن ماجہ (۱٦۳۸)

۲۔ آپ ﷺ نے تین بار آمین کیوں کہی...؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: «اٰمِیْن! ۔۔۔ اٰمِیْن! ۔۔۔ اٰمِیْن!»))۔ قِیْلَ: یَا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّكَ صَعِدْتَّ الْمِنْبَرَ فَقُلْتَ: ((اٰمِيْن!۔۔۔ اٰمِيْن!۔۔۔ اٰمِيْن!))؟
فَقَالَ: ((اِنَّ جِبْرِيْلَ علیہ السلام اَتَانِیْ فَقَالَ: مَنْ اَدْرَكَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ فَدَخَلَ النَّارَ فَاَبْعَدَهُ اللّٰهُ، قُلْ: اٰمِيْن! فَقُلْتُ: اٰمِيْن۔۔۔ الخ))

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر چڑھتے ہوئے تین مرتبہ آمین' آمین' آمین کہا۔کسی نے مجھے دریافت کیا' یا رسول اللہ! آپ نے منبر پر چڑھتے ہوئے تین دفعہ آمین کہا ہے' اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جبریل امین علیہ السلام نے مجھے آ کر کہا: جس آدمی نے رمضان کا مہینہ پایا' پھر بھی اس کی بخشش نہ ہو سکی اور نتیجتاً وہ آگ میں داخل ہو گیا تو اللہ اسے ہلاک و برباد کرے اور اپنی رحمت سے دور کرے۔(جبریل علیہ السلام نے کہا:) آپ آمین کہیں۔تو میں نے آمین کہی ......۔''

صحیح ابن حبان (۹۰۷) و مستدرك حاكم (۷۲۵۶) و صحيح ابن خزيمة (۱۸۸۸) و جامع الترمذی(۳۵۴۵) و مسند الإمام أحمد (۷۴۴۴) -شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن صحیح کہا ہے

۳۔رمضان اور آپ کی سخاوت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں میں سے مال کے عطا کرنے میں سخی تھے اور تمام اوقات سے زیادہ رمضان کے مہینے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت ہوتی تھی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان کے اختتام تک آپ سے ملاقات کرتے تھے رسول

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے قرآن مجید سناتے تھے اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ ﷺ چلتی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔"

مسلم، الفضائل، باب کان النبی ﷺ أجود الناس بالخیر من الریح المرسلة (٦٠٠٩) وبخاری (٦، ١٩٠٢، ٣٥٥٤، ٤٩٩٧) والنسائی (٢٠٩٤)

۴۔ افطاری پر شہداء کی یاد

صحیح بخاری میں روایت موجود ہے جناب ابراہیم بتاتے ہیں:

((اُتِیَ بِطَعَامٍ وَکَانَ صَائِمًا فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ رضی اللہ عنہ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّی فَلَمْ یُوجَدْ لَهُ مَا یُکَفَّنُ فِیهِ اِلَّا بُرْدَةٌ اِنْ غُطِّیَ بِهٖ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَاِنْ غُطِّیَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا بُسِطَ اَوْ قَالَ اُعْطِیْنَا مِنَ الدُّنْیَا مَا اُعْطِیْنَا قَدْ خَشِیْنَا اَنْ تَکُوْنَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا ثُمَّ جَعَلَ یَبْکِیْ حَتّٰی تَرَکَ الطَّعَامَ))

"حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس (افطاری کے وقت) کھانا لایا گیا جب کہ آپ روزے دار تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے ان کے کفن کے لیے صرف ایک چادر میسر آئی (جو اتنی سی تھی) کہ اس سے ان کا سر ڈھانپا جاتا تو ان کے پیر ننگے ہو جاتے اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر کھلا رہ جاتا۔ اس کے بعد ہمارے لیے دنیا فراخ کر دی گئی۔ جو تم دیکھ رہے ہو یا (یہ فرمایا) کہ ہمیں اتنی عطا کر دی گئی جو ظاہر ہے ہم تو ڈر رہے ہیں کہ کہیں دنیا میں ہی ہمیں ہماری نیکیوں کا جلدی بدلہ تو نہیں دے دیا گیا، رونے لگ گئے یہاں تک کہ کھانا بھی چھوڑ دیا۔"

بخاری، الجنائز، باب اذا لم یوجد الا ثوب واحدو باب الکفین من جمیع المال (١٢٧٥،

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(١٢٧٤)

۵۔ ہمیشہ روزہ مت رکھو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ روزہ پر رکھنے سے منع فرمایا تو ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو روزہ پر روزہ رکھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ))

”تم میں سے کون شخص میری طرح ہے، میں تو اس طرح رات گزارتا ہوں میرا پروردگار کھلاتا ہے اور میری پیاس بجھاتا ہے۔“

بخاری الصوم، باب تعجیل الافطار(١٩٥٧) ومسلم(٢٥٥٤) والترمذی (٦٩٩) وابن ماجه(١٦٩٧)

٦۔ یہ تو سال بھر روزے رکھنے کی مانند ہے

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے راوی سے کہ جن کا نام عمر بن ثابت ہے یہ حدیث بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ))

”جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے مہینہ میں چھ روزے بھی رکھے تو وہ ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مانند ہوگا۔“

مسلم، الصیام ، باب استحباب صوم ستة ایام من شوال اتباع لرمضان(٢٧٥٨)وابو داؤد (٢٤٣٣)والترمذی(٧٥٩)

۷۔ حضرت یوسف علیہ السلام جب تخت مصر پہ بیٹھے تو روزے رکھے

حضرت یوسف علیہ السلام جب تخت مصر پہ بیٹھے تو روزے رکھنے شروع کر دیے۔ عرض کیا گیا کہ حضرت دنیا کے اس وقت کے ترقی یافتہ ملک کی مسند اقتدار پر بیٹھ کر کچھ تو اپنا خیال فرماتے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

'آپ نے روزے رکھنے شروع کر دیے۔ فرمایا اس لیے تاکہ میرے اندر میری رعایا کے بھوکے اور پیاسوں کا تصور زندہ رہے' کہیں ایسا نہ ہو کہ میں انہیں بھول جاؤں۔

رد المختار علی الدرالمختار شرح تنویر الابصار لخاتمة المحققین محمد امین الشهیر بابن عابدین مع تکملة ابن عابدین بنحل المؤلف : تحقیق الشیخ عادل احمد عبد الموجود و الشیخ علی محمد معوض الناشر دارلکتب العلمیة بیروت

۸۔ پہلے روزہ دار پر پابندیاں تھیں بعد میں اٹھالیں

سیدنا براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کا دستور تھا کہ جب کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کے وقت افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو پھر باقی رات میں کچھ نہ کھاتا اور نہ (اگلے) دن میں حتی کہ پھر شام ہو جاتی اور سیدنا قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ نے روزہ رکھا ہوا تھا جب افطار کا وقت آیا تو وہ اپنی بیوی کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ کیا چیز کھانے کو ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں ہاں میں جاتی ہوں کوئی چیز لے کر آتی ہوں۔ صورت حال یہ تھی کہ حضرت قیس بن صرمہ رضی اللہ عنہ تمام دن محنت کرتے رہے تھے اس لیے ان پر نیند غالب آ گئی (اور وہ سو گئے پھر) جب ان کی بیوی (کھانا لے کر) آئیں اور ان کو (سوتا ہوا) دیکھا تو کہنے لگیں کہ تمہاری خرابی آ گئی۔ دوسرے دن جب دوپہر کا وقت ہوا تو وہ بے ہوش ہو گئے۔ یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

﴿اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰى نِسَآئِكُمْ ......﴾

تمہارے لیے روزوں کی رات میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔ صحابہ بہت خوش ہوئے کیوں کہ اسی آیت کے یہ الفاظ بھی نازل ہوئے تھے:

﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ﴾

''کھاؤ اور پیو حتی کہ تم کو سفید دھاگہ (یعنی فجر کی سفیدی) رات کی سیاہ دھاری سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نمایاں نظر آنے لگے پھر رات تک روزہ پورا کرو۔“

بخاری، الصوم، باب قول اللہ ﴿احل لکم لیلة......﴾ (۱۹۱۵)

۹۔ روزہ رکھنے والے کی مثل ثواب

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا))

”جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا اجر ملے گا جتنا اجر روزہ دار کے لیے ہوگا اور روزدار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی“

جامع ترمذی، الصوم، باب فضل من فطر صائما (۸۰۷) وابن ماجه (۱۷۴٦) وصحیح ترمذی (٦٤٧)

ایک روایت میں ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ))

”جس کسی نے روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی مجاہد کو سامان دیا تو اس کے برابر ثواب ملے گا“

مسند أحمد (٤/ ١١٤) والنسائی فی الکبری (۲۳۳۱) والبیهقی (٤/ ٢٤٠)

۱۰۔ عاشوراء کا روزہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس محرم کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا تو لوگوں نے کہا یقیناً یہود ونصاریٰ اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ (اس لیے روزہ رکھتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ))

”آئندہ سال ان شاء اللہ ہم نو محرم کا روزہ رکھیں گے“

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لیکن آئندہ سال (اس دن) سے پہلے ہی آپ ﷺ اس دنیا کو چھوڑ گئے۔

صحیح مسلم،الصیام ،باب ای یوم الصیام فی عاشوراء(١١٣٤)وابوداؤد(٢٤٤٥)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

((لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لأَ صُوْمَنَّ التَّاسِعَ))

''اگر میں آئندہ سال تک باقی رہا (زندہ رہا) تو ضرور نو محرم کا روزہ رکھوں گا''

مسلم،ایضا(١١٣٤)وابن ماجه(١٧٣٦)

حدیث میں عاشوراہ (دس محرم) کے روزہ کا ذکر ہے جو رمضان کی فرضیت سے قبل فرض تھا بعد میں محض نفل کی حیثیت میں رہ گیا۔اصل میں یوم عاشوراء کو اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعونیوں سے نجات دی تھی جسکی خوشی میں یہودی روزہ رکھتے تھے جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے تو آپ ﷺ نیبھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم صادر فرمایا اور ساتھ ساتھ اس کا ثواب بھی بیان کیا ۔آپ ﷺ نے فرمایا:

(وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِىْ قَبْلَهُ))

''اللہ تعالیٰ یوم عاشورا کے روزے کے عوض گذشتہ سال کے گناہ معاف فرمادیں گے''

صحیح مسلم،الصیام،باب استحباب صیام ثلثه.....(١١٦٢)وابو داؤد(٢٣٢٥)

حج بیت اللہ

ا۔کون سا عمل افضل ہے..؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا:

((اَىُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ ؟))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”کہ کون سا عمل افضل ہے؟“

((فَقَالَ «اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ» قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا ؟))

”تو آپ ﷺ نے فرمایا“ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا، اس کے بعد کون سا؟“

((قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ» قِيْلَ ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ« حَجٌّ مَبْرُوْرٌ»))

”فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا، کہا گیا پھر کیا ہے؟ فرمایا حج مبرور۔“

صحیح بخاری ،الایمان،باب من قال ان الایمان هو العمل(٢٦)

٢۔کیا اس کا حج ہے.؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مقام روحاء پر تھے کہ آپ کو ایک قافلے والے ملے آپ نے انہیں سلام کہا اور پوچھا:

((مَنِ الْقَوْمُ))

”تم کون لوگ ہو؟

((فَقَالُوْا :اَلْمُسْلِمُوْنَ ،فَقَالُوْا :فَمَنْ اَنْتُمْ ؟قَالُوْا :رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَعَتْ اِمْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ :يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ !هَلْ لِهٰذَا حَجٌّ ؟ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ))

انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں انہوں نے پوچھا آپ ﷺ کون لوگ ہیں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا یہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ ہیں تو ایک عورت نے جلدی سے اپنے بچے کو بازو سے پکڑا اور اپنے ہودج سے باہر نکالا اور بولی: اے اللہ کے رسول! کیا اس کے لیے حج ہے۔؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور تیرے لیے اجر ہے۔“

صحیح مسلم،الحج،باب صحة الصبى واجر من حج به (١٣٣٦)،ابوداؤد(١٧٣٦)

٣۔حج تمام گناہ دھوڈالتا ہے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ ہم عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب وہ مرض الموت میں مبتلا تھے وہ بہت دیر تک روتے رہے اور چہرہ مبارک دیوار کی طرف پھیر لیا ان کے بیٹے ان سے کہہ رہے تھے کہ اے ابا جان! کیوں رو رہے ہیں کیا اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بشارت نہیں سنائی..؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ادھر متوجہ ہوئے اور فرمایا:

کہ ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالی کے سوائے کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور مجھ پر تین دور گزرے ہیں ایک دور تو وہ ہے جو تم نے دیکھا کہ میرے نزدیک اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی مبغوض نہیں تھا اور مجھے یہ سب سے زیادہ پسند تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قابو پا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کردوں اگر میری موت اس حالت میں آ جاتی تو میں دوزخی ہوتا پھر جب اللہ نے میرے دل میں اسلام کی محبت ڈالی تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کروں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عمرو رضی اللہ عنہ! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ایک شرط ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا شرط ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یہ شرط کہ کیا میرے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو رضی اللہ عنہ! کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام لانے سے اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور ہجرت سے اس کے سارے گذشتہ اور حج کرنے سے بھی اس کے گذشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں؟

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر مجھے کسی سے محبت نہیں تھی اور نہ ہی میری نظر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کا مقام تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کی وجہ سے مجھ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھرپور نگاہ سے دیکھنے کی سکت نہ تھی اور اگر کوئی مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک کے متعلق پوچھتے تو میں بیان نہیں کرسکتا کیونکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوجہ عظمت وجلال دیکھ نہ سکا، اگر اس حال میں میری

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

موت آ جاتی تو مجھے جنتی ہونے کی امید تھی پھر اس کے بعد ہمیں کچھ ذمہ داریاں دی گئیں اب مجھے پتہ نہیں کہ میرا کیا حال ہوگا پس جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے جنازے کے ساتھ نہ کوئی رونے والی ہو اور نہ آگ ہو جب تم مجھے دفن کر دو تو مجھ پر مٹی ڈال دینا اس کے بعد میری قبر کے ارد گرد اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تا کہ تمہارے قرب سے مجھے انس حاصل ہو اور میں دیکھ لوں کہ میں اپنے رب کے فرشتوں کو کیا تا کہ تمہارے قرب سے مجھے انس حاصل ہو اور میں دیکھ لوں کہ میں اپنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

صحیح مسلم ،الایمان، باب کون الاسلام یھدم ماقبلہ وکذا الھجرۃ والحج (۱۲۱)واحمد(۱۷۷۹۲)

۴۔ مکمل حج کی کہانی

حضرت اسماعیل علیہ السلام جب جوان ہو گئے۔ تو یمن سے آئے ہوئے قبیلہ جُرہُم سے عربی سیکھ لی اور ان کی نگاہوں میں جچنے لگے، ان لوگوں نے اپنے خاندان کی ایک خاتون سے آپ علیہ السلام کی شادی کر دی۔ اسی دوران حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا انتقال ہو گیا۔ ادھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خیال ہوا کہ اپنا ترکہ دیکھنا چاہیے۔ چنانچہ وہ مکہ تشریف لائے۔ لیکن حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات نہ ہوئی۔ بہو سے حالات دریافت کئے۔ اس نے تنگ دستی کی شکایت کی۔ آپ علیہ السلام نے وصیت کی کہ اسماعیل علیہ السلام آئیں تو کہنا اپنے دروازے کی چوکھٹ بدل دیں۔ اس وصیت کا مطلب حضرت اسماعیل علیہ السلام سمجھ گئے۔ بیوی کو طلاق دے دی اور ایک دوسری عورت سے شادی کر لی جو جُرہُم کے سردار مضاض بن عمرو کی صاحبزادی تھی۔

اس دوسری شادی کے بعد ایک بار پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام مکہ تشریف لائے مگر اس دفعہ بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات نہ ہوئی۔ بہو سے احوال دریافت کئے تو اس نے اللہ کی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حمد وثناء کی۔آپ نے وصیت کی کہ اسماعیل علیہ السلام اپنے دروازے کی چوکھٹ برقرار رکھیں اور فلسطین واپس ہو گئے۔اسکے بعد پھر تشریف لائے تو اسماعیل علیہ السلام زمزم کے قریب درخت کے نیچے تیر گھڑ رہے تھے۔دیکھتے ہی لپک پڑے اور وہی کیا جو ایسے موقع پر ایک باپ اپنے بیٹے کے ساتھ اور بیٹا باپ کے ساتھ کرتا ہے۔یہ ملاقات اتنے طویل عرصے کے بعد ہوئی تھی کہ ایک نرم دل اور شفیق باپ اپنے بیٹے سے اور ایک اطاعت شعار بیٹا اپنے باپ سے بمشکل ہی اتنی لمبی جدائی برداشت کر سکتا ہے۔اسی دفعہ دونوں نے مل کر خانہ کعبہ تعمیر کیا۔بنیاد کھود کر دیواریں اٹھائیں (یاد رہے کہ بیت اللہ کی تعمیر سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتوں کے ہاتھوں عمل میں آئی پھر طوفان نوح سے اس کے آثار مٹ گئے پھر ایک لمبے عرصہ کے بعد خلیل اللہ اور ذبیح اللہ نے حکم خداوندی کے مطابق اس مبارک کام کو کیا) اور اللہ نے حکم فرمایا: کہ اے ابراہیم علیہ السلام! ساری دنیا کے لوگوں کو حج کیلئے آواز دو۔

﴿ وَاَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ﴾ [سورة الحج:٢٧]

”اور لوگوں میں حج کی منادی کر دے لوگ تیرے پاس پیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی، دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے“

عام باشندگانِ عرب حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دعوت وتبلیغ کے نتیجے میں دینِ ابراہیمی کے پیرو تھے، اس لیے صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے اور توحید پر کاربند تھے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے خدائی درس ونصیحت کا حصہ بھلا دیا۔پھر بھی انکے اندر توحید اور کچھ دینِ ابراہیمی کے شعائر باقی رہے، تا آنکہ بنوخزاعہ کا سردار عمرو بن لحی منظر عام پر آیا۔اس کی نشوونما بڑی نیکوکار، صدقہ وخیرات اور دینی امور سے گہری دلچسپی پر ہوئی تھی، اس لیے لوگوں نے اسے محبت کی نظر سے دیکھا اور اسے اکابر علماء اور افاضل اولیاء میں سے سمجھ کر اسکی

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پیروی کی۔ پھر اس شخص نے ملک شام کا سفر کیا۔ دیکھا تو وہاں بتوں کی پوجا کی جارہی تھی۔ اس نے سمجھا کہ یہ بھی بہتر اور برحق ہے کیونکہ ملک شام پیغمبروں کی سرزمین اور آسمانی کتابوں کی نزول گاہ تھی۔ چنانچہ وہ اپنے ساتھ ہبل بت بھی لے آیا۔ اور اسے خانہ کعبہ کے اندر نصب کردیا اور اہل مکہ کو اللہ کے ساتھ شرک کی دعوت دی۔ اہل مکہ نے اس پر لبیک کہا۔ اس کے بعد بہت جلد باشندگان حجاز بھی اہل مکہ کے نقش قدم پر چل پڑے، کیونکہ وہ بیت اللہ کے والی اور حرم کے باشندے تھے۔ اسطرح عرب میں بت پرستی کا آغاز ہوا۔

کہا جاتا ہے کہ ایک جن عمرو بن لحی کے تابع تھا۔ اس نے بتایا کی قوم نوح کے بت یعنی ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر جدہ میں مدفون ہیں۔ اس اطلاع پر عمرو بن لحی جدہ گیا اور ان بتوں کو کھود نکالا۔ پھر انہیں تہامہ لایا اور جب حج کا زمانہ آیا تو انہیں مختلف قبائل کے حوالے کیا۔ یہ قبائل ان بتوں کو اپنے اپنے علاقوں میں لے گئے۔ اسطرح ہر ہر قبیلے میں، پھر ہر ہر گھر میں ایک ایک بت ہو گیا۔ علاوہ ازیں یہی عمرو بن لحی تھا جس نے سب سے پہلے بتوں کے نام پر حام بحیرہ، سائبہ، وصیلہ وغیرہ جانور چھوڑے تھے۔

پھر مشرکین نے مسجد حرام کو بھی بتوں سے بھر دیا (چنانچہ جب مکہ فتح کیا گیا تو بیت اللہ کے گرداگرد تین سو ساٹھ بت تھے جنہیں خود رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے توڑا۔ آپ ﷺ ہر ایک کو چھڑی سے ٹھوکر مارتے جاتے تھے اور وہ گرتا جاتا تھا۔ پھر آپ ﷺ کے حکم سے ان سارے بتوں کو مسجد حرام سے باہر نکال کر جلا دیا گیا) اور مذہبی حالت یہاں تک بگڑ گئی کہ بیت اللہ کا مرد وعورت ننگے طواف کرنے لگے اور اللہ کے اس پاک گھر کے قریب تالیوں اور سیٹیوں کو بجانا ایک عبادت سمجھ لیا گیا۔

﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِندَ الْبَيْتِ إِلَّا مُكَاءً وَتَصْدِيَةً ۚ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ﴾ [سورة الانفال:۳۵]

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”اوران کی نماز کعبہ کے پاس صرف یہ تھی سیٹیاں بجانا اورتالیاں بجانا سواپنے کفر کے سبب اس عذاب کا مزہ چکھو“

اللہ تعالیٰ نے اس قوم کی اس حالت زار کو دیکھا تو ان میں انہیں سے ایک رسول مبعوث فرمایا جو صداقت وامانت کا علمبردار تھا جس نے اخلاقیات کا ایسا درس دیا کہ راہ حق سے بھٹکی ہوئی انسانیت جہالت کے اندھیروں سے نہ کہ خودکو نکال لائی بلکہ دوسروں کے لیے رہبرورہنما بن گئے بقول شاعر

خود نہ تھے جوراہ پر اور کے ھادی بن گے
کیا نظر تھی یہ جس نے مردوں کومسیحا کر دیا

۹ ربیع الاول ۲۰ یا ۲۲ اپریل ۵۷۱ء سوموار کی صبح کا سورج طلوع ہورہا تھا اورادھر مکہ کے سردار کے گھر اہل زمیں کا آفتاب روشن ہو چکا تھا' بچپن اور جوانی کے چند ایام ہی گزرے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبری تاج پہنا دیا، پیغام رسالت کو پہنچاتے ہوئے طرح طرح کے مصائب والآم سے گزرے۔الغرض نبوت کے ۱۴ سال ۲۷ صفر ۱۲۔۱۳ستمبر ۶۲۲ء کو مکہ چھوڑنے کا حکم ملا، مدینہ میں جا بسیرا کیا اللہ نے مسلمانوں سے مال وجان کی مدد فرمائی اوراسلام کی کرنیں جلد ہی چارسو پھیل گئیں ہجرت کے چھٹے سال مکہ مکرمہ کی طرف عمرہ کی نیت سے روانہ ہوئے مگر حدیبیہ کے مقام پر مسلمانوں کوروک لیا گیا آئندہ سال ۷ھ کوعمرہ کی قضائی کے لیے آپ ﷺ عورتوں اور بچوں کے علاوہ دو ہزار افراد کے ساتھ مدینہ سے مکہ روانہ ہوئے اورعمرۃ القضاء کی ادائیگی کے بعد مکہ میں تین دن قیام کیا اور پھر مدینہ کیطرف واپس روانہ ہوئے۔جلد ہی اللہ نے ۱۰ رمضان المبارک ۸ھ کو فتح مکہ کی خوشخبری سنادی ۹ھ کو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر مکہ کی طرف بھیجا۔

ہجرت کے بعد مدینہ میں نو برس گزر چکے تھے کہ آپ ﷺ نے حج نہیں کیا تھا پھر جب حج

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کی فرضیت نازل ہوئی تو دسویں سال آپ ﷺ نے لوگوں میں اعلان کرایا کہ رسول اللہ حج کا ارادہ رکھتے ہیں جو لوگ حج کے لئے جانا چاہتے ہیں وہ رفاقت کے لئے تیار ہو جائیں آپ ﷺ کے ساتھ نوے ہزار آدمی تھے (بعض حضرات نے ایک لاکھ تیس ہزار اور بعضوں نے اس سے بھی زائد تعداد بیان کی ہے) آپ ﷺ ماہ ذی قعدہ کے ختم ہونے سے پانچ دن پہلے ظہر و عصر کے درمیان مدینہ سے روانہ ہوئے آپ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ میں نماز پڑھی اور قصواء (اونٹنی کا نام) پر سوار ہو کر بیداء کے میدان میں بآواز بلند تلبیہ کے یہ کلمات کہے:

((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ))

"حاضر ہوں تیری خدمت میں اے اللہ! تیری خدمت میں حاضر ہوں، حاضر ہوں تیری خدمت میں تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں تیری خدمت میں بے شک تعریف اور نعمت تیرے لئے ہے اور بادشاہت بھی تیرے ہی لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔"

پھر جب آپ ﷺ بیت اللہ پہنچے تو حجر اسود پر ہاتھ رکھا اور اس کو بوسہ دیا اور تین بار رمل یعنی تیز رفتار سے اور اکڑ کر خانہ کعبہ کا طواف کیا اور چار مرتبہ اپنی رفتار سے یعنی آہستہ چل کر طواف کیا اور طواف کے بعد مقام ابراہیم کی طرف بڑھے اور یہ آیت پڑھی۔

﴿وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾

"مقام ابراہیم کے اطراف کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ" [البقرۃ:۱۲۵]

پھر آنحضرت ﷺ نے مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو اپنے درمیان کر کے دو رکعت نماز پڑھی اور پھر حجر اسود کی طرف لوٹے اور اس کو بوسہ دیا اس سے فارغ ہو کر مسجد کے دروازہ یعنی باب الصفا سے نکلے اور صفا پہاڑ کی طرف چلے چنانچہ جب صفا کے قریب پہنچے تو یہ آیت پڑھی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ﴾

''بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کے دین کی نشانیوں میں سے ہیں'' [البقرۃ:۱۵۸]

اور فرمایا میں بھی اسی چیز کے ساتھ ابتداء کرتا ہوں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پہلے صفا کا ذکر کیا ہے پھر مروہ کا اسی طرح میں بھی پہلے صفا پر چڑھتا ہوں پھر مروہ پر چڑھوں گا، چنانچہ آپ ﷺ نے سعی کی ابتداء صفا سے کی اور اس پر چڑھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے جب صفا سے بیت اللہ کو دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی بڑائی بیان کی یعنی لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہا اور یہ کلمات فرمائے۔

((لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ أَنْجَزَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ))

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ یکتا وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا و تنہا ہے اس نے اسلام کا بول بالا کرنے کا اپنا وعدہ پورا کیا اس نے اپنے بندے کی مدد کی اور کفار کے لشکر کو تنہا شکست دی''

ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کو آنحضرت ﷺ آفتاب طلوع ہونے کے بعد سوار ہوئے اور منیٰ پہنچ گئے منیٰ کی مسجد خیف میں ظہر وعصر، مغرب عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھی گئیں اور نویں تاریخ کی فجر کی نماز پڑھنے کے بعد تھوڑی دیر قیام کیا یہاں تک کہ آفتاب نکل آیا اور آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ آپ ﷺ کے لئے وادی نمرہ عرفات

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں خیمہ نصب کیا جائے جو بالوں کا بنا ہوا تھا پھر رسول کریم ﷺ منی سے عرفات کو روانہ ہوئے قریش کو گمان تھا کہ آنحضرت ﷺ مشعر حرام مزدلفہ میں قیام کریں گے جیسا کہ قریش زمانہ جاہلیت میں حج کے موقعہ پر کیا کرتے تھے مگر رسول کریم ﷺ مزدلفہ سے آگے بڑھ گئے یہاں تک کہمیدان عرفات میں آئے اور وادی نمرہ میں اپنے خیمہ میں قیام کیا یہاں تک کہ جب دوپہر ڈھل گیا تو قصواء پر سوار ہو کر وادی نمرہ میں تشریف لائے اور لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

((إِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا))

اے لوگو ! تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن عرفہ میں تمہارے اس مہینہ ذی الحجہ میں اور تمہارے اس شہر مکہ میں حرام ہیں

((أَلا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ))

یادرکھو ! زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں کے نیچے ہے اور پامال و بے قدر یعنی موقوف بات ہے لہٰذا اسلام سے پہلے جس نے جو کچھ کیا میں نے وہ سب معاف کیا اور زمانہ جاہلیت کے تمام رسم ورواج کو موقوف وختم کردیا زمانہ جاہلیت کے خون معاف کردیئے گئے ہیں، زمانہ جاہلیت کا سود معاف کردیا گیا ہے اور سب سے پہلا سود جسے میں اپنے سودوں سے معاف کرتا ہوں عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔

((فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لاَ يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَه، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ))

اے لوگو! عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، تم نے ان کو خدا کی امان کے ساتھ لیا ہے یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی اوران کو عزت واحترام کے ساتھ رکھنے کا جو عہد خدا نے تم سے لیا ہے یا اس کا عہد جو تم نے خدا سے کیا ہے اسی کے مطابق عورتیں تمہارے پاس آئی ہیں، اوران کی شرم گاہوں کو خدا کے حکم سے (یعنی فانکحوا کے مطابق رشتہ زن وشو قائم کر کے) اپنے لئے حلال بنایا ہے اور عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تم کو ناگوار گزرے اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم ان کو اپنی استطاعت وحیثیت کے مطابق کھانے پینے کا سامان اور مکان اور کپڑا دو۔

((وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ))

لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑتا ہوں جس کو اگر تم مضبوطی سے تھامے رہوگے تو میرے بعد (یا اس کو مضبوطی سے تھامے رہنے اوراس پر عمل کرنے کے بعد) تم ہرگز گمراہ نہیں ہوگے اور وہ چیز کتاب اللہ ہے اوراے لوگو! میرے بارہ میں تم سے پوچھا جائے گا کہ میں نے منصب رسالت کے فرائض پوری طرح انجام دیئے یا نہیں؟ اور میں نے دین کے احکام تم تک پہنچا دیئے یا نہیں؟ تو تم کیا جواب دوگے؟

اس موقع پر صحابہ نے (بیک زبان) کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ ﷺ نے دین کو ہم تک پہنچا دیا اپنے فرض کو ادا کر دیا اور ہماری خیر خواہی کی اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا بایں طور کہ اسے آسمان کی طرف اٹھایا اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پھر لوگوں کی طرف جھکا کر تین مرتبہ یہ کہا کہ اے اللہ ! اپنے بندوں کے اس اقرار اور اعتراف پر تو گواہ رہ اے اللہ ! تو گواہ رہ۔

اس کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور اقامت کہی اور ظہر کی نماز پڑھی گئی پھر دوبارہ اقامت کہی گئی اور عصر کی نماز ہوئی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی چیز یعنی سنت ونفل نہیں پڑھی گئی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے اور میدان عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ پہنچے وہاں اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ پتھروں کی طرف کیا اور جبل مشاۃ یہ ایک جگہ کا نام ہے اپنے آگے رکھا پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوگئے یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا، زردی بھی تھوڑی سی جاتی رہی اور آفتاب کی ٹکیہ غائب ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور تیز تیز چل کر مزدلفہ آگئے یہاں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھیں اور ان دونوں نمازوں کے درمیان اور کچھ نہیں پڑھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ گئے یہاں تک کہ جب فجر طلوع ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی روشنی پھیل جانے پر اذان واقامت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اونٹنی پر سوار ہو کر مشعر حرام میں آئے اور وہاں قبلہ رو ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی۔ تکبیر کہی۔

یہاں تک کہ صبح خوب روشن ہوگئی تو سورج نکلنے سے پہلے وہاں سے چلے جب وادی محسر میں پہنچے تو اپنی سواری کو تیز چلاتے ہوئے جمرہ کبریٰ پہنچے اور اس پر سات کنکریں ماریں، اس کے بعد قربانی کرنے کی جگہ جو منی میں ہے واپس آئے اور یہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے تریسٹھ اونٹ ذبح کئے اور باقی اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کئے چنانچہ باقی سینتیس اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کئے۔ (وہ اونٹ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربانی کے واسطے حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے لے کر آئے تھے اور وہ اونٹ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے ہمراہ لائے تھے، سب کی مجموعی تعداد سو تھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہر اونٹ میں سے گوشت کا ایک ٹکڑا لیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جائے چنانچہ وہ سب گوشت لے کر ایک ہانڈی میں ڈال دیا گیا اور اسے پکایا گیا جب گوشت پک گیا تو آپ ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قربانی کے اس گوشت میں سے کھایا اور اس کا شوربہ پیا۔ آپ ﷺ سوار ہوئے اور خانہ کعبہ کی طرف روانہ ہو گئے، وہاں پہنچ کر طواف کیا اور مکہ میں ظہر کی نماز پڑھی پھر عبدالمطلب کی اولاد یعنی اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد کے پاس تشریف لائے جو زمزم کا پانی پلا رہے تھے آپ ﷺ نے ان سے فرمایا۔ عبدالمطلب کی اولاد زمزم کا پانی کھینچو اور پلاؤ کہ یہ بہت ثواب کا کام ہے اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے پانی پلانے پر غلبہ پالیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی کھینچتا ابھی اس بات کا خوف ہے کہ لوگ مجھے پانی کھینچتا دیکھ کر میری اتباع میں خود بھی پانی کھینچنے لگیں گے اور یہاں بہت زیادہ جمع ہو جائیں گے جس کی وجہ سے زمزم کا پانی کھینچنے اور پلانے کی یہ سعادت تمہارے ہاتھ سے چلی جائے گی اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا تو میں خود بھی تم لوگوں کے ساتھ پانی کھینچتا اور لوگوں کو پلاتا، چنانچہ عبدالمطلب کی اولاد نے آپ ﷺ کو پانی کا ایک ڈول دیا جس میں سے آپ ﷺ نے پانی پیا۔

صحیح مسلم، الحج، (۲۹۵۰) وصحیح بخاری (۱/۲۲۲) وقلب جزیرۃ العرب (ص/۲۳۰) ابن ھشام (۲/۵۴۳) مختصر سیرۃ الرسول از شیخ محمد بن عبد الوھاب (ص/۱۲۔۱۳۔۵۰۔۵۴)

۵۔ میت کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور اس نے عرض کی کہ میری ماں نے نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی مگر حج نہ کر پائی مر گئی لہٰذا کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((حُجِّي عَنْهَا))

ہاں تم اس کی طرف سے حج کر لو۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پھر فرمایا کہ بتاؤ اگر تمہاری ماں پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی کہ نہیں؟ اس نے کہا ہاں ضرور ادا کرتی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَاللّٰهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ))

''اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرو کیوں کہ اللہ تعالیٰ اس بات کا سب سے زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔''

بخاری، الایمان والنذر، باب من مات وعلیه نذر (٦٦٩٩)

٦۔ بہترین پانی

آب زمزم روئے زمین پر سب سے بہترین پانی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((خَيْرُ مَآءٍ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ مَاءُ زَمْزَمَ فِيهِ طَعَامٌ مِنَ الطَّعْمِ وَشِفَاءٌ مِنَ السُّقْمِ))

''روئے زمین پر بہترین پانی آب زمزم ہے اس میں بھوکے کی خوراک اور بیمار کی شفا ہے۔''

السلسلة الاحادیث الصحیحة (١٠٥٦)

٧۔ آب زمزم پینے کا مقصد

جس نیک مقصد کیلئے آب زمزم پیا جائے وہ مقصد پورا ہو جاتا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهٗ)

''جس (نیک) مقصد کیلئے آب زمزم پیا جائے وہ مقصد پورا ہو جاتا ہے''

صحیح ابن ماجه، کتاب المناسك، باب الشرب من زمزم (٢٤٨٤) وابن ماجه

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(٣٠٦٢)واحمد(٣/٣٥٧)

٨۔آبِ زمزم کے ساتھ آپ ﷺ کا سینہ دھویا گیا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فُرِجَ سَقْفِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَام فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِءٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَقَالَ (قَالَ)جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا افْتَحْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ))

”جب میں مکہ میں تھا تو میری (گھر کی) چھت کھلی اور جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے۔انہوں نے میرا سینہ چاک کیا اور اسے زمزم کے پانی کے ساتھ دھویا۔اسکے بعد سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا۔اسے انہوں نے میرے سینے میں ڈال دیا اور پھر میرا سینہ بند کر دیا۔پھر وہ میرا ہاتھ پکڑ کر آسمانِ دنیا کی طرف لے چلے۔آسمان دنیا کے داروغہ سے جبرئیل نے کہا، دروازہ کھولو۔انہوں نے دریافت کیا کہ کون ہے؟ تو جواب میں کہا، جبرئیل ہوں“

بخاری، الحج،باب ماجاء فی زمزم(١٢٣٦)

٩۔کیا یہ حدیث صحیح نہیں ہے..؟

حمیدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر تھے۔انہوں نے ہم سے زمزم کی فضیلت میں یہ حدیث بیان کی۔

((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ))

”زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے مراد پوری ہوتی ہے“

یہ حدیث سن کر مجلس میں سے ایک آدمی اٹھ کر گیا اور تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور عرض کیا:

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

(يَاأَبَا مُحَمَّدٍأَلَيْسَ الْحَدِيْثُ بِصَحِيْحِ الَّذِیْ حَدَّ ثَنَا بِهٖ فِیْ زَمْزَمَ أَنَّهُ لِمَا شُرِبَ لَهُ)

''اے ابومحمد! آبِ زمزم کے بارے میں جو حدیث ہم سے بیان کی گئی ہے کہ جس نیت سے پیا جائے وہ نیت پوری ہوتی ہے، کیا یہ حدیث صحیح نہیں ہے..؟''

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: ہاں یہ حدیث صحیح ہے

اس نے کہا.

((انّی قَدْ شَرِبْتُ الْآنَ دَلْوًا مِنْ زَمْزَمَ عَلَی اَنْ تُحَدِّثَنِیْ بِمِأةِ حَدِيْثٍ))

''ابھی میں نے ایک ڈول آب زمزم نوش کیا ہے اور نیت دل میں یہ رکھی تھی کہ آپ مجھے سو حدیثیں بیان کریں گے (لیکن میری مراد تو پوری نہیں ہوئی)''

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے فرمایا: بیٹھو میں تمہاری مراد پوری کرتا ہوں، چنانچہ انہوں نے اسی وقت سو احادیث بیان کردیں، تب وہ آدمی خوش ہو کر چل دیا۔

کتاب الأذکیاء لابنِ جوزی (ص/۱۳۸)

نکاح وطلاق

ا۔ یہ سورتیں ہی تیرا حق مہر ہے

ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا یارسول اللہ! میں نے اپنی جان آپ کو ہبہ کردی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اوپر سے نیچے تک دیکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر جھکا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لیا' وہ عورت کافی دیر کھڑی رہی (لیکن آپ ﷺ نے اسے جواب نہ دیا تو) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اس سے آپ نکاح نہیں کرنا چاہتے تو اس کا نکاح مجھ سے ہی فرما دیں۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا:

''تیرے پاس حق مہر کے لیے کوئی چیز ہے؟''

تو اس نے کہا: ''یا رسولتو اس نے کہا: ''یا رسول اللہ! میرے پاس اس چادر کے سوا کچھ نہیں ہے۔''

تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کوئی چیز لے آ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو۔'' (وہ لے آ تیرا نکاح کر دیں گے۔)

چنانچہ وہ شخص گیا' لیکن اس کو کوئی چیز نہ ملی (تو وہ مایوس ہو کر بیٹھ گیا تو) آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تجھے قرآن مجید کا کچھ حصہ یاد ہے؟'' اس نے عرض کی ہاں' یا رسول اللہ! مجھے قرآن کی فلاں فلاں سورت یاد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے اس عورت کی شادی تیرے ساتھ ان سورتوں کے عوض کر دی ہے جو تجھے یاد ہیں۔''

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

''چلا جا! میں نے تیرے ساتھ اس کا نکاح کر دیا' اب تو اس کو قرآنی سورتیں سکھا دے۔''

بخاری ، النکاح، باب تزویج المعسر (۵۰۸۷)

۲۔ میں اس شادی پر راضی ہوں

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

جُلَیْبِیب رضی اللہ عنہ کے لیے نبی کریم ﷺ ایک انصاری سے بات کی کہ وہ اپنی بیٹی کا رشتہ جُلَیْبِیب کو دے، انصاری نے کہا: میں اس لڑکی کی ماں سے پوچھ لوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ اچھی بات ہے، پھر وہ انصاری صحابی اپنی بیوی کے پاس گئے اور اسے یہ بات بتائی تو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوسکتا، کیا رسول اللہ ﷺ کی صرف جُلَیْبِیب ہی ملا تھا؟ ہم نے تو فلاں اور فلاں کو بھی اپنی بیٹی کا رشتہ نہیں دیا، لڑکی پردے میں سن رہی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دینے کے لیے انصاری صحابی روانہ ہوئے تو لڑکی نے کہا:

((اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَرُدُّوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ))

”کیا تم لوگ رسول اللہ ﷺ کا حکم رد کرتے ہو۔؟“

اگر رسول اللہ ﷺ راضی ہیں تو نکاح کر دو، گویا کہ لڑکی نے اپنے والدین کے لیے مصیبت اور پریشانی کو دور کر دیا، ماں باپ دونوں نے کہا: بچی نے سچ کہا ہے: پھر لڑکی کے والد نے جا کر نبی ﷺ کو بتایا کہ اگر آپ راضی ہیں تو ہم راضی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”بے شک میں (اس نکاح پر) راضی ہوں“ تو اس (انصاری) نے اپنی لڑکی کا جُلَیْبِیب رضی اللہ عنہ سے نکاح کر دیا۔

پھر ایک دفعہ (دشمن کے حملے کی وجہ سے) مدینے (والوں) میں خوف پھیل گیا تو جُلَیْبِیب رضی اللہ عنہ سوار ہو کر باہر نکلے، پھر لوگوں نے دیکھا کہ جُلَیْبِیب رضی اللہ عنہ شہید ہو چکے تھے اور ان کے ارد گرد بہت سے مشرکین مرے ہوئے پڑے تھے جنہیں جُلَیْبِیب رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔

انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس عورت (جُلَیْبِیب کی بیوی) کو دیکھا، وہ مدینے کی سب سے زیادہ خرچ کرنے والی عورتوں میں سے (یعنی بہت امیر اور سخی) تھی۔

مسند احمد (۱۳٦/۳) رقم (۱۲۳۹۳). صحیح ابن حبان (٤۰۵۹) والبغوی فی شرح السنة (۱۹۷/۱٤) و مجمع الزوئد (٤٥۰/۹) (۱٥۹۷۷) والاستیعاب (۱۰۰/۱).

یہ وہ خوش قسمت صحابی ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اس نے سات کو قتل کیا پھر انہوں (کافروں) نے اسے قتل کیا، یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، پھر آپ نے اس کے جسم کو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھا لیا۔

صحیح مسلم، فضائل الصحابة، باب من فضائل جلیبیب رضی اللہ عنہ (۲٤۷۲)

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۳۔ کیا میں اس سے نکاح کرلوں...؟

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ))

''ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ایک خوبصورت حسب ونسب والی عورت کو پایا ہے مگر وہ بچے نہیں جنتی کیا میں اس سے نکاح کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''نہیں'' پھر وہ دوسری مرتبہ آپ کے پاس آیا (اور یہی بات کہی مگر) آپ نے منع فرمایا۔ پھر وہ تیسری بار آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تمہاری کثرت کے باعث میں امتوں پر فخر کرنا چاہتا ہوں اس لیے تم بہت محبت کرنے والی اور بہت بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو۔''

ابوداود، النکاح باب النھی عن تزویج من لم یلد من النساء (۲۰۵۰) شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح کہا ہے۔ ارواء الغلیل (۱۷۸٤)

۴۔ ان کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ پر حق ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تین آدمی ایسے ہیں کہ ان کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ پر حق ہے

اَلْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيْدُ الْأَدَاءَ

مکاتب غلام جو (مکاتبت کی مقررہ) رقم ادا کرنا چاہتا ہے

وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيْدُ الْعَفَافَ

ایسا نکاح کرنے والا جو پاک دامنی چاہتا ہے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

تیسرا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا

ترمذی،فضائل الجهاد، باب ما جاء في الجهاد (۱٦۵۵)» صحیح الترغیب (۱۹۱۷)

۵۔ اللہ کے حکم سے اپنی بہن کا نکاح سابقہ خاوند سے کر دیا

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بہن کا ایک شخص سے نکاح کر دیا تھا اس نے میری بہن کو طلاق دے دی، جب اس کی عدت پوری ہوگئی تو اس نے دوبارہ نکاح کا پیغام بھیجا، میں نے اسے جواب دیا کہ میں نے اس کا تجھ سے نکاح کر دیا تھا اور اسے تیری بیوی بنا دیا اور تیری تعظیم کی تھی لیکن تو نے اسے طلاق دے دی، اب تو پھر نکاح کا پیغام دیتا ہے؟ تو اللہ کی قسم! اب وہ لوٹ کر تیرے پاس نہیں آئے گی۔ وہ شخص کچھ برا نہ تھا (نیک بخت تھا) اور میری بہن بھی اس کی طرف رجوع کرنے پر راضی تھی اور میں نے ان کے درمیان دخل اندازی کی تو اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾

”تم عورتوں کو طلاق دے دو تو پھر وہ اپنی عدت پوری کر چکیں تو تم ان کو ان کے پہلے خاوند سے نکاح کرنے سے منع نہ کرو۔ جب کہ وہ معروف طریقے کے مطابق آپس میں راضی ہوں۔“

میں نے کہا یا رسول اللہ! اب (اللہ کا حکم اتر آیا تو) میں ضرور مانوں گا (اور اس سے نکاح کر دوں گا) پھر انہوں نے اپنی بہن کا نکاح اس سے کر دیا۔

بخاري، النكاح، باب من قال لا نكاح الا بولي، (۵۱۳۰)

٦۔ جذبات عمر رضی اللہ عنہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایلاء کرنا

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے دل میں خواہش تھی کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ کون سی دو بیویاں تھیں جن کے متعلق اللہ کریم نے فرمایا تھا:

﴿اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ التحریم:٤

''اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرلو (تو بہت بہتر ہوگا) یقیناً تمہارے دل میں جھک پڑے ہیں۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج پر نکلا تو وہ (قضاء حاجت کے لیے) راستے سے ایک طرف چل پڑے تو میں بھی ان کے ساتھ لوٹا پانی کے کر ان کے ساتھ ہولیا، جب وہ قضاء حاجت سے فارغ ہوکر آئے تو میں نے ان پر پانی ڈالا اور انہوں نے وضو کیا اس دوران میں نے عرض کیا امیر المومنین ازواج مطہرات میں سے وہ کون سی دو عورتیں تھیں، جن کے متعلق اللہ کریم نے فرمایا ہے:

﴿اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ التحریم:٤

''اگر تم دونوں اللہ کے سامنے توبہ کرلو (تو بہت بہتر ہوگا) یقیناً تمہارے دل میں جھک پڑے ہیں۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن عباس! تم پر تعجب ہے وہ عورتیں عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ واقعہ بیان کرنے لگے کہ میں اور بنو امیہ بن زید کا ایک انصاری جو کہ میرا ہمسایہ تھا، دوسرے دن میں ہم نے باری مقرر کر رکھی تھی کہ ایک دن وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جایا کرتا تھا، جب میں جاتا تو پورے دن کی باتیں اس کو آ کر سنایا کرتا تھا اور وہ جاتا تھا تو وہ تمام باتیں آ کر مجھے بتایا کرتا تھا۔ ہمارے قریشی لوگ عورتوں پر غالب تھے (یعنی مردوں کا عورتوں پر کنٹرول ہوتا تھا) لیکن جب ہم انصار کے پاس (ہجرت کر کے) آئے تو دیکھا ان کی عورتیں مردوں پر غالب تھیں، ہماری عورتیں بھی ان کی دیکھا دیکھی میں مردوں کے سامنے بولنے لگیں،

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ایک دن میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے میری کسی بات کا جواب دے دیا تو اس کا جواب دینا مجھے ناگوار گزرا تو اس نے کہا اے عمر! میرا جواب دینا آپ کو کیوں ناگوار گزرا حالانکہ نبی کائنات کی بیویاں آپ ﷺ کو جواب دے لیا کرتی ہیں اور آپ ﷺ کی بعض بیویاں پورا پورا دن بھی آپ سے ناراض رہتی ہیں بولنا چھوڑ جاتی ہیں۔ میری بیوی کی اس بات نے مجھے چونکا دیا، میں نے کہا کہ ازواج مطہرات میں سے جو ایسا کرے گی وہ تو ناکام و نامراد ہو جائے گی اور بہت بڑے گناہ کی مرتکب ہوگی پھر میں نے اپنے کپڑے لیے اور اپنی بیٹی حفصہ کے پاس گیا میں نے کہا: حفصہ! کیا تم میں سے کوئی اللہ کے رسول ﷺ کو ناراض کرتی ہے حتی کہ پورا دن آپ ﷺ سے رنج رہتی ہو؟ حفصہ نے کہا: ہاں ابو جان! میں نے کہا وہ عورت تو ناکام اور خسارے میں پڑ جائے گی جو ایسا کرے گی کیا اسے ڈر نہیں لگتا کہ اس پر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا غضب ہوگا اور وہ ہلاک ہو جائے گی؟

حفصہ نہ تو تو اللہ کے رسول سے زیادہ مطالبات نہ کرنا اور نہ آپ ﷺ کی کسی بات کا جواب دینا اور نہ ہی آپ ﷺ کے بول چال چھوڑنا، جو چیز تجھے ضرورت ہو وہ مجھ سے مانگ لینا:

((وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

''کہ تو اس دھوکے میں نہ پڑ جانا کہ تیری سوکن (عائشہ) تجھ سے زیادہ خوبرو ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کو تجھ سے زیادہ زیادہ محبوب ہے (کہ تو اس کا مقابلہ کرنے لگ جائے)''

ان دونوں ایام میں کے بادشاہ کے متعلق ہمارے اندر باتیں ہوتی تھیں کہ وہ ہم سے جنگ کرنے کی تیاری میں ہے ایک دن میرا ساتھی اپنی باری نبی مکرم ﷺ کے پاس گیا، عشاء کے وقت واپس آیا تو میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور پوچھا کہ کیا عمر سوئے ہوئے ہیں؟ میں یہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صورت حال دیکھ کر گھبرا کر باہر نکلا تو اس نے کہا:

((حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ))

''بڑا واقعہ رونما ہو گیا ہے۔''

میں نے کہا کیا ہوا، کیا غسانی حملہ آور ہو گئے ہیں؟ اس نے کہا نہیں، بلکہ غسانیوں کے حملے سے بھی بڑا واقعہ ہو چکا ہے وہ یہ کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے میں نے کہا: حفصہ ناکام ہو گئی اور خسارے میں پڑ گئی، مجھے پہلے سے ہی یہی خطرہ تھا کہ ایسا معاملہ ہو جائے گا۔ میں نے اپنے کپڑے پہنے اور صبح کی نماز میں نے نبی رحمت ﷺ کے ساتھ آ کر پڑھی۔ آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھا کر اپنے کمرے میں چلے گئے اور اکیلے جا کر بیٹھ گئے۔ میں حفصہ کے پاس گیا تو اسے روتا ہوا پایا، میں نے پوچھا کیوں رو رہی ہو؟ کیا میں نے تمہیں ڈرایا اور سمجھایا نہیں کرتا تھا؟ کہ اللہ کے نبی ﷺ کو پریشان نہ کیا کرو؟ کیا اللہ کے رسول ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ حفصہ نے کہا مجھے علم نہیں ہے۔ آپ ﷺ کمرے میں موجود ہیں (ان سے صحیح صورت حال کا پتہ لگ سکتا ہے)

پھر میں وہاں سے نکل کر منبر رسول کے پاس آ گیا تو وہاں کچھ صحابہ کرام کو بیٹھا دیکھا ان میں سے کچھ رو رہے تھے میں ان کے ساتھ تھوڑی دیر بیٹھا رہا لیکن میرے دل کی کیفیت نے مجھے سکون سے نہ بیٹھنے دیا۔ پھر میں اس کمرے کے پاس چلا گیا جس میں اللہ کے رسول موجود تھے، باہر آپ ﷺ کا سیاہ فام غلام کھڑا تھا۔ میں نے اسے کہا کہ میرے لیے اللہ کے رسول ﷺ کے اندر جانے کی اجازت لے کر آؤ۔ غلام گیا اور اس نے نبی ﷺ سے بات کی اور واپس آ گیا اور کہا کہ میں نے آپ کا ذکر آپ ﷺ سے کیا ہے لیکن آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا، پھر میں دوبارہ منبر کے پاس بیٹھے لوگوں میں جا کر بیٹھ گیا لیکن میری دل کی کیفیت نے مجھے اب کی بار بھی نہ بیٹھنے دیا۔ میں نے غلام سے کہا کہ میرے لیے اجازت مانگو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس نے دوبارہ آ کر بتایا کہ آپ ﷺ کوئی جواب نہیں دیا میں پھر دوبارہ منبر کے پاس بیٹھے لوگوں میں جا بیٹھا لیکن میرے دل کی کیفیت نے مجھے ستایا اور میں غلام کے پاس چلا آیا اور سے کہا کہ میرے لیے اجازت مانگو لیکن اس نے پھر بھی یہی آ کر کہا کہ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا، جب میں وہاں سے واپس پلٹا تو مجھے غلام نے آواز لگائی کہ آپ کو نبی مکرم ﷺ نے اندر آنے کی اجازت دے دی ہے۔

جب میں آپ ﷺ کے پاس کمرے میں گیا تو آپ ﷺ کو چٹائی پر لیٹا ہوا دیکھا جس پر بستر نہیں تھا، چٹائی نے آپ ﷺ کے پہلو مبارک پر نشان ڈال دیے تھے۔ آپ ﷺ نے چمڑے کے تکیے پر ٹیک لگا رکھی تھی۔ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے آپ ﷺ کو سلام عرض کیا اور کھڑے کھڑے میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کی کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ یہ سن کر آپ ﷺ نے مجھ پر نظر ڈالی اور فرمایا نہیں۔ میں نے آپ کے دل بہلانے کی نیت سے کھڑے کھڑے کہا یا رسول اللہ! ہم قریشی لوگ اپنی عورتوں پر غالب تھے پھر جب ہم ایسی قوم کے پاس آئے جن پر ان کی عورتوں کا کنٹرول ہے (تو ہماری عورتیں بھی ان کی دیکھا دیکھی میں مردوں کے سامنے بولنے لگیں) آپ ﷺ نے یہ سنا تو ہنس دیے۔

پھر میں نے کہا یا رسول اللہ! میں نے اپنی بیٹی حفصہ سے کہا کہ تجھے تیری اس سوکن (عائشہ) سے دھوکہ نہ لگے جو تجھ سے زیادہ خوبصورت ہے اور اللہ کے رسول ﷺ کو زیادہ پیاری لگتی ہے۔

آپ ﷺ یہ سن کر دوبارہ ہنس پڑے، جب آپ ﷺ ہنس پڑے تو (میرا دل مطمئن ہو گیا تو) میں بیٹھ گیا پھر میں نے آپ ﷺ کے گھر میں نظر دوڑائی:

((فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثَةٍ))

''اللہ کی قسم! میں نے آپ کے گھر میں تین چمڑوں کے علاوہ کوئی سامان نہ دیکھا۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں نے عرض کیا:

((ادْعُ اللَّهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلَى أُمَّتِكَ فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللَّهَ))

''اللہ کے نبی! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کی امت پر مال کی فراوانی کر دے، فارس و روم کے لوگ دولت سے مالا مال ہیں حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔''

آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن خطاب کیا آپ شک میں ہیں؟

((أُولَئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا))

''فارس روم کے لوگوں کو اچھائیاں دنیا میں مل گئی ہیں (ان کو آخرت میں کچھ بھی نہیں ملے گا)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میرے لیے بخشش کی دعا فرمائیں۔

ہوا یہ تھا کہ حضرت حفصہ نے آپ ﷺ کا راز، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دیا تھا جس کی وجہ سے آپ ﷺ کو بہت تکلیف ہوئی جب کہ اللہ تعالیٰ نے ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ﴾ (نازل فرما کر) آپ ﷺ سے ناراضی کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مہینہ تک میں اپنی بیویوں کے پاس نہیں جاؤں گے پھر جب انتیس دن گزر گئے تو آپ ﷺ سب سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے، حضرت عائشہ نے سوال کیا، یا رسول اللہ! آپ نے تو قسم کھائی تھی کہ آپ ﷺ ایک ماہ بعد ہمارے پاس نہیں آئیں گے جب کہ ہماری گنتی کے مطابق ابھی انتیس دن ہوئے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عائشہ مہینہ انتیس دنوں کا بھی تو ہوتا ہے۔ پھر حقیقت میں بھی وہ مہینہ انتیس کا ہو گیا۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، تب تخییر کی آیت نازل ہوئی (یعنی اس آیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو اختیار دیا گیا کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہنا چاہیں تو رہ جائیں اگر طلاق لینا چاہیں تو طلاق لے لیں)

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم (اس آیت کے نازل ہونے کے بعد) سب سے پہلے میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا میں تیرے سامنے ایک بات رکھتا ہوں اس کا فیصلہ کرنے میں جلد بازی سے کام نہ لینا بلکہ اس معاملہ میں پہلے اپنے والدین سے مشورہ کر لینا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم تھا کہ میرے والدین مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے طلاق لینے کا مشورہ ہرگز نہیں دیں گے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات تلاوت فرمائیں:

﴿يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا۝ وَاِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا۝﴾

”اے پیغمبر! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اُس کی زینت و آرائش کی طلبگار ہو تو آ ؤ میں تمہیں کچھ مال دوں اور اچھی طرح سے رخصت کر دوں اور اگر تم اللہ اور اُس کے پیغمبر اور عاقبت کے گھر (یعنی جنت) کی طلبگار ہو تو تم میں جو نیکوکاری کرنے والی ہیں اُن کیلئے اللہ نے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات تلاوت کر لیں تو میں نے کہا کیا اس معاملے میں میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی؟

((فَإِنِّي أُرِيدُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ))

”میں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور آخرت کو چاہتی ہوں۔“

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری بیوی کو بھی (اپنے پاس رہنے یا طلاق لینے کا) اختیار دیا

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

تو انہوں نے وہی جواب دیا، جو میں نے دیا تھا۔

بخاری، المظالم، باب الفرقة والعلية……(٢٤٦٨)

حقوق والدین

ا۔ اللہ کے ہاں پسندیدہ عمل

سیدنا عبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلصَّلَاةُ عَلٰی وَقْتِهَا)) قُلْتُ : ثُمَّ اَیُّ ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَیْنِ)) قُلْتُ : ثُمَّ اَیُّ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

؟ قَالَ :اَلْجِهَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ))

''کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے وقت پر نماز پڑھنا' میں نے کہا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ نیکی کرنا' میں نے کہا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا''

صحیح بخاری،مواقیت الصلوۃ لوقتها،باب فضل الصدقة لوقتها(٥٢٧، ٥٩٧٠)» صحیح مسلم (٨٥)»والترمذی(١٧٣)

۲۔ماں کی بدعا سے بچو

ابن جریج نے جنگل میں ایک کٹیا بنا رکھی ہے مامتا کی ماری ماں اسے ملنے آئی اور اسے پکارا وہ عبادت میں مصروف تھا ماں کی آواز سن کر اسے پہچان کر بھی وہ اپنی عبادت میں مصروف رہا اور ماں کی پکار کو کوئی اہمیت نہ دی دوسرے دن پھر اسکی ماں آئی پھر اس نے کوئی توجہ نہ دی تیسرے دن پھر ایسا ہی واقعہ ہوا تو ماں کو اس بات کا اتنا صدمہ ہوا کہ اسکے منہ سے اپنے اس درویش بیٹے کے حق میں بے اختیار یہ بدعا نکل گئی کہ الٰہی جب تک میرا بیٹا کسی فاحشہ عورت کا منہ نہ دیکھ لے اسے موت نہ آئے یہ بدعا اللہ نے قبول کی اور ابن جریج اپنی عبادت اور خدا ترسی میں اتنا مشہور تھا کہ بنی اسرائیل کے اکثر لوگ اس سے حسد کرنے لگے تھے اور چاہتے تھے کہ ابن جریج کوئی ایسا الزام لگے جس سے اسکا یہ بلند مقام چھین لیا جائے ،ایک بدنام زمانہ فاحشہ عورت نے جو حسن و جمال میں اپنی نظیر نہیں رکھتی تھی اس خدمت کو سرانجام دینے کا ذمہ لیا اور اسی غرض سے اپنے آپ کو جریج پر پیش کیا جریج نے اسے رد کر دیا، اور اس نے اپنا منہ ایک چرواہے سے کالا کیا اور جس سے اسے حمل ہو گیا جب بچہ پیدا ہوا تو اس نے مشہور کر دیا کہ بچہ اب جریج کا ہے،لوگوں نے جریج پر حملہ کر دیا اور کوٹیا کو منہدم کر دیا نے لوگوں سے وجہ پوچھی تو لوگوں نے سارا ماجرا سنا دیا جریج نے کہا تھوڑی دیر ٹھہرو لوگ رک گئے۔تو اس نے وضو کیا اور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عبادت میں مشغول ہو گیا اور اللہ سے دعا کی اللہ نے دعا قبول کر لی آپ باہر تشریف لائے تو وہ عورت بمعہ بچہ وہاں کھڑی تماشہ دیکھ رہی تھی۔

جریج نے اس بچے کے پیٹ میں کچوکا دے کر پوچھا بتا تیرا باپ کون ہے ؟ بچہ قدرت الٰہی سے بول اٹھا: فلاں چرواہا تب جا کر لوگوں نے جریج کا پیچھا چھوڑا، لوگ جریج سے معافی مانگنیلگے اور کہنے لگے کہو تو تمہیں سونے کی کٹیا بنا دیں لیکن جریج نے کہا مجھے ویسی ہی کٹیا بنا دو۔

صحیح مسلم ، البرو صلة باب تقديم بر الوالدين على التطوع بالصلاة(۲۵۵۰)

۳۔حسنِ سلوک کے سب سے زیادہ مستحق کون؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میرے حسن سلوک کے سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟

((قَالَ ((اُمُّكَ)) قَالَ:ثُمَّ مَنْ ؟قَالَ :ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ :ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ:ثُمَّ اُمُّكَ ،قَالَ : ثُمَّ مَنْ ؟قَالَ : ثُمَّ اَبُوْكَ))

''آپ نے فرمایا: تمہاری ماں۔اس نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تمہاری ماں: اس نے پھر پوچھا' پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری ماں۔اس نے پھر پوچھا پھر کون ؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا باپ۔''

صحیح بخاری ،الادب،باب من احق الناس ......الخ(۵۹۷۱)و مسلم (۲۵۴۸)

۴۔افسوس ہے تجھ پر کہ..!

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((رَغِمَ اَنْفُهُ ، ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ ، ثُمَّ رُغِمَ اَنْفُهُ ، قِيْلَ : مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ ؟ قَالَ : مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَالْكِبَرِ ،اَحَدُهُمَا اَوْكِلَيْهِمَا ، فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ))

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

’’ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو، پھر ناک خاک آلود ہو اس شخص کی جس نے بڑھاپے میں اپنے والدین کو پایا، ان میں سے ایک کو یا دونوں کو اور پھر (بھی ان کی خدمت کر کے) جنت میں نہیں گیا۔‘‘

صحیح مسلم ،البر وصلة والادب،باب رغم انف من......الخ(۲۵۵۱)،ومسنداحمد(۸۵۶۵)

۵۔ ماں باپ کی خدمت کا انعام

ایک بچہ جسے والدین کی خدمت کی وجہ سے اللہ نے بہت بڑا انعام دیا، بات کچھ یوں ہے کہ:

’’بنی اسرائیل میں ایک شخص بہت مالدار اور تونگر تھا اس کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی، صرف ایک لڑکی اور ایک بھتیجا تھا بھتیجے نے جب دیکھا کہ بڈھا مرتا ہی نہیں تو ورثہ کے لالچ میں اسے خیال آیا کہ میں ہی اسے کیوں نہ مار ڈالوں؟ اور اس کی لڑکی سے نکاح بھی کرلوں قتل کی تہمت دوسروں پر رکھ کر دیت بھی وصول کروں اور مقتول کے مال کا مالک بھی بن جاؤں.... اس شیطانی خیال میں وہ پختہ ہوگیا اور ایک دن موقع پا کر اپنے چچا کو قتل کر ڈالا۔ بنی اسرائیل کے بھلے لوگ ان کے جھگڑوں بکھیڑوں سے تنگ آ کر یکسو ہو کر ان سے الگ ایک اور شہر میں رہتے تھے شام کو اپنے قلعہ کا پھاٹک بند کر دیا کرتے تھے اور صبح کھولتے تھے کسی مجرم کو اپنے ہاں گھسنے بھی نہیں دیتے تھے، اس بھتیجے نے اپنے چچا کی لاش کو لے جا کر اس قلعہ کے پھاٹک کے سامنے ڈال دیا اور یہاں آ کر اپنے چچا کو ڈھونڈنے لگا....... پھر ہائے دہائی مچا دی... کہ میرے چچا کو کسی نے مار ڈالا۔ آخر کار ان قلعہ والوں پر تہمت لگا کر ان سے دیت کا روپیہ طلب کرنے لگا، انہوں نے اس قتل سے اور اس کے علم سے بالکل انکار کیا، لیکن یہ اڑ گیا یہاں تک کہ اپنے ساتھیوں کو لے کر ان سے لڑائی کرنے پر تل گیا..... یہ لوگ عاجز آ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور واقعہ عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول علیہ السلام! یہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

شخص خواہ مخواہ ہم پر ایک قتل کی تہمت لگا رہا ہے حالانکہ ہم بری الذمہ ہیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی.... فوراً وحی نازل ہوئی کہ، ان سے کہو، ایک گائے ذبح کریں... انہوں نے کہا، اے اللہ کے نبی! کہاں قاتل کی تحقیق اور کہاں آپ گائے کے ذبح کرنے کا حکم دے رہے ہیں...؟ کیا آپ ہم سے مذاق کرتے ہیں.؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، اعوذ باللہ (میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں) مذاق تو جاہلوں کا کام ہے... اللہ عزوجل کا حکم یہی ہے اب اگر یہ لوگ جا کر کسی گائے کو ذبح کر دیتے تو کافی تھا لیکن انہوں نے سوالات کا دروازہ کھولا اور کہا.... وہ گائے کیسی ہونی چاہئے...؟ اس پر حکم ہوا کہ، وہ نہ بہت بڑھیا ہو نہ بچی ہو، جوان عمر کی ہو... انہوں نے کہا، حضرت! ایسی گائیں تو بہت ہیں، یہ بیان فرمائیے کہ اس کا رنگ کیا ہے..؟ وحی اتری کہ اس کا رنگ بالکل صاف زردی مائل ہے... بس دیکھنے والے کی آنکھوں میں اترتی جاتی ہے.. پھر کہنے لگے، حضرت ایسی گائیں بھی بہت سی ہیں... کوئی اور ممتاز وصف بیان فرمائیے، وحی نازل ہوئی کہ... وہ کبھی ہل میں نہیں جوتی گئی..... کھیتوں کو پانی نہیں پلایا... ہر عیب سے پاک ہے... یک رنگی ہے... کوئی داغ دھبہ نہیں... جوں جوں وہ سوالات بڑھاتے گئے، حکم میں سختی ہوتی گئی۔"

(اب احترام والدین پر انعام الٰہی دیکھئے کہ) اب ایسی گائے ڈھونڈنے کو نکلے تو وہ صرف ایک لڑکے کے پاس ملی۔ یہ بچہ اپنے ماں باپ کا نہایت فرمانبردار، اطاعت گزار تھا.... ایک مرتبہ جبکہ اس کا باپ سویا ہوا تھا اور نقدی والی پیٹی کی کنجی اس کے سرہانے تھی، ایک سوداگر ایک قیمتی ہیرا بیچتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ میں اسے بیچنا چاہتا ہوں.. لڑکے نے کہا، میں خریدوں گا، قیمت ستر ہزار طے ہوئی، لڑکے نے کہا، ذرا ٹھہرو جب میرے والد جاگیں گے... تو میں ان سے کنجی لے کر آپ کو قیمت ادا کر دونگا... اس نے کہا، ابھی دے دو تو دس ہزار کم کر دیتا ہوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

...اس نے کہا، نہیں، حضرت میں اپنے والد کو جگاؤں گا نہیں، تم اگر ٹھہر جاؤ تم میں بجائے ستر ہزار کے اسی ہزار دوں گا، یونہی ادھر سے کمی اور ادھر سے زیادتی ہونی شروع ہوتی ہے... یہاں تک کہ تاجر تیس ہزار قیمت لگا دیتا ہے کہ، اگر تم اب جگا کر مجھے روپیہ دے دو تو میں تیس ہزار میں دیتا ہوں...لڑکا کہتا ہے اگر تم ٹھہر جاؤ یا ٹھہر کر آؤ، میرے والد جاگ جائیں، تو میں تمہیں ایک لاکھ دوں گا آخر وہ ناراض ہو کر اپنا ہیرا واپس لے کر چلا گیا، باپ کی اس بزرگی کے احساس اور ان کے آرام پہنچانے کی کوشش کرنے اور ان کا ادب واحترام کرنے سے پروردگار اس لڑکے سے خوش ہو جاتا ہے اور اسے یہ گائے عطا فرماتا ہے ...جب بنی اسرائیل اس قسم کی گائے ڈھونڈنے نکلتے ہیں تو اس لڑکے کے سوا اور کسی کے پاس نہیں پاتے...اس سے کہتے ہیں کہ اس ایک گائے کے بدلے دو گائیں لے لو... یہ انکار کرتا ہے، پھر کہتے ہیں، تین لے لو، چار لے لو، لیکن یہ راضی نہیں ہوتا، دس تک کہتے ہیں مگر پھر بھی نہیں مانتا... یہ آ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شکایت کرتے ہیں، آپ فرماتے ہیں جو یہ مانگے دو اور اسے راضی کر کے گائے خریدو...آخر گائے کے وزن کے برابر سونا دیا گیا...تب اس نے اپنی گائے بیچی.... یہ برکت اللہ نے ماں باپ کی خدمت کی وجہ سے اسے عطا فرمائی جبکہ یہ بہت محتاج تھا اس کے والد کا انتقال ہو گیا تھا اور اس کی بیوہ ماں غربت اور تنگی کے دن بسر کر رہی تھی...غرض اب یہ گائے خرید لی گئی اور اسے ذبح کیا گیا اور اس کے جسم کا ایک ٹکڑا لے کر مقتول کے جسم سے لگایا گیا...تو اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ مردہ جی اٹھا اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں کس نے قتل کیا ہے..؟ اس نے کہا، میرے بھتیجے نے اس لئے کہ وہ میرا مال لے لے اور میری لڑکی سے نکاح کر لے، بس اتنا کہہ کر وہ پھر مر گیا اور قاتل کا پتہ چل گیا اور بنی اسرائیل میں جو جنگ وجدال ہونے والی تھی، وہ رک گئی اور یہ فتنہ دب گیا اس بھتیجے کو لوگوں نے پکڑ لیا اس کی عیاری اور مکاری کھل گئی اور اسے اس کے بدلے میں قتل کر ڈالا گیا...(یہ واقعہ تفسیر ابن کثیر میں سورہ بقرہ میں موجود ہے، یہ بنی اسرائیلی واقعہ ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جس کی تصدیق، تکذیب ہم نہیں کر سکتے ہاں روایت جائز ہے)

دیکھا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک عظیم معجزہ بھی دکھا دیا اور ہمیں یہ بھی سمجھا دیا کہ مال و دولت کے لالچ میں خون کرنے والا بھی آخر کار سولی پر چڑھ گیا اور والدین کی خدمت اور انکی فرمانبرداری کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے کتنا بڑا انعام عطا کر دیا، اللہ ہم سب کو بھی والدین کی خدمت اور تابعداری کی توفیق دے، آمین

۶۔ والدین کے لیے دعائے مغفرت کرنا

سیدنا ابو اسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ بنی سلمہ قبیلے کا ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آکر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی نیکی بھی باقی ہے جو والدین کی وفات کے بعد میں ان کے ساتھ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نَعَمْ ، اَلصَّلاۃُ عَلَيْهِمَا ، وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا ، وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مَنْ بَعْدِهِمَا ، وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِی لَا تُوصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا))

”ہاں، ان کے حق میں دعائے خیر کرنا اور انکے لیے مغفرت مانگنا ان کے بعد کے (کیئے گئے) عہد پورا کرنا اور ان کے رشتوں کو جوڑنا جو انہی کی وجہ سے جوڑے جاتے ہیں اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔“

سنن ابی داود، الادب، باب فی برالولدین (۵۱۴۲) » سنن ابن ماجه :۳۶۶۴ ، وسندہٗ حسن
اس حدیث کو امام ابن حبان (۲۰۳۰) انے صحیح کہا ہے

۷۔ حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ اور والدہ کے ساتھ حسن سلوک

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں جنت دیکھی وہاں میں نے قرآن پڑھنے کی آواز سنی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: حارثہ بن

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

نعمان ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

((كَذَالِكَ وَالْبِرُّ كَذَالِكَ وَالْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهِ))

’’نیکی کا یہی بدلہ ہے، نیکی کا یہی بدلہ ہے، یہ اپنی ماں کے ساتھ سب لوگوں سے زیادہ اچھا سلوک کرتا تھا۔‘‘

مسند احمد(٦/١٥١) (٢٥٣٧٦)و صحیح ابن حبان(١٥/٤٧٩)و سلسلة الصحيحة(٩١٣)

۸۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اور والدہ کا احترام

امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ اپنی والدہ محترمہ کا بڑا خیال رکھا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ ان کے لیے کپڑے خریدتے تو نرم کپڑے خریدتے اگرچہ مضبوط نہ بھی ہوں، ان کی والدہ رنگے ہوئے کپڑے پسند کرتی تھی، لہٰذا ہر عید کو ان کے لیے کپڑے رنگے جاتے تھے۔

آپ کی ہمشیرہ حفصہ بنت سیرین رحمۃ اللہ علیہا بیان کرتی ہیں میں نے اپنے بھائی محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو کبھی بھی امی کے ساتھ اونچی اور زوردار آواز میں گفتگو کرتے نہیں سنا، آپ امی کے ساتھ اس طرح گفتگو کرتے جیسے کوئی سرگوشی کر رہا ہو۔

الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ۱۹۸/۷ . اسنادہ صحیح بحوالہ مقالات، جلد:۳ لزبیر علی زئی

۹۔ کیا تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے..؟

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ا روایت کرتے ہیں: کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ سے اجر کا طالب ہوں۔

((«فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ اَحَدٌ حَيٌّ ؟۔» قَالَ: نَعَمْ بَلْ كِلَا هُمَا قَالَ:« فَارْجِعْ اِلٰى وَالِدَيْكَ ، فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا))

’’ آپ ﷺ نے پوچھا تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے؟ اس نے جواب دیا

’’محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

'ہاں' بلکہ دونوں ہی زندہ ہیں۔آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تو وقعی اجر کا طالب ہے؟ اس نے کہا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو اپنے والدین کے پاس لوٹ جا اور انکی اچھی طرح خدمت کر''۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک ادمی آیا اور اس نے آپ سے جہاد میں جانے کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے بوچھا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں آپ ﷺ نے فرمایا: پس تو انکی خدمت کی کوشش کر۔

صحیح بخاری ،الجهاد ،باب الجهادباذن الابوین (٣٠٠٤)، مسلم (٢٥٤٩)

۱۰۔ بہترین جنت کا دروازہ

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

انکے پاس ایک آدمی آیا اوران سے عرض کیا کہ میری بیوی ہے میری ماں اسے طلاق دینے کا حکم دیتی ہے (میں کیا کروں؟) آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

((اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ ، فَأَضِعْ ذَلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ))

''والد جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے پس تو اگر چاہے تو اس دروازے کوضائع کردے یا اس کی حفاظت کر۔''

سنن ترمذی: ۱۹۰۰، سنن ابن ماجه: ۲۰۸۹، وسندهٗ حسن اس حدیث کوامام ابن حبان (۴۲۵)، امام حاکم (۲/۲۱۶، ۴/۱۶۹) نے صحیح کہا ہے

۱۱۔ بیٹا جب والدین کے لئے دعا کرے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ)):

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں

((اِلَّا مِنْ صَدَقَهٍ جَارِیَهٍ))

۱ ۔صدقہ جاریہ

((اَوْعِلْمٍ یَنْفَعُ بِهِ))

۲۔ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں

((اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْلَهُ))

۳۔نیک وصالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہو۔

صحیح مسلم ،الوصیة ،باب مایلحق الانسان من الثواب بعد المیت(۳۱۱۶)،الادب المفرد للبخاری(۳۸)

۱۲۔والدین کی نافرمانی کرنا کبیرہ گناہ

سیدنا ابو بکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہوں کی خبر نہ دوں؟ تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْاِشْرَاكَ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ))

(۱)اللہ کا شریک ٹھہرانا (۲)ماں باپ کی نافرمانی کرنا‘‘

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگائے ہوئے تھے پھر بیٹھ گئے اور فرمایا: سنو! جھوٹی بات کہنا جھوٹی گواہی دینا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بات دہراتے رہے یہاں تک ہم نے کہا کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جائیں۔‘‘

صحیح بخاری ،الادب ،باب عقوق الوالدین من الکبائر(۲۶۵٤)، مسلم (۸۷)

۱۳۔والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

((مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ !قَالُوْا :يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ ؟ قَالَ :نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ ، فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهٗ ، فَيَسُبُّ اُمَّهٗ))

''کبیرہ گناہوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ ! کیا آدمی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے...؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''ہاں ایک شخص کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے؟ وہ پلٹ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اسی طرح وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے اور وہ جواب میں اس کی ماں کو گالی دیتا ہے (یوں گویا وہ اپنے والدین کی گالی کا سبب بنا)''

صحیح بخاری،الادب، اجابۃدعاء من برو الد یۃ(۵۹۷۳)ومسلم (۹۰)

۱۴۔غار والوں کی مشکل ٹل گئی

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی (ایک ساتھ کام کے لیے) چلے حتی کہ وہ رات کے وقت ایک غار کے پاس پہنچے اور وہ تینوں اس میں داخل ہو گئے۔(اتفاقاً) ایک پتھر پہاڑ سے لڑھکا اور اس نے غار کا منہ بند کر دیا۔تو انہوں نے کہا کہ اس پتھر سے ہمیں کوئی چیز نجات نہیں دے سکتی نجات کی صرف یہ ایک صورت ہے کہ تم اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔چنانچہ ان میں سے ایک شخص کہنے لگا کہ اے اللہ! میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے نہ تو اپنے بچوں کو دودھ پلاتا تھا اور نہ لونڈی غلاموں کو۔ایک دن اتفاق سے کسی کام میں مجھ کو دیر ہو گئی حتی کہ جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سو چکے تھے لہٰذا میں نے ان کے لیے شام کا دودھ دوہا اور برتن ہاتھ میں اٹھا کر ان کے پاس آیا تو میں نے ان کو سوتا ہوا پایا تو مجھے یہ بات گوارا نہ ہوئی کہ میں ان سے پہلے اپنے گھر والوں کو اور لونڈی غلاموں کو دودھ پلاؤں۔اس لیے میں ٹھہر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گیا اور (دودھ کا بھرا ہوا) پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ حتی کہ صبح ہوگئی تب وہ دونوں بیدار ہوئے اور انہوں نے اپنا شام کا دودھ صبح کے وقت پیا۔

((فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّى فَعَلْتُ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَتِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا))

اے اللہ! اگر میں ے یہ کام محض تیری رضا مندی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو اس پتھر کی وجہسے پریشانی میں ہم ہیں اس سے ہمیں نجات دے۔ چنانچہ وہ پتھر ہٹ گیا۔ مگر وہ ابھی اس سے نہیں نکل سکتے تھے۔

دوسرے شخص نے کہا اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جو تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھی، میں نے اس سے برے کام کی خواہش کی مگر وہ نہ مانی حتی کہ اک سال جب قحط پڑا تو اس کو کچھ ضرورت پیش آئی تو وہ میرے پاس آئی اور میں نے اس کو ایک سو بیس اشرفیاں اس شرط پر دیں کہ وہ مجھے اپنی ذات پر برائی کا موقع دے گی۔ اس نے اس (شرط کو مجبوراً مان لیا) حتی کہ جب مجھے اس پر کنٹرول حاصل ہو گیا تو وہ کہنے لگی کہ میں تیرے لیے اس بات کو جائز نہیں سمجھتی کہ تو مہر (پردہ بکارت) کو ناحق توڑے اے اللہ پاک میں نے یہ سن کر اس کے ساتھ ہم بستری کرنے کو گناہ سمجھا اور اس سے علیحدہ ہو گیا حالانکہ وہ تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب تھی اور میں نے جس قدر اشرفیاں اس کو دی تھیں وہ بھی واپس نہ لیں۔ حالانکہ میں نے یہ کام محض تیری رضا مندی حاصل کرنے کے لیے کیا ہو تو جس مصیبت میں ہم ہیں اس کو ہم سے دور کر دے۔ وہ پتھر مزید ہٹ گیا۔ مگر اب بھی وہ اس سے نہیں نکل سکتے تھے۔ اب تیسرے شخص نے کہا کہ اے اللہ! میں نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر لگایا تھا اور انہیں ان کی مزدوری دے دی تھی۔ سوائے ایک شخص کے کہ اس نے اپنی مزدوری نہ لی اور (ناراض ہوکر) چلا گیا۔ تو میں نے اس کی مزدوری کو کاروبار میں لگا دیا۔ حتی کہ بہت مال اس سے حاصل ہو گیا۔ وہ کافی عرصے کے بعد میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دے دے۔ میں نے اس سے کہا کہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جس قدر اونٹ اور گائیں، بکریاں اور غلام تو دیکھ رہا ہے یہ سب تیری مزدوری کے ہیں۔ اس نے کہا کہ اے اللہ کے بندے کیا تو میرے ساتھ مذاق کرتا ہے؟ میں نے کہا کہ میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کرتا تو اس نے وہ تمام چیزیں لے لیں اور ان کو ہانک کر لے گیا، ایک چیز بھی ان میں سے نہ چھوڑی۔ اے اللہ اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا مندی حاصل کرنے کے لیے کیا تھا تو جس مصیبت میں ہم ہیں اس کو ہم سے دور کر دے۔ چنانچہ وہ پتھر بالکل ہٹ گیا اور وہ اس طرح سے باہر نکل (کر اپنے کام کو چل دیے)۔

بخاري، احاديث الانبياء، باب حديث الغار (٣٤٦٥)

۱۵۔ میری ماں کے لیے دعا فرمائیں..؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف بلاتا تھا اور وہ مشرکہ تھی۔ ایک دِن میں نے اس کو مسلمان ہونے کو کہا تو اس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وہ بات کہی جو مجھے ناگوار گزری۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا ہوا آیا اور عرض کی کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی طرف بلاتا تھا، وہ نہ مانتی تھی۔ آج اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں مجھے وہ بات کہی جو مجھے ناگوار ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجیے کہ وہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِىْ هُرَيْرَةَ))

''اے اللہ! ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی ماں کو ہدایت عطا فرما''

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا سے خوش ہو کر نکلا۔ جب گھر آیا اور دروازہ پر پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی تو کہا کہ ذرا ٹھہرا رہ۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی۔ غرض میری ماں نے غسل کیا اور اپنا لباس پہن کر جلدی سے اوڑھنی اوڑھی، پھر دروازہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کھولا اور کہا کہ اے ابو ہریرۃ:

((اَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ))

''میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس خوشی سے دوڑتا ہوا آیا اور عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! خوش ہو جائیے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دُعا قبول کی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دی۔ تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور اس کی صفتکی اور بہتر بات کہی۔ میں نے عرض کی کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ سے دُعا کیجیے کہ میری ماں کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دِلوں میں ڈال دے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِيْ أَبَا هُرَيْرَةَ وَ أُمَّهٗ إِلٰى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ حَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِيْنَ))

''اے اللہ! اپنے بندوں کی یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں کے دِلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال دے''۔

پھر کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے مجھے سنا ہو یا دیکھا ہو مگر اس نے مجھ سے محبت نہ رکھی ہو۔ صحیح مسلم، فضائل الصحابة، باب فضل ابی هريرة الدَّوْسِيِّ (٦٣٩٦)

۱۶۔ ماں میں محمد کا دین نہیں چھوڑ سکتا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا تو ان کی والدہ نے کھانا پینا ترک کر دیا اور فاقے کرنے لگی اور سعد رضی اللہ عنہ کے ایمان کا امتحان لینے لگی اور کہا جب تک تو اپنا دین نہیں چھوڑتا میں اسی حالت میں رہوں گی۔ لیکن حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جو اپنی والدہ کو جواب دیا وہ یقیناً قابل تحسین ہے۔ انہوں نے کہا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((يَا أُمَّاه لَوْ كَانَتْ لَكِ مِائَةُ نَفْسٍ فَخَرَجَتْ نَفْسًا نَفْسًا مَاتَرَكْتُ دِيْنِيْ هٰذَا فَإِنْ شِئْتِ فَكُلِيْ وَ إِنْ شِئْتِ فَلَاتَأْكُلِيْ))

''اے میری ماں! اگر تمہاری سو جانیں ہوتیں اور وہ (سب بھی میرے سامنے) ایک ایک کر کے نکل جاتیں تو پھر بھی میں اپنا یہ دین نہ چھوڑتا۔ اگر تم چاہو تو کھاؤ اور اگر چاہو تو نہ کھاؤ''۔

چنانچہ اس نے استقامتِ سعد رضی اللہ عنہ دیکھ کر کھانا شروع کر دیا۔

تفسیر قرطبی (۲۹۱/۱۳).

حقوق اولاد

ا۔ جنت واجب ہوگئی

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

ایک مسکین عورت اپنی دو بچیوں کے ساتھ میرے پاس آئی، اس نے مجھ سے سوال کیا تو میں نے اسے تین کھجوریں دیں، اس نے انہیں ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کے لیے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

منہ سے لگائی تو اتنے میں اس کی بچیوں نے اس سے وہ کھجور بھی کھانے کے لیے مانگی تو اس نے اس کھجور کے، جسے وہ خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کر دیے اور دونوں بچیوں میں تقسیم کر دیے۔ مجھے یہ حال دیکھ کر تعجب ہوا چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے اس کا تذکرہ آپ ﷺ کے سامنے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اللّٰہَ قَدْ اَوْجَبَ لَھَا بِھَا الْجَنَّۃَ اَوْ اَعْتَقَھَا بِھَا مِنَ النَّارِ))

''بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کی وجہ سے اس پر جنت واجب کر دی ہے، یا اس عمل کی وجہ اس کو جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔''

صحیح البخاری، الادب، باب رحمۃ الولد وتقبیلہ ومعانقتہ (۵۹۹۵) و صحیح مسلم (۶۶۹۴)

۲۔ سات سال کے بچوں کو نماز کا حکم

سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلَاۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعَ سِنِیْنَ ،وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشَرَ سِنِیْنَ ،وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ فِی الْمَضَاجِعِ))

''اپنے بچوں کو جب وہ سات سال کے ہو جائیں تو نماز کا حکم دو، اور جب دس سال کے ہو جائیں (اور نہ پڑھیں) تو انہیں اس پر مارو اور انکے بستر جدا جدا کر دو۔''

سنن ابو داود ،الصلاۃ ،باب متی یومر الغلام بالصلاۃ (۴۹۵) و احمد (۲/ ۱۸۷) وسندہٗ حسن

۳۔ بچوں کو روزہ رکھنے کی عادت ڈالو

سیدنا ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((قَالَتْ اَرْسَلَ النَّبِیُّ ﷺ غَدَاۃَ عَاشُوْرَاءِ اِلٰی قُرَی الْاَنْصَارِ ،مَنْ اَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْیُتِمَّ بَقِیَّۃَ یَوْمِہٖ وَمَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْیَصُمْ))قَالَتْ فَکُنَّا نَصُوْمُہٗ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْیَانَنَا وَنَجْعَلُ لَھُمُ اللُّعْبَۃَ الْعِھْنِ فَاِذَا بَکٰی اَحَدُھُمْ عَلٰی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

الطَّعَامِ اَعْطَيْنَاهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يَكُوْنَ عِنْدَ الْاِفْطَارِ))

''عاشورہ کی صبح کو آنحضرت ﷺ نے انصار کے محلوں میں کہلا بھیجا کہ صبح جس نے کھا لیا ہو وہ دن کا باقی حصہ پورا کرے جس نے کچھ کھایا پیا نہ ہو وہ روزے سے رہے ۔ ربیع نے کہا کہ پھر بعد میں بھی رمضان کے روزے کی فرضیت کے بعد ہم اس دن روزے رکھتے اور اپنے بچوں سے بھی رکھواتے تھے ہم انہیں اون کا کھلونا دے کر بہلائے رکھتے جب کوئی کھانے کیلئے روتا تو وہی دے دیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت آ جاتا۔''

صحیح بخاری ،الصوم ،باب صوم الصبیان(۱۹۶۰)و صحیح مسلم (۱۱۳۶)

۴۔استطاعت ہو تو چھوٹے بچوں کو حج کروائیں

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالرَّوْحَاءِ فَلَقِيَ رَكْبًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ :« مَنِ الْقَوْمُ » فَقَالُوْا ؛اَلْمُسْلِمُوْنَ ،فَقَالُوْا :فَمَنْ اَنْتُمْ ؟قَالُوْا :رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَعَتْ اِمْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ :يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ !هَلْ لِهٰذَا حَجٌّ ؟ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ))

''رسول اللہ ﷺ مقام روحاء پر تھے کہ آپکو ایک قافلے والے ملے آپ نے انہیں سلام کہا اور پوچھا کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا ہم مسلمان ہیں انہوں نے پوچھا آپ ﷺ کون لوگ ہیں ،صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا یہ اللہ کے رسول اللہ ﷺ ہیں تو ایک عورت نے جلدی سے اپنے بچے کو بازو سے پکڑا اور اپنے ہودج سے باہر نکالا اور بولی :اے اللہ کے رسول ! کیا اس کے لیے حج ہے۔؟ آپ ﷺ نے فرمایا:ہاں !اور تیرے لیے اجر ہے۔''

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صحيح مسلم،الحج،باب صحة الصبى واجر من حج به (١٣٣٦)،ابوداؤد(١٧٣٦)واحمد(٢١٩/١)

نیز سیدنا سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((قَالَ حُجَّ بِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِیْنَ))

”مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرایا گیا اس وقت میری عمر سات سال تھی“

صحيح بخارى ،الحج،باب حج الصبيان(١٨٥٨)

۵۔ بچوں کے کھانا کھانے کے آداب سکھاؤ

① بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھایا جائے۔

② دائیں ہاتھ سے کھانا کھایا جائے۔

③ اپنے آگے سے کھایا جائے۔

سیدنا عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

((كُنْتُ غُلَاماً فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِیْ تَطِيْشُ فِی الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاغُلَامُ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ طِعْمَتِیْ بَعْدُ))

”میں رسول اللہ ﷺ کی گود میں تھا اور میرا ہاتھ کھانے کے برتن میں گھوم رہا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لڑکے، اللہ کا نام لو یعنی بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اپنے آگے سے کھاؤ اس کے بعد میرا کھانے کا طریقہ ہمیشہ یہی رہا“

صحيح بخارى ،الاطعمة ،باب التسمية على الطعام والاكل باليمين(٥٣٧٦) ،مسلم (٢٠٢٢)

٦۔ یہ میرا حق ہے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ پانی لایا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی داہنی جانب ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا جو تمام لوگوں میں چھوٹا تھا اور معمر بوڑھے سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اے بچے کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ پہلے میں یہ پیالہ ان بڑے لوگوں کو دے دوں اس نے کہا ”واللہ یا رسول اللہ لا اوثر بنصیبی منک احد“ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بچا ہوا اپنے سوا کسی کو نہ دوں گا چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اسی کو دے دیا۔

صحیح بخاری ،المظالم ،باب اذااذن لہ او احلہ ولم یبین کم ھو(٢٤٥١) و صحیح مسلم (٢٠٣٠)

۷۔ بیٹیوں کی پرورش اچھے طریقے سے کرو

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ:

ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لیے مانگتی ہوئی آئی میرے پاس ایک کھجور کے سوا اس وقت اور کچھ نہ تھا، میں نے اسے وہی دے دیں وہ ایک کھجور اس نے اپنی دونوں بچیوں میں تقسیم کر دیں اور خود نہیں کھائی ، اور پھر وہ اٹھی اور چلی گئی اسکے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا حال بیان کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنی بچیوں کی وجہ سے خود کو معمولی سی بھی تکلیف میں ڈالا تو بچیاں اسکے لیے دوزخ سے بچاؤ کے لیے آڑ بن جائیں گی۔

صحیح بخاری ،الزکاۃ ،اتقوالنار...الخ(١٤١٨) صحیح مسلم (٢٦٢٩)

۸۔ کیا تو نے سب کو دیا ہے..؟

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرماتے ہیں:

”میرے والد نے مجھے (کوئی چیز) بخشش کی۔ میری والدہ نے کہا میں تب راضی

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہوں گی جب تم حضور ﷺ کو اس پر گواہ بنالو گے میرے والد خدمت اقدس میں حا ضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے اپنے ایک بیٹے کو غلام دیا ہے۔اس کی والدہ نے مجھ سے کہا کہ اس پر میں آپ کو گواہ بناؤں۔حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم نے ایسی ہی بخشش اپنے تمام لڑکوں کو کی ہے؟انہوں نے کہا!نہیں حضور ﷺ نے فرمایا اپنی تمام اولاد کے درمیان انصاف قائم کرو اور پر مجھے گواہ نہ بناؤ میں ظلم و جور کے حق میں گواہی نہیں دے سکتا۔''

بخاری، ( )

۹۔ماں نے تربیت کا حق ادا کر دیا

حضرت امام ربیعۃ الرائے رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ کے ایک بہت بڑے فاضل زبردست فقیہ اور نامور محدث گزرے ہیں ان کے حالات میں لکھا ہے کہ ان کے والد جن کا نام فروخ تھا۔ایک دولت مند سپاہی تھے خلافت بنوامیہ کے زمانہ میں وہ لشکر میں ملازم تھے جس زمانے میں امام ربیعہ اپنی ماں کے پیٹ میں تھے۔دمشق کے خلیفہ نے ایک فوج خراسان کی طرف روانہ کی اور اس میں فروخ کو بھی جانا پڑا۔

فروخ اپنی بیوی کو تیس ہزار اشرفیوں کی ایک تھیلی دے کر اور حمل کی حالت میں چھوڑ کر مہم پر روانہ ہو گئے۔اتفاق کی بات ہے کہ جنگوں کا سلسلہ ایسا شروع ہوا اور فتوحات اسلامی کا سیلاب اس طرح بہتا رہا کہ فروخ کو ستائیس برس تک وطن آنے کی مہلت نہ ملی۔ستائیس سال کے بعد اس شان سے واپس آئے کہ گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہیں ہاتھ میں نیزہ ہے کمر میں تلوار ہے سیدھے اپنے گھر پہنچے۔اور نیزے کی انی سے دروازہ کھٹکھٹایا۔ربیعہ نے آ کر دروازہ کھولا۔ اگرچہ باپ بیٹے نے ایک دوسرے کو نہیں پہچانا لیکن گھر اپنا تھا۔اس لیے فروخ بے کھٹکے گھر میں داخل ہونے لگے تو ربیعہ نے للکار کر کہا کہ پرائے گھر میں اس طرح کیوں گھسا پڑتا ہے۔فروخ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جو ایک سپاہی منش آدمی تھے سن کر طیش میں آ گئے اور ڈپٹ کر کہا:

((اَنْتَ دَخَلْتَ عَلٰی حَرَمِیْ))

”تجھے میرے حرم سرا میں داخل ہونے کا کیا کام؟“

جب باپ بیٹے کی لڑائی طول پکڑنے لگی تو محلے کے لوگ بھی جمع ہو گئے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو بھی (جو ربیعہ کے شاگرد ہیں) اس جھگڑے کی خبر پہنچی تو استاد کا معاملہ سمجھ کر آئے اور فروخ کو نہ پہچاننے کی وجہ سے یہی مشورہ دیا کہ بڑے میاں آپ کسی اور مکان میں ٹھہر جائیں ہم انتظام کر دیتے ہیں۔ فروخ تعجب سے کہنے لگے جناب! میرا نام فروخ ہے میں مدینہ منورہ کا باشندہ ہوں اور یہ گھر میرا ہے۔ ربیعہ کی والدہ نے نام سن کر فروخ کو پہچان لیا اور کہا ہاں یہ تو میرے شوہر اور ربیعہ کے باپ ہیں۔ اب تو باپ بیٹے گلے مل کر خوب جوش محبت کی حرارت جب رونے سے کم ہوئی تو اندر داخل ہوئے۔ فروخ کو جب اطمینان سکون ہو چکا تو اپنی تیس ہزار اشرفیاں یاد آئیں۔ اور بیوی سے ان کا مطالبہ کیا۔ سمجھ دار بیوی نے کہا گھبرایئے نہیں وہ نہایت حفاظت سے رکھی ہیں۔ اس عرصہ میں حضرت ربیعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں جہاں شاگردوں کا ہجوم ان کا منتظر تھا درس دینے کے لیے تشریف لے گئے اور مدینہ منورہ کے بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کے حلقے میں جن میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگ بھی تھے بیٹھ کر درس میں مشغول ہو گئے۔ ادھر فروخ کی بیوی نے شوہر سے کہا کہ مسجد نبوی میں تشریف لے جا کر نماز پڑھ آیئے۔ فروخ مسجد میں آئے تو یہ منظر تھا کہ ایک نوجوان عالم بیچ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور شاگردوں کا ایک جم غفیر ان کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ان کے علمی فیوض سے مستفیض ہو رہا ہے۔ شوق و حیرت سے دیر تک دیکھتے رہے امام ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر اس وقت ایک لمبی سی ٹوپی تھی اور انہوں نے قصداً اپنا سر جھکا لیا۔ اس لیے باپ کو پہچاننے میں ایک مرتبہ پھر دقت ہوئی آخر نہ رہا گیا اور انہوں نے آگے بڑھ کر مجمع سے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پوچھا کہ یہ کون عالم ہیں؟ لوگوں نے کہا:

((هٰذَا رَبِيْعَةُ بْنُ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ))

''یہ ابوعبدالرحمٰن (فروخ) کے صاحبزادے امام ربیعہ ہیں۔''

فروخ کی اس وقت کی دلی کیفیت کا اندازہ بجز خدائے عالم الغیب کے کون کرسکتا ہے۔ وہ فرط مسرت سے بے خود ہوکر بے ساختہ بول اٹھتے ہیں:

((لَقَدْ رَفَعَ اللّٰهُ ابْنِيْ))

'اللہ نے میرے بیٹے کو بہت بڑا درجہ عطا کیا۔''

جب اسی دلی مسرت و بہجت کے ساتھ گھر لوٹ کر آتے ہیں تو بیوی سے فرماتے ہیں:

((لَقَدْ رَاَيْتُ وَلَدَكِ عَلٰى حَالَةٍ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفِقْهِ عَلَيْهَا))

''(باوجود ستائیس سال تک بڑے بڑے ملکوں میں پھرنے کے بھی) میں نے آج تک اس شان کا عالم وفقیہ نہیں پایا جیسا کہ تمہارے بیٹے (ربیعہ) کو دیکھا۔''

زیرک بیوی نے فوراً کہا اچھا تو اب فرمائیے کہ وہ تیس ہزار اشرفیاں آپ کو زیادہ محبوب ہیں یا بیٹے کی اعلیٰ شان؟ عقل مند باپ نے کہا لاَ وَاللهِ بَلْ هٰذَا واللہ (اشرفیاں تو اس کے مقابلے میں ٹھیکرے کی حیثیت بھی نہیں رکھتی) مجھے تو یہی شان زیادہ پسند اور عظمت زیادہ محبوب ہے۔

پھر تو بیوی نے حقیقت حال صاف صاف کہہ دی کہ اَنْفَقْتُ الْمَالَ كُلَّهٗ عَلَيْهِ میں نے آپ کی کل اشرفیاں اور سارا مال اسی تعلیم پر خرچ کر دیا۔ فروخ نے اپنی سعادت مند بیوی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پرجوش لہجے میں کہا:

((وَاللهِ مَا ضَيَّعْتِهٖ))

''خدا کی قسم! تو نے میرا مال ضایع نہیں کیا۔''

ابن خلكان

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔کیا چیز دینے کا ارادہ کیا تھا..؟

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

ایک دن میری والدہ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور کہا کہ لو آؤ میں تمہیں (ایک چیز) دوں گی‘‘ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف فرما تھے، جب میری والدہ نے مجھ سے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا:

((وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ))

’’کہ تم نے اس کو کیا چیز دینے کا ارادہ کیا تھا..؟انہوں نے فرمایا: کہ میں اس کو ایک کھجور دینا چاہتی تھی‘‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا:

((أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ))

’’کہ یاد رکھو اگر اس کو تم کچھ نہ دیتیں تو تمہارے اعمال میں ایک جھوٹ لکھا جاتا۔‘‘

سنن ابی داؤد،الادب، باب فی التشدید فی الکذب(٤٩٩١)و بھیقی فی شعب الأیمان(٤٨٢٢)

۱۱۔بیٹی اور بیٹے سے محبت یکساں کرو

شیخ عبداللہ ناصح «التربیہ» ایک اسی قسم کا واقعہ نقل کرتے ہیں۔وہ فرماتے ہیں:

ہمارے علاقہ میں ایک حمزہ نامی شخص تھے،شادی کے بعد اللہ نے اسے بچی عطا فرمائی تو وہ اپنی بیوی سے ناراض ہو کر اپنا مکان چھوڑ کر کسی اور مکان میں رہائش پذیر ہو گیا۔ایک سال تک اپنے گھر نہ آیا۔حسن اتفاق سے وہ ایک دن اپنے سابقہ مکان کے پاس سے گزر رہا تھا،اس کی بیوی اپنی بچی سے پیار کر رہی تھی اور پرسوز انداز میں یہ اشعار کہہ رہی تھی:

مَا لِأَبِی حَمْزَةَ لَا يَأْتِينَا

يَظِلُّ فِی الْبَيْتِ الَّذِی يَلِينَا

غَضْبَانَ اَلَّا نَلِد اَلْبَنِيْنَا

تَاللهِ مَاذَا لَكَ فِی اَيْدِيْنَا

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اِنَّمَا نَاْخُذُ مَا اُعْطِیْنَا

”ابوحمزہ کو کیا ہو گیا ہے وہ ہمارے پاس آتے ہی نہیں، وہ ہمارے قریب کے مکان میں رہ رہے ہیں۔ اس وجہ سے ناراض ہیں کہ ہمارے ہاں بیٹا پیدا کیوں نہیں ہوا۔ اللہ کی قسم! یہ ہمارے اختیار کی بات نہیں ہم تو وہی لیں گی جو کچھ ہمیں (اللہ کی طرف سے) عطا ہوگا۔“ التربية (۱/۵۳)

اس عورت کے درد بھرے اور ایمان افروز کلمات جب ابوحمزہ کے کان میں پڑے تو اس کے دل کی ظلمت دور ہو گئی اور دل ہی دل میں بہت نادم ہوا اور فوراً اپنے گھر آیا اور خوشی میں اپنی بیوی کے سر کو بوسہ دیا اور اپنی بچی کو گود میں لاڈ پیار کیا اور اللہ کی اس تقسیم پر رضا کا اظہار کیا۔

۱۲۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنے بچوں کی تربیت کیسے کرتی تھی

جیسے ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے کو کلمہ شہادت کی تلقین فرماتی ہیں۔ امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے اسحاق بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے اپنی دادی حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے یہ بات نقل کی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایمان لے آئیں۔ ابوانس ان کے شوہر کہیں سفر میں گئے ہوئے تھے۔ واپس آئے تو کہنے لگے:

((اَصَبَوْتِ؟))

”کیا تو بے دین ہو چکی ہے۔“

تو انہوں نے جواب دیا:

((مَا صَبَوْتُ وَلٰکِنِّیْ اٰمَنْتُ بِهٰذَا الرَّجُلِ))

”میں بے دین نہیں ہوئی بلکہ میں تو اس آدمی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ایمان لا چکی ہوں۔“

پھر انہوں نے خاوند کی مخالفت کے باوجود اپنے ننھے بیٹے انس کو تلقین کی وہ:

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ))

کہے تو انس نے ایسے ہی کیا۔ تو ابوانس کو معلوم ہوا تو کہنے لگے:

((لَا تُفْسِدِيْ عَلَى ابْنِيْ))

''میرے بچے کو مت بگاڑ'' تو وہ جواب دیتیں ہیں کہ:

((لَا اُفْسِدُهٗ))

''کہ میں اس کو یقیناً بگاڑ نہیں رہی۔''

سیر اعلام النبلاء (۳۰۵/۲)

۱۳۔ بچوں کی تربیت کے لیے تجربہ کار عورت سے نکاح

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے شادی کی ہے میں نے کہا: ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنواری یا رنڈی بیوہ سے؟ میں نے عرض کی رنڈی بیوہ سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے کنواری سے شادی کیوں نہ کی وہ تجھ سے دل لگی کرتی اور تو اس سے دل لگی کرتا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! میرے والد گرامی احد میں شہید ہو گئے اور اپنے پیچھے نو بیٹیاں (ایک روایت میں چھ بیٹیوں کا ذکر ہے) چھوڑیں تو مجھے یہ اچھا نہ لگا کہ ان جیسی ایک اور غیر تجربہ کار عورت کو گھر میں لے آؤں بلکہ میں نے اس (تجربہ کار) عورت سے نکاح کیا جو ان کی کنگھی کرے اور ان کی نگرانی اور تربیت کرے۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے بالکل درست کیا۔

بخاری الوکالۃ، باب اذا وکل رجلا...... (۲۳۰۹)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مسلمان بچے

۱۴۱۔اے بچے! پینے کے لیے دودھ مل سکتا ہے..؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں عقبہ بن ابی معیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔
ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے اور کہنے لگے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''اے بچے! پینے کے لیے دودھ مل سکتا ہے؟''

میں نے کہا: ''ہاں! مگر میں تو مؤتمن ہوں (یعنی یہ تو میرے پاس امانت ہیں)''۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تو پھر ایسی بکری ہمارے پاس لے آؤ جو ابھی تک دودھ دینے کے قابل نہیں ہوئی (یعنی جس نے ابھی بچہ نہیں جنا)''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کا دودھ اتر آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ نکالا، خود پیا، ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نوش فرمایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بکری کے تھن کے لیے کہا کہ تو اپنی پہلی حالت میں چلا جا۔ تو وہ ویسا ہی ہو گیا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہوا اور عرض کی کہ میرے لیے دعا فرمائیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا:

((يَا غُلَامُ! يَرْحَمُكَ اللّٰهُ! فَإِنَّكَ عَلِيمٌ مُعَلَّمٌ))

''اے بیٹے! اللہ تجھ پر رحم فرمائے، یقیناً تو علم رکھنے والا اور علم سکھایا ہوا ہے''۔

بیہقی کی روایت میں بکری کی جگہ اونٹنی کا ذکر ہے۔

حياة الصحابة (٣/٣٥٦). البداية والنهاية (٦/١٠٢) ومصنف ابن أبي شيبة، الفضائل، باب ما أعطى الله تعالى محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم.

۱۵۔ بچے جو دیکھتے ہیں وہ کرتے ہیں

غزوہ حنین سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ پڑاؤ کیا اور مؤذن کو اذان کہنے کا کہا۔ مؤذن نے اذان کہی تو پاس موجود کفار کے بچے کھیل رہے تھے وہ نقل اتارنے لگے۔ ان میں ابومحذورہ بھی موجود تھے۔ وہ بھی نقل اتارنے لگے۔ پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی آواز بہت اچھی لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بچے کو پکڑ کر لاؤ۔ بچے کو لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا کر رہے تھے؟ اس نے کہا: نقل اتار رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوبارہ کہو۔ ابومحذورہ نے کہنا شروع کی۔ اس کی آواز بہت اچھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دُعا فرمائی:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((اَللّٰھُمَّ بَارِكْ فِيْهِ وَاهْدِهٖ إِلٰى الاسْلَامِ))

”اے اللہ! اس بچے میں برکت ڈال دے اور اسے ہدایت نصیب فرما“۔

تو اسی وقت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی کیفیت بدل گئی، قسمت جاگ اٹھی اور زبان سے بے اختیار کہہ اُٹھے:

((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ))

اور مسلمان ہو گئے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِذْهَبْ أَنْتَ مُؤَذِّنُ أَهْلِ مَكَّةَ))

”اے ابو محذورہ (رضی اللہ عنہ)! جاؤ تم اہل مکہ کے مؤذن بن چکے ہو“۔

الاستيعاب (٦٨٠/٢). تهذيب التهذيب (٢٢٣/٢).

۱۶۔ اے لڑکے! تو کیوں درختوں پر ڈھیلے مارتا ہے۔؟

حضرت ابن ابی حکم الغفاری کی دادی ابو رافع بن عمرو رضی اللہ عنہما کے چچا سے روایت کرتی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں لڑکا تھا۔ انصار کی کھجور کے درختوں پر ڈھیلے مارا کرتا تھا۔ لوگ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے! تو کیوں درختوں پر ڈھیلے مارتا ہے۔؟ میں نے کہا: میں کھجوریں کھاتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ڈھیلے مت مارا کر، جو نیچے گر جائیں انہیں اٹھا کر کھا لیا کر۔

((ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهٗ))

”سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: اے اللہ! اس کے پیٹ کو بھر دے“۔

سنن ابی داؤد، الجهاد، باب فی ابن السبيل ياكل من التمر و يشرب من اللبن اذا مرّبه (٨٥١).

۱۷۔ بچہ قوم کا امام بن گیا

حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے:

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''ارے! تو عمرو بن سلمہ سے نہیں ملا..؟ عمرو سے ملاقات ہو تو اس سے امامت والا واقعہ تو سننا۔''

اب میں عمرو بن سلمہ سے جا ملا اور اس سے مذکورہ واقعے کے بارے میں پوچھنے لگا۔ عمرو بن سلمہ مجھے بتانے لگا: ''بات یوں ہے کہ ہم لوگ ایک چشمے پر رہا کرتے تھے وہ ایسی جگہ تھی کہ آنے جانے والے مسافر وہاں سے گزرتے تھے۔ سوار لوگ بھی ہمارے پاس آتے ہوئے ٹھہرتے تھے۔ ہمارے لوگ ان مسافروں سے پوچھتے کہ یہ شخص (محمد ﷺ) کیا کہتا ہے اور لوگ ان کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں؟ اس پر وہ بتلاتے کہ وہ شخص (محمد ﷺ) دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور اس کی طرف وحی کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی دلیل کے طور پر قرآن کا کوئی مقام بھی پڑھ دیتے۔ میں یہ کلام سنتا تو اسے حفظ کر لیتا۔ یہ کلام میرے دل کو خوبصورت لگتا تھا۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ عرب کے عام لوگ مکہ کی فتح تک اسلام قبول کرنے سے رکے ہوئے تھے، وہ کہتے تھے کہ محمد (ﷺ) اور اس کی قوم کو باہم لڑنے دو، اگر تو محمد (ﷺ) ان پر غالب آ گئے تو وہ واقعی سچے نبی ہوں گے۔

چنانچہ اس سوچ کے تحت جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر قوم کے لوگ اسلام قبول کرنے کے لیے دوڑ پڑے۔ ہمارا قبیلہ بھی دوڑا۔ میرے والد صاحب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لیے آئے، پھر جب مکہ میں اسلام قبول کر کے واپس آئے تو آ کر اپنے لوگوں سے کہنے لگے: ''میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر تمہیں بتلاتا ہوں کہ میں جس نبی کو مل کر تمہارے پاس آیا ہوں وہ نبی سچے ہیں۔ اور پھر کہنے لگے: ''انہوں نے کہا ہے، فلاں نماز! فلاں وقت پر اور اس اس طرح پڑھنا شروع کرو اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی شخص اذان کہے اور پھر امامت وہ کروائے جس کو تم لوگوں میں سب سے زیادہ قرآن یاد ہو۔''

اب لوگ جائزہ لینے لگے کہ کس کو سب سے زیادہ قرآن یاد ہے۔ مجھ سے بڑھ کر تو کوئی نہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تھا، کیوں کہ میں تو آنے جانے والوں سے قرآن سنتا اور اس کو یاد کر لیتا تھا۔ چنانچہ سب نے مل کر مجھے ہی آگے کر دیا۔ میری عمر اس وقت چھ سال یا حد سات سال ہو گی۔ اب مجھ ایک چادر تھی جسے اوڑھ کر میں امامت کرواتا تھا۔ جب میں سجدہ میں جاتا تو پیچھے سے ننگا ہو جاتا، ایک دفعہ ایک قبیلے کی عورت نے سجدے میں مجھے دیکھ لیا تو اس نے بلند آواز سے کہا: ارے ہم سے اپنے قاری صاحب کا ستر تو چھپا لو۔ اب کیا ہوا؟ لوگوں نے ایک کپڑا خریدا اور میرے لیے ایک لمبی سے قمیص بنائی۔ مجھے یہ قمیص پہن کر جس قدر خوشی ہوئی اتنی خوشی مجھے کبھی نہیں ہوئی تھی۔

بخاری، المغازی، (٤٣٠٢)

۱۸۔ ابا جان اس کا جواب مجھے آتا تھا لیکن..!

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

درختوں میں سے ایک ایسا درخت بھی ہے کہ موسم خزاں میں بھی اس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ مؤمن کی طرح ہے۔ مجھے بتاؤ کہ وہ کونسا درخت ہے۔؟ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ لوگ جنگل کے درختوں کے متعلق سوچنے لگے لیکن میرے دل میں خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہو سکتا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے چھوٹا ہونے کی وجہ سے کہتے ہوئے شرم آ رہی تھی۔ پھر میں نے اپنے والد حضرت عمر سے اپنے دل میں آنے والے خیال کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: اگر تم نے کہہ دیا ہوتا تو یہ میرے لیے ایسا ایسا مال ہونے سے زیادہ محبوب تھا۔"

[جامع ترمذی، الامثال، باب ماجاء فی مثل المؤمن القاری للقرآن وغیر القاری (٢٨٦٧) والبخاری (٦١) (١٣١) ومسلم (٢٨١١) وأحمد (٦١/٢، ١٢٣، ١٥٧) والحمیدی (٢٩٨/٢)]

۱۹۔ اس بچے کو مجلس میں کیوں بیٹھاتے ہو..؟

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ابن عباس کو نو عمر ہونے کے باوجود اپنی مجلس شوریٰ میں شامل کر لیا۔

بعض بزرگوں نے کہا امیر المومنین! اس عمر کے ہمارے بھی بچے ہیں لیکن آپ صرف انہیں ہی مجلس شوریٰ میں ہمارے ساتھ شامل کرتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ آپ ان کی شان کے متعلق نہیں جانتے ہیں۔

چنانچہ ایک دِن آپ نے اصحابِ مجلس سے سورۃ النصر ﴿ اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ .... الآیة ﴾ کی تفسیر دریافت کی، بعض لوگ تو بالکل خاموش رہے جب کہ بعض نے کہا کہ اس میں فتح ونصرت کے وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور استغفار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا:

''اے ابن عباس! کیا آپ کا بھی یہی خیال ہے؟''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''نہیں''۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا:

''تو پھر آپ کا کیا خیال ہے؟''

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدتِ عمر کے اختتام پذیر ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ جب فتح ونصرت آ چکی (اور مشن پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا) تو اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی تسبیح وتحمید اور استغفار کی طرف پہلے سے زیادہ متوجہ ہوں''۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میری رائے بھی آپ کی رائے کے موافق ہے''۔

حلیة الاولیاء (۱/۳۱٤) و سیر أعلام النبلاء (۳/۳۲۱).

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔ میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں

حضرت عبدالملک بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ میں ایک بچہ تھا جس کی کنیت ابو مصعب تھی۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بالیں رکھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالیوں سے دانے صاف کر کے پھونک کر اس کو دیئے۔ اس نے کھا لیے۔ جو بالیوں سے نکلے دانے کھاتا تھا انصار اسے طعن کرتے تھے۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خود دیئے تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ردّ نہ کر سکا۔ ابو مصعب رضی اللہ عنہ وہاں سے اُٹھ کر گھر آئے اور اپنی ماں کو سارا واقعہ سنایا۔ اس کی ماں نے کہا تو نے اچھا کیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے عرض کی:

((یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اُدْعُ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مَعَكَ فِی الْجَنَّةِ))

''اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے جنت میں آپ کی رفاقت نصیب کر دے''۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ تجھے کس نے بات سکھائی ہے؟ میں نے کہا: کسی نے نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں تیرے لیے دُعا کروں گا۔

((فَلَمَّا وَلَّیْتُ دَعَالِیْ، قَالَ: أَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ))

''جب میں واپس لوٹا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے دُعا فرمائی اور فرمایا: کثرتِ سجود سے اپنے لیے میری مدد کرنا''۔

مجمع الزوائد (۹/۴۹۳) المناقب، باب فی أبی مصعب رضی اللہ عنہ (۱٦۰۹۹) والمصنف فی کشف الاستار (۲۷۳۷) إسناده صحيح.

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بچوں کے اچھے نام رکھو

ا۔ اللہ کے پسندیدہ نام

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ))

''بے شک تمہارے ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں۔''

صحیح مسلم، الاداب، باب النھی عن التکنی بابی القاسم وبیان ما یستحب من الاسماء (۵۵۸۷)

۲۔ انبیاء کے نام پر نام رکھو

اور آپ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ انبیاء اور صالحین کے ناموں پر نام رکھا جائے جیسا کہ آپ ﷺ نے اپنے بیٹے کا نام ابراہیم رکھا تھا۔

بخاری، الادب، باب من سمی باسماء الانبیاء (٦١٩٤)

اور دوسری جگہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةٌ))

''تم انبیاء کے ناموں پر نام رکھو سب سے زیادہ پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہیں سب سے زیادہ سچے نام حارث (کاشت کار) اور ہمام (سردار) ہیں اور سب سے برے نام حرب (لڑائی) اور مرہ (سختی، کڑوا) ہیں۔''

۳۔ تم اپنا نام سہل رکھ لو

سیدنا سعید بن مسیّب کہتے ہیں کہ میرے دادا جان بیان کیا کہ میں خدمت رسالت ماب میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے۔ میں نے کہا میرا نام حزن (سخت زمین، سختی) ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم سہل (نرم و ہموار) ہو۔ یعنی اپنا نام سہل رکھ لو۔ انہوں نے کہا: میرے والد نے میرا جو نام رکھا ہے میں اس کو نہیں بدلوں گا۔ سیدنا سعید بن مسیّب کہتے ہیں کہ اس وقت سے ہمارے گھرانے میں سختی و تنگی پائی جاتی ہے۔

صحیح بخاری، الادب، باب اسم الحزن (٦١٩٠)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۴۔ وہ تو سب جل چکے ہیں

اس سلسلے میں ایک بڑی عبرت ناک روایت امام مالک نے اپنی مشہور کتاب ''موطا'' میں یحییٰ بن سعید کی سند سے نقل کی ہے کہ سیدنا عمر رحمۃ اللہ علیہن نے ایک آدمی سے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟

اس نے بتایا: جمرہ (انگارہ)

آپ نے پوچھا: تم کس کے لڑکے ہو؟

اس نے بتایا: میں شہاب (آگ کی چمک) کا لڑکا ہوں۔

آپ نے دریافت کیا: کس گھرانے سے تمہارا تعلق ہے؟

اس نے بتایا: حرقہ (سوزش جلن) خاندان سے۔

آپ نے فرمایا: تمہارا گھر کہاں ہے؟

اس نے بتایا: حرۃ النار (آگ کی تپش) میں۔

آپ نے فرمایا: کس کے ساتھ؟

اس نے بتایا: ذات لظیٰ (شعلہ والی) کے ساتھ۔

یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''اپنے گھر والوں کو جا کر دیکھو وہ جل کر ہلاک ہو چکے ہیں۔''

وہ گھر لوٹا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قول کو سچ پایا۔ اس کا پورا گھر جل کر تباہ ہو چکا تھا۔

موطا امام مالك (٩٧٣/٢) باب ما يكره من الاسماء

امام سیوطی رحمہ اللہ نے فرمایا نہ اس کے گھر والوں کا یہ حال پہلے ہو چکا تھا نہ اس کے اہل خانہ ابھی جلے تھے ہاں ایسی بات اللہ تعالیٰ بتانے والے کے دل میں ڈالتا ہے، پھر اللہ اس کی زبان سے جاری کرواتا ہے حتی کہ وہ اللہ کی تقدیر نے جو کیا ہوتا ہے اس کے موافق ہو جاتا ہے۔

از علامه الباجى، كذا فى تنوير الحوالك شرح موطا امام مالك (٢٤٥/٢) فى كتاب الجامع باب ما يكره من الاسماء

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۵۔ بچے کا نام کس وقت رکھا جائے؟

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

((كُلُّ غُلامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُسَمَّى))

''ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہوتا ہے پیدائش کے ساتویں دن اس کا عقیقہ کیا جائے، اس کا نام رکھا جائے اور سر کے بال منڈوائے جائیں۔''

ابوداؤد، الضحایا، باب فی العقیقة (٢٨٣٨) والترمذی (١٥٢٢)

مولود کا نام رکھنے کے مسنون وقت میں اختلاف ہے البتہ امام شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ساتویں دن نام رکھنا مستحب ہے۔

نیل الاوطار (٣/٥٠٠)

٦۔ پہلے دن بھی نام رکھا جاسکتا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولادت کے دن بھی نام رکھا ہے۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اسے حفاظت کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ، چنانچہ وہ بچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بچے کے ساتھ کچھ کھجوریں بھی بھیجیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کو پکڑا اور پوچھا کہ اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے کر چبایا اور پھر اسے اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں رکھ دیا اور اس بچے کی تحنیك کی اور اس کا نام ''عبداللہ'' رکھا۔

صحیح بخاری، العقیقة، باب تسمیة المولود غداة یولد لمن لم یعق عنه وتحنیکه (٥٤٧٠) ومسلم (٢١٤٤)

٧۔ بچے کا کیا نام ہے..؟

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ابو اسید رضی اللہ عنہ کے بیٹے منذر رضی اللہ عنہ کی جب ولادت ہوئی تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔آپ نے اس کو اپنی ران پر رکھ لیا۔ابو اسید رضی اللہ عنہ بھی اس مجلس میں موجود تھے۔تھوڑی دیر بعد آپ اپنے سامنے کی چیز کی طرف متوجہ ہوئے۔اس دوران اس بچے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ران پر سے اٹھالیا گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ رسول! ہم نے اس کو واپس کر دیا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا کیا نام رکھا ہے؟ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے کہا: فلاں نام رکھا ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں اس کا نام منذر ہے۔

صحیح بخاری، الادب، باب تحویل الاسم الی اسم احسن منه (٦١٩١) ومسلم الادب (٥٦٢١)

۸۔نام کا شخصیت پر اثر ہوتا ہے

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس اونٹنی کو کون دوہے گا؟ ایک شخص نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ میں حاضر ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: میرا نام مرہ (کڑوا) ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بیٹھ جاؤ۔اور پھر اعلان کیا کہ اس اونٹنی کا دودھ کون نکالے گا؟ ایک شخص نے کہا: میں حاضر ہوں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام پوچھا: اس نے جواب دیا: میرا نام حرب (لڑائی) ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ پھر تیسری بار آواز دی کہ اونٹنی کون دوہے گا؟ ایک شخص نے جواب دیا کہ میں حاضر ہوں۔آپ نے دریافت فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے اپنا نام یعیش (زندہ) بتایا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا تم دودھ

موطا امام مالك

۹۔تمہاری خواہش کبھی بھی پوری نہیں ہوسکتی

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے دس فرزند تھے اور سب لڑکوں کے نام انبیاء کے ناموں پر تھے۔حافظ ابن

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حجر نے اس بارے میں ایک نہایت سبق آموز اور دلائق تقلید واقعہ نقل فرمایا ہے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا: میرے سب لڑکوں کے نام انبیاء کے ناموں پر ہیں اور تمہارے سب لڑکوں کے نام شہداء کے ناموں پر ہیں تو حضرت زبیر نے جواب دیا۔ میری خواہش ہے کہ میرے تمام لڑکے شہادت پائیں مگر تمہاری یہ خواہش نہیں ہوسکتی کہ تمہارے بچے انبیاء ہوں (کیوں کہ نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے)

تاریخ ابن ابی خیثمہ لابن حجر

۱۰۔سب سے بڑے بیٹے کے نام کی نسبت سے کنیت رکھنا

اگر چہ کنیت چھوٹے بیٹوں کے ناموں پر بھی رکھی جا سکتی ہے۔لیکن عام رواج یہ ہے کہ بڑے بیٹے کے نام پر کنیت رکھی جاتی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بڑے بیٹے قاسم کے نام پر کنیت ابو القاسم رکھی تھی۔

جیسا کہ ابو داؤد شریف میں ہے کہ ایک بار سیدنا ہانی رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لیے مدینے حاضر ہوئے لوگ انہیں ''ابو الحکم'' کی کنیت سے پکارتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ہانی کو بلایا اور فرمایا: اللہ حکم ہے، فیصلہ وحکمرانی کا حق اسی کو ہے۔ پھر تمہاری کنیت ابوالحکم کیوں ہے؟ انہوں نے کہا: جب میرے قبیلے کے لوگوں کے درمیان اختلاف ہوتا ہے تو وہ میرے پاس آتے ہیں۔ میں ان کے درمیان فیصلہ کرتا ہوں اور دونوں فریق میرے فیصلے پر راضی ہو جاتے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت اچھی بات ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تمہارا کوئی لڑکا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا شریح، مسلم اور عبداللہ میرے لڑکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان میں کون سب سے بڑا ہے؟ انہوں نے کہا: شریح سب سے بڑا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تمہاری کنیت ابوشریح ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سنن ابی داؤد، الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح (٤٩٥٥)

۱۱۔ اولاد نہ ہو تب بھی کنیت رکھی جاسکتی ہے

کنیت رکھنے کے لیے صاحب اولاد ہونا کوئی ضروری نہیں ہے صحابہ رضی اللہ عنہم تابعین اور اسلاف کی کثیر جماعت سے اولاد نہ ہونے کی صورت میں کنیت رکھنا نہ صرف جائز بلکہ محبوب سمجھا جاتا رہا ہے البتہ بعض اس کو درست نہیں سمجھتے البتہ اس پر قوی دلائل موجود ہیں جیسا کہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ کَنَاہُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ یُوْلَدْ لَہٗ))

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ابوعبدالرحمٰن رکھی حالاں کہ وہ صاحب اولاد نہ تھے۔''

رواہ الطبرانی علامہ ہیثمی نے اس کی سند کے رجال کو صحیح کہا ہے اور ابن حجر فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۱۲۔ چھوٹے بچے کی کنیت رکھنا

نومولود اور چھوٹے بچوں کی کنیت رکھنا بھی شرعاً درست ہے جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے میرے ساتھ میرا چھوٹا بھائی تھا جس کی کنیت ابوعمیر تھی اس کے پاس ایک بلبل تھی۔ جس سے وہ کھیلتا رہتا تھا۔ اور وہ مر گئی تھی پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس اس دن تشریف لائے تو اس کو غمگین دیکھ کر اس کا سبب پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ اس کی بلبل مرگئی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا:

((یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ))

''اے ابوعمیر تیری چڑیا (بلبل) نے کیا کیا؟''

۱۳۔ عورت بھی کنیت رکھ سکتی ہے

عورت بھی مرد کی طرح کنیت رکھ سکتی ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی کنیت ام عبداللہ رکھی تھی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری تمام سہیلیاں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کوئی نہ کوئی کنیت رکھتی ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا:

”تم بھی اپنی کنیت اپنے بیٹے عبداللہ (ابن الزبیر) یعنی اپنی بہن (اسماء بنت ابوبکر) کے بیٹے (کے نام) سے رکھ لو۔“

ابو داؤد، الادب، باب فی المراۃ تکنی (٤٩٧٠)

۱۴۔تمہارا نام کیا ہے...؟

حضرت بشیر بن میمون (تابعی) رحمہ اللہ اپنے چچا اسامہ ابن اخدری رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک جماعت حاضر ہوئی تو اس میں ایک شخص بھی تھا جس کو اصرام کہا جاتا تھا رسول اللہ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا:

((مَا اسْمُكَ قَالَ أَنَا أَصْرَمُ قَالَ بَلْ أَنْتَ زُرْعَةُ...؟))

”کہ تمہارا نام کیا ہے...؟اس نے کہا کہ مجھ کو اصرم (کٹی ہوئی کھیتی) کہتے ہیں نبی نے فرمایا کہ نہیں بلکہ آج تمہارا نام زرعہ (آباد/ کھیت وشاداب) ہے۔“

سنن أبی داود، الادب، باب فی تغییر الاسم القبیح (٤٩٥٤) والحاکم (٧٧٢٩)

۱۵۔کیا میں اس کا نام آپ کے نام پر رکھ دوں؟

حضرت محمد ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ماجد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ:

انہوں نے کہا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے بتایئے کہ اگر میں آپ کی وفات کے بعد میرے یہاں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یا کسی اور بیوی سے کوئی بچہ پیدا ہو تو کیا میں اس کا نام آپ کے نام پر اور اس کی کنیت آپ کی کنیت پر رکھ سکتا ہوں...؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہاں۔“

جامع ترمذی ،الادب ،باب ما جاء فی کراھیة الجمع بین اسم النبی و کنیته (٢٨٤٣) ابوداؤد (٤٩٦٧) صحیح

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہمسایوں کے حقوق

ا۔ وہ تو آگ میں ہے

ا۔سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کی کیا: اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں عورت اپنی نمازوں، روزوں اور صدقوں کی وجہ سے بہت مشہور ہے لیکن وہ اپنی زبان

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

درازی سے اپنے ہمسایوں کو تکلیف پہنچاتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

((هِیَ فِی النَّارِ))

''وہ تو آگ میں ہے''

اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ فلاں عورت اپنی نمازوں، روزوں اور صدقات کی قلت کے حوالے سے مشہور ہے، وہ پنیر کے چند ٹکڑے کرتی ہے اور اپنی زبان سے اپنے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں پہنچاتی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((هِیَ فِی الْجَنَّةِ))

وہ تو جنتی ہے۔''

بیهقی فی شعب الایمان (۷۹/۷)(۵۹٤٦)،احمد(۲/٤٤٠)(۹٦۷۳)

۲۔

غیر مسلم ہمسائے کا بھی خیال کرو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے غلام سے کہتے ہیں یہ بکری ہے اس کا گوشت بناؤ جب بکری ذبح کرنے کا حکم دیتے ہیں تھوڑی دیر بعد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کیا تم نے میرے یہودی پڑوسی کو گوشت بھیجا ہے...؟ غلام عرض کرتا ہے کہ ابھی تو ہم نے بکری کا گوشت بنایا ہی نہیں ہے تھوڑی سی دیر گزرتی ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پھر پوچھتے ہیں کیا تم ہمارے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس یہودی پڑوسی کو گوشت بھیجا ہے ...؟ غلام پھر عرض کرتا ہے کہ ابھی گوشت تیار نہیں ہوا۔ تیسری مرتبہ حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جلدی کرو جب گوشت تیار ہو جائے تو سب سے پہلے میرے یہودی پڑوسی کو گوشت دینا۔

ترمذی البر والصلة باب فی حق الجوار(۱۹۴۳)قال الشیخ الالبانی صحیح ،الادب المفرد(۱۰۵)،مسند حمیدی [۲/ ۲۷۰(۵۹۳)

۳۔اپنا سامان بازار میں رکھ دو

حضرات! نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آتا ہے آ کر کہتا ہے اے اللہ کے حبیب ﷺ! میرے پڑوسی نے مجھے بڑا تنگ کیا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں اس پر صبر کرو۔ پھر حاضر ہوا کہنے لگا اے اللہ کے حبیب ﷺ! پڑوسی نے بڑا تنگ کیا ہے یہ جان نہیں چھوڑتا کبھی کسی طرح یہ تکلیف دیتا ہے اور کبھی کسی طرح تکلیف دیتا ہے کہا صبر کرو، تیسری مرتبہ پھر آتا ہے اپنا یہی درد بیان کرتا ہے دکھ بیان کرتا ہے کہ پڑوسی بہت زیادہ تکالیف دیتا ہے ابصبر نہیں ہو رہا۔

آؤ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے والو! آپ کے ارشاد کو تو سن لو! آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں...؟ یہ نہیں کہا کہ جس طرح وہ کرتا ہے تم بھی اسی طرح کرو

((اِطْرَحْ مَتَاعَكَ فِي الطَّرِيْقِ))

"اپنے سامان کو اٹھا کر راستے میں رکھ دو۔"

اور تجھ سے جو کوئی پوچھے گا کہ بھائی تم نے گھر کا سامان باہر کیوں رکھ دیا ہے۔؟ گزرنے والے کو کہنا:

((قَدْ آذَانِي جَارِيْ))

"میرے پڑوسی نے مجھے تنگ کیا ہے۔"

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اس کی تنگی کی وجہ سے میں نقل مکانی کررہاہوں صحابی یہی عمل کرتے ہیں۔آپ ﷺ مزاج کے مطابق بات بتایا کرتے تھے۔

آپ ﷺ حکیم اور دانا تھے جب اس نے یہی عمل کیا اس نے اپنا سامان راستے میں دروازے کے باہر رکھ دیا ایک آدمی گزرا اس نے پوچھا کیا ہوا ہے...؟ کہنے لگا اس پڑوسی نے بڑا تنگ کیا ہوا ہے اس کی وجہ سے میں یہاں نقل مکانی کررہاہوں اس نے کہا بڑا لعنتی یہ شخص ہے۔

دوسرا آیا اس نے بھی پوچھا اس نے اسی طرح بتایا اس نے بھی کہا بڑا ہی لعنتی ہے جو پڑوسی کو تکلیفیں دیتا ہے۔تیسرا آیا اس نے بھی اسی طرح کہا امام کائنات کا ارشاد ہے:

((فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْعَنُوْنَهُ))

''لوگوں نے اس پر لعنتیں برسانی شروع کردیں۔''

حتی کہ اس نے اذیت نہ دینے کا عھد کرلیا تب ہمسایہ اس سے خوش ہوگیا اور اپنا سامان واپس گھر رکھ لیا۔

ابوداؤد الادب باب فی حق الجوار (۵۱۵۳) قال الشیخ الالبانی صحیح ،ابن حبان [۲۷۸/۲ (۵۲۰)] ،مستدرك حاكم [۱۸۳/٤ (۷۳۰۳)

۴۔بہترین ہمسائے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

((خَيْرُ الأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ))

''بہترین ساتھی اللہ کے ہاں، جو بہتر ہیں اپنے ساتھی کے واسطے اور بہترین ہمسائے، اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے ہمسائے کے لیے بہتر ہیں''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ترمذی البر والصلة باب ماجاء فی حق الجوار (١٩٤٤) و(مسند احمد (٢/ ٦٥٧٤)

۵۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گناہ سب سے بڑا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو اللہ کے ساتھ شرک کرے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ہاں واقعی یہ تو بہت بڑا گناہ ہے پھر میں نے عرض کیا شرک کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''پھر یہ کے تو اپنی اولاد کو اس ڈر قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گی۔ پھر میں نے عرض کیا ''اس کے بعد؟'' آپ نے ارشاد فرمایا یہ کہ تو ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔''

صحیح مسلم ، الایمان : باب بیان الشرك......)

٦۔ یا رسول اللہ وہ شخص کون ہے..؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''قسم ہے اللہ کی اس شخص کا ایمان کامل نہیں ہے۔ قسم ہے، اس اللہ کی اس شخص کا ایمان کامل نہیں ہے جب آپ نے بار بار یہ الفاظ فرمائے اور اس شخص کی وضاحت نہیں کی تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ شخص کون ہے جس کا ایمان کامل نہیں ہے اور جس کے بارے میں آپ کا یہ ارشاد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جس کے پڑوسی اس کے برائیوں اور اس کے شر سے محفوظ و مامون نہ ہوں۔''

بخاری ،الادب ، باب اثم من لا یأمن جاره بوائقه (٦٠١٦)

۷۔ پڑوسی اپنے قریب کی چیز کا زیادہ حق دار ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک مرتبہ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک مکان فروخت کرنا چاہا، ایک آدمی نے اس کی قیمت پانچ سو درہم نقد مل رہے تھے لیکن میں نے اسے نہیں بیچا اور آپ مجھے چار سو درہم دے رہے ہیں اور وہ بھی قسطوں پر، یہ بات کہہ کر حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے اپنا مکان سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو چار سو درہم میں بیچ دیا اور فرمایا:

((لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ یَقُوْلُ: اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَیْفِہٖ مَا اَعْطَیْتُکَہٗ))

''اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے قریب کی چیز کا زیادہ حق دار ہے تو میں کبھی آپ کو اپنا مکان چار سو درہم میں نہ دیتا۔'' (یعنی حدیث رسول ﷺ کی خاطر اپنا سو درہم قربان کر دیا۔)

صحیح البخاری، الحیل، باب فی الھبة والشفعة، رقم: (٦٩٧٧)

گھر والوں سے اچھا سلوک کرو

ا۔ تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہے

حضرت ابوجحیفہ وہب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

نبی ﷺ نے سلمان اور سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہم کے درمیان بھائی چارہ قائم فرما دیا تھا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پس سلمان رضی اللہ عنہ ایک روز اپنے بھائی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی ملاقات کے لئے ان کے گھر گئے تو انہوں نے دیکھا کہ انکی اہلیہ ام درداء رضی اللہ عنہا میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے ہے ،انہوں نے پوچھا یہ تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا تمہارے بھائی ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو دنیا کی کوئی حاجت ہی نہیں اتنے میں ابودرداء بھی تشریف لے آئے اورانہوں نے اپنے بھائی سلمان کے لیے کھانا تیار کیا اوران سے کہا تم کھاؤ، (وہ بولے میرا) توروزہ ہے انہوں نے (سلمان) فرمایا میں تو اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک تم میرے ساتھ نہیں کھاؤ گے۔

چنانچہ انہوں نے نفلی روزہ توڑ کران کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر جب رات ہوئی تو وہ نوافل پڑھنے لگے۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا ابھی سوجاؤ چنانچہ وہ سو گئے پھر تھوڑی دیر بعد اٹھے آپ نے پھرروک دیا وہ پھر سو گئے جب رات کا آخری پہر ہوا تو سلمان نے ان سے کہا اب اٹھ کر قیام کرو چنانچہ دونوں نے اٹھ کر نوافل پڑھے پھر سلمان نے ابو درداء رضی اللہ عنہ سے کہا یقیناً تمہارے رب کا تمہارے اوپر حق ہے،اورتمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہےاورتمہارے نفس کا بھی تم پرحق ہے اس لیئے ہر صاحب حق کواسکا حق دو! پھر وہ ابودرداء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور یہ سارا واقعہ بیان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ((صَدَقَ سَلْمَانَ))

''سلمان نے سچ فرمایا''

صحیح بخاری ،الصیام،باب من اقسم علی اخیہ......الخ(١٩٦٨)

٢۔بہتر شخص

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ خُلُقًا﴾

''اور تم میں بہتر شخص وہ ہے جو تم میں سے اپنی عورتوں کے لیے سب سے بہتر ہے''

ابوداود، السنة ،باب الدليل على زيادة الايمان ونقصانه(٤٦٨٢)والصحيحة (٢٨٥)

۳۔آپ گھر میں کیا کرتے ہیں..؟

ا۔اسود رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی کریم ﷺ جب گھر میں ہوتے تو کیا کرتے تھے؟انہوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ اپنی بیوی کے کام کاج یعنی خدمت میں مصروف رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے نکل جاتے۔

بخاری، الاذان ،باب من كان فی حاجة اهله......(٦٧٦)

۴۔دلہن کا احترام

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ خیبر سے تشریف لائے جب خیبر کا قلعہ اللہ نے آپ کے لیے فتح کر دیا تو صفیہ بنت حیی کا تذکرہ آپ کے سامنے آیا۔ان کا شوہر قتل کیا جا چکا تھا اور وہ ابھی دلہن بنی تھیں۔حضور ﷺ نے انہیں اپنے لیے منتخب فرمایا اور انہیں لے کر نکلے جب صہبا کے بند پر پہنچے تو ان سے تخلیہ فرمایا اور چمڑے کے ایک چھوٹے سے دستر خوان پر پنیر بنوایا پھر حضور ﷺ نے فرمایا آس پاس والوں کو خبر کر دو! حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح پر یہی ولیمہ حضور ﷺ کا ہوا پھر ہم مدینہ کی طرف نکل پڑے میں نے حضور ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے حضرت صفیہ کے لیے عبا کا پردہ کر لیا پھر آپ ﷺ ان کے اونٹ کے پاس بیٹھ گئے اور گھٹنا زمین پر رکھ دیا۔حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنا پیر گھٹنے پر رکھا اور سوار ہو گئیں۔

بخاری ،الصلاة ،باب ما یذکر فی الفخذ(٣٧١) و مسلم(١٣٦٥)والحاكم(٤ /٣٠)(٦٧٨٦)

۵۔آؤ ہم تم دوڑ لگائیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور ﷺ کے ساتھ سفر میں تھی اس وقت میں نو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عمر تھی کہ میرے بدن میں گوشت نہیں بڑھا تھا اور میں ایسی موٹی نہ تھی آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے کہا دوڑ لگاؤ! صحابہ دوڑ پڑے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا۔ آؤ ہم تم دوڑ لگائیں۔ میں نے حامی بھری اور پیدل دوڑ پڑی۔ اور آپ ﷺ سے آگے بڑھ گئی۔ جب کچھ دن گزرے (ایک روایت میں ہے...... پھر آپ ﷺ نے کچھ دن توقف فرمایا) میرے بدن میں گوشت بڑھ گیا میں موٹی ہوگئی اور پچھلا واقعہ بھی میرے ذہن سے نکل گیا تو دوبارہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ سفر کیا آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پھر دوڑ لگانے کے لیے فرمایا انہوں نے دوڑ لگائی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے کہا چلو ہم بھی دوڑیں میں تم سے آگے بڑھ جاؤں گا۔ مجھے بدستور پچھلا واقعہ یاد نہ تھا اب میں موٹی ہو چکی تھی میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میرا یہ حال ہے میں کیوں کر مقابلہ کرسکوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم کرلوگی۔ غرض میں نے حضور ﷺ کے ساتھ دوڑ لگائی۔ لیکن ہار گئی اور آپ ﷺ آگے بڑھ گئے حضور ﷺ ہنسنے لگے اور فرمایا: یہ جیت اس ہار کا بدلہ ہے۔

ابو داود (۲۵۷۸) ونسائی فی السنن اکبری (۸۹۴۵) والصحیحۃ (۱۳۱) حدیث صحیح ہے

۶۔ میں حبشیوں کا کھیل دیکھ رہی تھی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، اللہ کی قسم! میں نے حضور ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا۔ اس وقت حبشی مسجد کے صحن میں بڑے کمال دکھا رہے تھے یعنی تیراندازی کر رہے تھے حضور ﷺ نے چادر سے میرے لیے آڑ کر رکھی تھی تاکہ میں آپ ﷺ کے کان اور کاندھے کے بیچ سے ان کا کھیل دیکھ سکوں۔ آپ ﷺ اس وقت تک کھڑے رہے جب تک میں خود لوٹ کر نہ آئی۔ اس لیے تم بھی کھیل کی خوگر نو عمر لڑکیوں کا خیال رکھا کرو۔

بخاری، النکاح، باب نظر المرأۃ الی الحبش...(۵۲۳۶)

۷۔ گھر میں ایسے رہو......!

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان سے دریافت کیا کہ: ”گھر میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مصروفیت کیسی ہوتی تھی۔؟“

تو انھوں نے فرمایا: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی انسانوں میں سے ایک انسان تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم.....

(۱) گھر میں اپنی بیویوں کے ساتھ ان کا ہاتھ بٹاتے۔

(۲) اپنے گھر میں اپنے ہاتھ کے ساتھ مختلف امور انجام دیتے۔

(۳) بکری کا دودھ دوہ لیتے۔

(۴) جوتا سی لیتے۔

(۵) پانی کا مشکیزہ اٹھا لیتے۔

(۶) اپنے کپڑوں کو پیوند لگا لیتے۔

(۷) اپنے کام خود کر لیتے۔

(۸) کپڑے صاف کر لیتے۔

مسند احمد (۶/۲۵۶)(۶۱۹۴۶)ابن حبان(۵۶۷۵)(۵۶۷۶)اسنادہ صحیح

۸۔ کامل ترین ایمان والا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ مِنْ اَکْمَلِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِیْمَانًا اَحْسَنُھُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُھُمْ بِاَھْلِہٖ))

”یقیناً مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں سے سب سے زیادہ اخلاق میں اچھا ہے اور ان میں سے اپنی بیوی کے ساتھ زیادہ مہربانی کرنے والا ہے۔“

جامع الترمذی، الإیمان، باب فی استکمال الإیمان (۲۶۲۱)

۹۔ میں نے کیسے تمہارا دفاع کیا..؟

حضرت نعمان ابن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے دروازے پر کھڑے ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر آنے کی اجازت طلب کی جبھی انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آواز کو سنا جو ذرا زور سے بول رہی تھیں، پھر جب وہ گھر میں داخل ہوئے تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ پکڑا اور طمانچہ مارنے کا ارادہ کیا اور کہا کہ خبردار! آئندہ میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اونچی آواز میں بولتے ہوئے نہ دیکھوں۔ ادھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو مارنے سے) روکنا شروع کیا اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غصہ کی حالت میں باہر نکل کر چلے گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے چلے جانے کے بعد فرمایا:

((كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ))

”تم نے دیکھا میں نے تمہیں اس آدمی، یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے کس طرح بچالیا...؟“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے خفگی کی بناء پر نبی سے شرمندگی کی وجہ سے کئی دن تک نبی کی خدمت میں نہیں آئے، پھر ایک دن انہوں نیدروازے پر حاضر ہو کر اندر آنے کی اجازت مانگی اور اندر آئے تو دیکھا کہ دونوں (آنحضرت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) صلح کی حالت میں ہیں انہوں نے دونوں کو مخاطب کر کے کہا:

((أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا))

”تم دونوں مجھ کو اپنی صلح میں شریک کرلو جس طرح تم نے مجھ کو اپنی لڑائی میں شریک کیا تھا“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا:

((قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا))

”بے شک ہم نے ایسا ہی کیا، بے شک ہم نے ایسا ہی کیا (یعنی تمہیں اپنی صلح میں شریک کرلیا)“ سنن ابی داؤد، الادب، باب ماجاء فی المزاح (٤٩٩٩) والصحیحة (٢٩٠١)

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ بیوی کا کیا حق ہے۔؟

سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

((قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَاحَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَیْهِ ؟))

”ہم میں سے کسی کی بیوی کا اس پر کیا حق ہے۔؟“

((قَالَ : اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ ، وَتَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَیْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجِرْ اِلَّا فِی الْبَیْتِ))

”تو آپ نے فرمایا: جب تو کھائے تو اسے بھی کھلا جب تو لباس پہنے تو اسے بھی پہنا اور اس کے چہرے پر مت مار نہ اسے برا بھلا (بدصورت) کہہ اس سے بطور (تنبیہ) علیحدگی اختیار کرنی ہو تو گھر کے اندر ہی کر۔“

سنن ابی داود ،النکاح ،باب فی حق المراۃ علی زوجھا(۲۱٤۲)و سنن ابن ماجه (۱۸۵۰) صحیح

اچھی عورت کون..؟

ا۔شوہر کی تابع فرمان بیوی

شریعت اسلامی نے بہترین اور افضل ترین عورت اس کو قرار دیا ہے جو دین پر کاربند ہو،اپنے حقیقی مالک اللہ اور مجازی خدا' خاوند کی اطاعت گزار ہو' خوبصورت ہو' حسب ونسب والی ہو اور اخروی معاملات میں اپنے شوہر کی مددگار ہو نیز خانگی معاملات کی ماہر ہو۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا:

((أَیُّ النِّسَاءِ خَیْرٌ))

''کون سی عورت سب سے بہتر ہے..؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَّتِیْ تَسُرُّہٗ أِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُہٗ أِذَا أَمَرَ وَلاَ تُخَالِفُہٗ فِیْ نَفْسِھَا وَمَا لِھَا بِمَا یَکْرَہُ))

''ایسی عورت کہ جب اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے جب وہ اسے کسی کام کا حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے' اس کی جان و مال کے حوالے سے اس کا شوہر جس چیز کو ناپسند کرتا ہو اس میں اس کی مخالفت نہ کرے۔''

سنن نسائی، النکاح، باب ای النساء خیر (۳۲۳۱) وصحیح الجامع الصغیر (۳۲۹۸) والصحیحہ (۱۸۳۸) ومسند أحمد (۹۳۰٤)

۲۔ وہی تیری جنت اور جہنم ہے

خاوند کی نافرمانی عورت کے عیبوں میں سے ایک عیب ہے' حصول جنت کے دوسرے اسباب میں سے ایک سبب خاوند کی فرمانبرداری بھی ہے' اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حصین بن محصن رضی اللہ عنہ کی پھوپھی کو فرمایا تھا کہ:

''یہ جائزہ لے کہ تو اپنے خاوند کے حق میں کیسی ہے...؟ کیونکہ یقیناً وہی تیری جنت اور جہنم ہے۔''

مسند أحمد (٤/۳٤۱) وصححہ الحاکم (۲/۱۸۹)

۳۔ جنت میں داخل ہو جا

ایک روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو خاتون چار کام کرے وہ بہترین جنتی خاتون ہے)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَۃُ خَمْسَھَا	جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے۔
وَصَامَتْ شَھْرَھَا	رمضان کے روزے رکھے۔
وَحَصَّنَتْ فَرْجَھَا	اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔
وَاَطَاعَتْ زَوْجَھَا	اپنے شوہر کی اطاعت کرے۔

قِیْلَ ادْخُلِیْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃَ شِئْتِ' اسے روز قیامت کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہتی ہے داخل ہو جا۔''

ابن حبان (٤١٦٣) وآداب الزفاف للالبانی (ص/٢٨٦) حدیث حسن عند الا لبانی

۴۔ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کیوں..؟

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

میں عید کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز میں حاضر تھا آپ ﷺ نے خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھائی پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا سہارا لے کر کھڑے ہوئے پھر (خطبہ دیتے ہوئے) خوف خدا اور تقویٰ کا حکم دیا اللہ کی اطاعت کی تلقین فرمائی لوگوں کو نصیحت کی اور انہیں یاد دلایا پھر اٹھے اور عورتوں کے پاس تشریف لائے انہیں بھی نصیحت کی اور یاد دلایا۔ پھر فرمایا عورتو! زیادہ سے زیادہ خیرات کرو۔ کیوں کہ جہنم کا زیادہ تر ایندھن عورتیں ہیں تب ایک عورت کھڑی ہوئی جو عورتوں کے بیچ میں بیٹھی ہوئی تھی اس کے رخسار کی رنگت بدلی ہوئی اور سیاہ تھی۔ اس نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کیوں..؟ فرمایا:

''کیونکہ تم شکاتیں بہت کرتی ہو اور شوہر کی بڑی نافرمانی کرتی ہو۔''

تب عورتوں نے اپنے زیور اتار اتار کر صدقہ کرنا شروع کیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں ڈالنے لگیں۔

بخاری، الحیض، باب ترك الحائض الصوم (٣٠٤) ومسلم (٧٩)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۵۔ بچوں سے محبت کرنے والی عورت

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُول خَیْرُ نِسْوَۃٍ رَکِبْنَ الْإِبلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَیْشٍ أَرْعَاہُ عَلَی زَوْجٍ فِی ذَاتِ یَدِہِ وَأَحْنَاہُ عَلَی وَلَدٍ فِی صِغْرِہِ))

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بہترین عورتیں جو اونٹوں پر سوار ہوتی ہیں وہ قریش کی عورتیں ہیں جو اپنے خاوندوں کے مال کی حفاظت کرتی ہیں اور بچوں سے شفقت کرتی ہیں۔“

بخاری ، النکاح ،باب الی من ینکح وای النساء خیر (۵۰۸۲)ومسلم (۲۵۷)ومسنداحمد(۱۶۹۳۲/۶)

۶۔کیا تمہیں جنتی عورتوں کے بارے میں بتاؤں...؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تمہیں تمہاری بہترین جنتی عورتوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کی ضرور اے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

”ہر ایسی خاتون جو زیادہ محبت کرنے والی زیادہ بچے پیدا کرنے والی ہو جب اس کا شوہر ناراض ہو تو کہے میرا یہ ہاتھ تمہارے ہاتھ میں ہے اب میں پلک نہیں جھپکاؤں گی جب تک تم مجھ سے راضی نہ ہو جاؤ گے۔“

ابن حبان(۴۰۲۸)وطبر انی أوسط کمافی المجمع (۲۲۳۵)یہ حدیث صحیح ہے۔

۷۔بہترین عورتیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت زیادہ محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت سے شادی کی ترغیب دلائی اور ایسی خواتین کو بہترین خواتین میں شمار فرمایا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حضرت سلمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے‘ وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْوَلُودُ الْوَدُودُ))

”تم میں بہترین عورتیں وہ ہیں جو بہت بچے جننے والی (زیادہ بچے جننے والی عورت کا اندازہ اس کے معاشرے کی دوسری شادی شدہ عورتوں سے لگایا جائے گا) اور بہت زیادہ محبت کرنے والی ہیں“

صحيح الجامع الصغير (٣٣٣٠)

بلکہ ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”نکاح کرو (تاکہ تمہاری اولادیں زیادہ ہوں) اور میں روز قیامت تمہاری کثرت کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کروں گا۔ (کہ میری امت زیادہ ہے)“

صحيح الجامع الصغير (٦٨٠٧)

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَجَمَالٍ وَإِنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا قَالَ لَا ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ))

”ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے ایک خوبصورت حسب ونسب والی عورت کو پایا ہے مگر وہ بچے نہیں جنتی کیا میں اس سے نکاح کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں“ پھر وہ دوسری مرتبہ آپ کے پاس آیا (اور یہی بات کہی مگر) آپ نے منع فرمایا۔ پھر وہ تیسری بار آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن تمہاری کثرت کے باعث میں امتوں پر فخر کرنا چاہتا ہوں اس لیے تم بہت محبت کرنے والی اور بہت بچے جننے والی عورتوں سے شادی کرو۔“

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ابوداود ”کتاب النکاح ”باب النھی عن تزویج من لم یلد من النساء(۲۰۵۰) شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔أرواء الغلیل (۱۷۸٤)

۸۔مثالی خواتین

آپ ﷺ نے فرمایا:

((خَیْرُ نِسَائِکُمْ !اَلْوُدُوْدُ ”اَلْمُوَاسِیَةُ ”اِذَا اتَّقَیْنَ اللّٰه ”وَشَرُّ نِسَائِکُمْ ”اَلْمُتَبَرِّجَاتُ ”اَلْمُتَخَیِّلَاتُ ”وَھُنَّ الْمُنَافِقَاتُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْھُنَّ أَلَّا مِثْلُ الْغُرَابِ الْاَعْصَمِ))

”تمہاری بہترین خواتین (وہ ہیں جو) اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ محبت کرنے والی‘ زیادہ بچے پیدا کرنے والی‘ موافقت کرنے والی اور ہمدرد وغم خوار ہیں تمہاری بدترین خواتین بے پردہ اور غرور وتکبر کرنے والی خواتین ہیں اور یہ منافق عورتیں ہیں۔خواتین میں سے سرخ چونچ اور سرخ پاؤں والے کوّے کے برابر عورتیں ہی جنت میں داخل ہوں گی۔“

السنن الکبریٰ للبھقی (۸۲/۷) و السلسلة الصحیحة (٤٦٤/٤)(۱۸٤۹)

۹۔دو بہترین خواتین

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((خَیْرُ نِسَائِھَا مَرْیَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَیْرُ نِسَائِھَا خَدِیجَةُ))

”عورتوں میں سے بہترین عورت مریم ہیں اور بہترین عورت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں۔“

بخاری مناقب الانصار باب تزویج النبی ﷺ خدیجة وفضلھا ۳۸۱۵

ایک رویت میں الفاظ کچھ اس طرح ہیں۔

آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: ”اہل جنت کی عورتوں میں سب سے افضل خویلد کی بیٹی خدیجہ، محمد

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کی بیٹی فاطمہ، عمران کی بیٹی مریم اور مزاحم کی بیٹی آسیہ ہے جو فرعون کی بیوی تھی‘‘۔

مسند ابی یعلی (۲/۵۵۷) (۲۷۱٤). مستدرك حاكم (۳/۱۸۵) إسناده صحيح

سیدہ مریم علیہا السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ تھیں۔

اور سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا نکاح ہوا تھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر ۲۵ سال اور خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر ۴۰ سال تھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی موجودگی میں کسی اور سے نکاح نہیں کیا۔ ان کی وفات نبوت کے دسویں سال ماہ رمضان میں ہوئی۔ اس وقت وہ ۶۵ برس کی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عمر کی پچاسویں منزل میں تھے۔ رحمة للعالمين (۲/۱٦٤)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابراہیم رضی اللہ عنہ کے علاوہ (وہ ماریہ قبطیہ کے پیٹ سے پیدا ہوئے) باقی سب اولاد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن اطہر سے پیدا ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیٹیاں، زینب، رقیہ، اُمّ کلثوم، فاطمہ رضی اللہ عنہن اور تین بیٹے تھے: قاسم، عبداللہ (طیب وطاہر)، ابراہیم رضی اللہ عنہم۔

الاصابة (٤/۳۳۸). طبقات ابن سعد (۱/۱۳۲)

اچھے لوگ

ا۔ بہترین مسلمان

سب سے بہتر، اچھا مسلمان وہی ہوتا ہے جس کی زبان اور دیگر اعضاء سے مسلمان کو تکلیف واذیت نہ ہو بلکہ وہ ہر ایک کے لیے مسیحا ثابت ہو اور دوسرے کے لیے دردِدل

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہمدردی، رواداری اور خیر خواہی کا جذبہ، اس میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہو اور محبت ومودت کا ایک مظہر ہو۔ رسول اللہ ﷺ سے کسی نے یہی سوال کچھ اس طرح کیا کہ:

((أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ ؟))

''کون سا مسلمان بہتر ہے؟''

آپ ﷺ نے فرمایا

((مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِه وَيَدِه))

''جس کی زبان اور اسکے ہاتھ سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔''

مسلم ، الایمان ،باب بیان تفاضل الاسلام وأی أموره أفضل (٤٠)

اس حدیث میں ہاتھ اور زبان سے ایذاء نہ پہنچانا علامت مسلم شمار کیا ہے۔ مقصد دوسرے اعضاء سے احتراز نہیں بلکہ ہر دو کے ساتھ ہی باقی سب اعضاؤں کا تعلق ہے اور ہاتھ کی ایذا سے زبان کو مقدم کیا ہے کیونکہ اس سے چوٹ گہری لگتی ہے۔

بقول شاعر:

جَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا التِيَامُ
وَلَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ

''تلوار کے زخم تو کبھی نہ کبھی بھر جاتے ہیں مگر زبان کے زخموں کے لیے بھراؤ نہیں ہے۔''

۲۔ زبان کو درست رکھو

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب ابن آدم صبح کرتا ہے تو اس کے تمام اعضاء زبان کی منت وسماجت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں اللہ سے ڈرنا، بلاشبہ ہم تیرے ساتھ ہیں اگر تو درست رہے گی تو ہم بھی درست رہیں گے اور اگر تو ٹیڑھی ہوگئی تو ہم بھی سیدھے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

راستے سے ہٹ جائیں گے‘‘۔

ترمذی ،الزھد،باب ماجاء فی حفظ اللسان (٢٤٠٧)،مسنداحمد(٩٦،٩٥/٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْلِيَصْمُتْ))

’’جواللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے‘‘۔

بخاری ،الرقاق،باب حفظ اللسان (٦٤٧٥)،ابن ماجه(٣٩٧١)

۳۔ میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(١) اُصْدُقُوا اِذَا حَدَّثْتُمْ — جب بات کرو سچ بولو

(٢) وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ — وعدہ کرو تو پورا کرو

(٣) وَاَدُّوْا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ — امانت کولٹاؤ جب امانت رکھی جائے

(٤) وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ — شرم گاہوں کی حفاظت کرو

(٥) وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ — نگاہیں نیچی رکھو

(٦) وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ — تکلیف دینے سے ہاتھوں کو روکے رکھو۔

مسنداحمد(٣٢٣/٥)وابن حبان (٢٧١)والحاكم فی المستدرك(٣٥٩/٤)وقال هذاحديث صحيح الاسناد

۴۔ تم میں سب سے بہتر وہ ہے..!

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے‘ وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي))

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

”تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم میں سے اپنی بیوی کے لیے سب سے بہتر ہے اور میں تم میں اپنی بیوی کے لیے سب سے بہتر ہوں“

ترمذی، المناقب، باب فضل أزواج النبی (٣٨٩٥) وصحیح الجامع الصغیر (٣٣١٤) والصحیحة (٢٨٥)

۵۔ بہتر وہ ہیں جو اچھے اخلاق والے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خِيَارُكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا))

” تم میں سے بہتر وہ ہیں جو زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔“

ترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی الفحش (١٩٧٥)

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَّاَلْطَفُهُمْ بِاَهْلِهِ))

”یقیناً مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں سے سب سے زیادہ اخلاق میں اچھا ہے اور ان میں سے اپنی بیوی کے ساتھ زیادہ مہربانی کرنے والا ہے۔“

جامع الترمذی، الإیمان، باب فی استکمال الإیمان (٢٦٢١)

٦۔ بہترین خطا کار

خطاء ونسیان فطرت انسانی ہے یعنی انسان خطاء کا پتلا ہے۔ اگر انسان احکام الٰہی کی صحیح حفاظت فرمائے تو خیر البریہ کا مصداق بن جاتا ہے اور اگر خطاء وگناہ میں آگے سے آگے نکلتا چلا جائے اور غلطی پر توبہ نہ کرے تو کلأنعام کا مصداق بن جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ بَنِىْ آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ))

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

”ہر انسان خطا کار ہے (یعنی ہر انسان سے گناہ سرزد ہو جاتا ہے) اور بہترین خطا کار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔“

جامع الترمذی،صفة القیامة والرقائق والورع ،باب منه(٢٤٩٩)وان ماجه(٤٢٥١)

۷۔دل پہ سیاہ نقطہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جب کوئی مومن گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نقطہ ہو جاتا ہے پھر اگر وہ اس گناہ سے توبہ کر لیتا ہے اور استغفار کرتا ہے تو اس کا دل اس سیاہ نقطہ سے صاف کر دیا جاتا ہے اور اگر زیادہ گناہ کرتا ہے تو وہ سیاہ نقطہ بڑھتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر چھا جاتا ہے پس یہ ران یعنی زنگ ہے جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ۔﴿كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَىٰ قُلُوبِهِم مَّا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ ”ہر گز نہیں بلکہ ان کے دلوں پر یہ اس چیز یعنی گناہ کا زنگ ہے جو وہ کرتے تھے“ یہاں تک کہ ان کے دلوں پر خیر و بھلائی بالکل باقی نہیں رہی۔“

ترمذی،التفسیر ، باب(٣٢٥٧)امام ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

معلوم ہوا جو انسان اپنے زنگ آلود دل کو صاف کر لیتا ہے کائنات کا سب سے بہترین انسان بن جاتا ہے۔

۸۔اللہ کی خوشی

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ اس شخص سے جو اس کے سامنے توبہ کرتا ہے اتنا زیادہ خوش ہوتا ہے کہ جتنا تم میں وہ شخص بھی خوش نہیں ہوتا جس کی سواری بیچ جنگل بیابان میں ہو اور پھر وہ جاتی رہی ہو (یعنی گم ہو گئی ہو) اور اس سواری سے ناامیدی کی حالت میں انتہائی مغموم

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

و پریشان لیٹ جائے اور پھر اسی حالت میں اچانک وہ اپنی سوار کو اپنے پاس کھڑے ہوئے دیکھ لے۔ چنانچہ وہ اس سواری کی مہار پکڑ کر انتہائی خوشی میں جذبات سے مغلوب ہو کر یہ کہہ بیٹھے اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ مارے خوشی کے زیادتی کے اس کی زبان سے یہ غلط الفاظ نکل جائیں۔"

مسلم، التوبة، باب الحض علی التوبة والفرح بها(٦٩٥٢)

۹۔ اللہ کے ہاں بہترین شخص

دین خیر خواہی کا نام ہے اپنوں اور غیروں کے ساتھ اچھا برتاؤ انسان کو اللہ کا محبوب بنا دیتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

((خَيْرُ الأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُ لِصَاحِبِهِ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهِ))

"بہترین ساتھی اللہ کے ہاں، جو بہتر ہیں اپنے ساتھی کے واسطے اور بہترین ہمسائے، اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے ہمسائے کے لیے بہتر ہیں"

ترمذی البر والصلة باب ماجاء فی حق الجوار(١٩٤٤)و(مسنداحمد(٢/ ٦٥٧٤)

۱۰۔ اپنے لیے تو سبھی جی لیتے ہیں

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ النَّاسَ))

"لوگوں میں سے سب سے بہترین وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ دینے والا ہے۔"

صحیح جامع الصغیر(٣٢٨٩)قال الشیخ الالبانی حسن

بقول شاعر۔

اپنے لیے تو سبھی جی لیتے ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے زندگی کا مقصد اوروں کے کام آنا

۱۱۔ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو...!

جس طرح دنیا کی تمام کتابوں میں سے سب سے بہترین کتاب قرآن مجید ہے اسی طرح اس کی تعلیم حاصل کرنے والا اور تعلیم دینے والا بھی کائنات میں سب سے بہترین شخص ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ))

”تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھتا ہے اور سیکھاتا ہے۔“

بخاری فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه (۵۰۲۷)

جامع ترمذی کی ایک ورایت میں ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَءُوهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْكًا يَفُوحُ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرْقُدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ وُكِءَ عَلَى مِسْكٍ))

”قرآن سیکھو اور پھر اسے پڑھو اور یہ یاد رکھو کہ اس شخص کی مثال جو قرآن سیکھتا ہے پھر اسے ہمیشہ پڑھتا رہتا ہے اس پر عمل کرتا ہے اور اس میں مشغولیت یعنی تلاوت وغیرہ کے شب بیداری کرتا ہے اس تھیلی کی سی ہے جو مشک سے بھری ہو جس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن سیکھا اور سو رہا یعنی وہ قرآن کی تلاوت قرات شب بیدار سے غافل رہا یا اس پر عمل نہ کیا اس تھیلی کی سی ہے جسے مشک پر باندھ دیا گیا ہو۔“

ترمذی، ثواب القرآن، باب ماجاء فی فضل سورة البقرة وآیة الکرسی (۲۸۷۶) و ابن ماجه (۲۱۷)

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

برے لوگوں سے بچو

۱۔ دوگلہ پن رکھنے والا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَاالْوَجْهَيْنِ الَّذِیْ يَأْتِیْ هٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ وَّهٰؤُلَآءِ بِوَجْهٍ))

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''لوگوں میں سب سے زیادہ بدترین'' دو چہروں والا شخص ہے جو ان کے پاس ایک چہرہ لے کر آتا ہے اور ان کے پاس دوسرا چہرہ لیکر جاتا ہے''

صحیح بخاری ،المناقب،باب قول اللہ تعالیٰ (یایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر)ابو داود ،الأدب،باب فی ذی الوجھین

۲۔فضول گفتگو کرنے والے

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

((إِنَّ مِنْ أَبْغَضِكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدِكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، اَلثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَيْهِقُوْنَ))

''میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسند اور روز قیامت سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہیں جو فضول بک بک کرتے ہیں' منہ پھاڑ کر اونچی اونچی بولتے ہیں اور تکبرانہ انداز کی گفتگو کرتے ہیں۔''

جامع الترمذی، الزھد، باب ما جاء فی حفظ اللسان، حدیث (٢٤٠٧)

۳۔بے پردہ عورت

آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَشَرُّ نِسَائِكُمْ »اَلْمُتَبَرِّجَاتُ »اَلْمُتَخَيِّلَاتُ »وَهُنَّ الْمُنَافِقَاتُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْهُنَّ إِلَّا مِثْلُ الْغُرَابِ الْأَعْصَمِ))

''اور تمہاری بدترین خواتین بے پردہ اور غرور وتکبر کرنے والی خواتین ہیں اور یہ منافق عورتیں ہیں۔خواتین میں سے سرخ چونچ اور سرخ پاؤں والے کوّے کے برابر عورتیں ہی جنت میں داخل ہوں گی۔''

السنن الکبریٰ للبیھقی (٨٢/٧) اسے شیخ البانی نے السلسلۃ الصحیحۃ (٤٦٤/٤)(١٨٤٩) میں ذکر کیا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۴۔ بدترین لوگ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ؛ اَلْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ وَالْفَقِيْرُ الْمُخْتَالَ وَالشَّيْخُ الزَّانِيْ وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ))

چار آدمیوں کو اللہ تعالیٰ انتہائی ناپسند کرتا ہیاوران سے ناراض ہے۔

① بہت زیادہ قسمیں کھا کر سودا بیچنے والا

② غریب ہو کر تکبر کرنے والا

③ بوڑھا ہو کر زنا کرنے والا اور ④ ظالم حکمران۔

سنن النسائی،(٢٤١٤) و السلسلة الصحيحة،(٣٦٣)

۵۔ خدا کی بدترین مخلوق

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے بعض نے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جس کو ماریہ کہا جاتا تھا (کنیسہ یہود ونصاری کی عبادت گاہ کہتے ہیں، اسی کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھی ہوئی ازواج مطہرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دلبستگی کے لئے باتوں میں مشغول تھیں کہ بعض ازواج مطہرات یعنی ام سلمہ اور ام حبیبہ نے کنیسہ کا ذکر کیا جس کو انہوں نے ملک حبشہ میں دیکھا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ازواج مطہرات یعنی ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا حبشہ جا چکی تھیں جہاں کے لوگ عیسائیت کے پیروکار تھے) چنانچہ ان دونوں نے کنیسہ کی خوبصورتی اور اس میں بنی ہوئی تصویروں کا ذکر کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تذکرہ سن کر اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا:

”کہ وہ لوگ (یعنی حبشہ والے یا انصاریٰ ایسا کرتے ہیں کہ) جب ان میں سے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کوئی نیک و صالح آدمی مرجاتا ہے تو وہ اس کی قبر پر عبادت گاہ بنا لیتے ہیں (جس کو کنیسہ کہا جاتا ہے) اور اس کنیسہ میں (اپنے نیک و صالح لوگوں کی) یہ تصاویر بناتے ہیں وہ لوگ (حقیقت میں) خدا کی بدترین مخلوق ہیں۔''

بخاری،مناقب الانصار، باب هجرة الحبشة (۳۸۷۳) ومسلم(۱۱۸۱)

معلوم ہوا کہ قبروں پر عبادت گاہ بنانے اور ان قبروں کی طرف منہ کر کے عبادت کرنے کی وجہ سے وہ خدا کی بدترین مخلوق میں شمار کیے جاتے ہیں۔

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

((أَخْرِجُوا يَهُودَ أَهْلِ الْحِجَازِ وَأَهْلِ نَجْرَانَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَاعْلَمُوا أَنَّ شِرَارَ النَّاسِ الَّذِينَ اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ))

'' یہود کو حجاز سے نکال دو اور اہل نجران کو جزیرہ عرب سے نکال دو اور جان لو کہ لوگوں میں سے سب سے برا شخص وہ ہے جس نے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔''

صحيح جامع الصغير (۲۳۳)

۶۔ بدترین شخص

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((شَرُّ النَّاسِ مَنْ طَالَ عُمْرُهُ وَسَاءَ عَمَلُهُ))

''لوگوں میں سے بدترین وہ شخص ہے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل برے ہوں۔''

صحيح جامع الصغير (۳۲۹۷)

۷۔ برا شخص

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ وَلَا يُعْطِي))

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”کیا میں تمہیں تم سے برے کی خبر نہ دوں وہ شخص ہے جو اللہ سے مانگتا ہے لیکن اس کی راہ میں دیتا نہیں ہے۔“

صحیح جامع الصغیر (۲٦٥١)

۸۔ دو بری خصلتیں

حضرت عبدالعزیز بن مروان سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((شَرٌّ مَا فِی رَجُلٍ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ))

”آدمی کے اندر سب سے بری خصلتیں دو ہیں بخیلی اور بزدلی۔“

ابوداؤد، الجهاد، باب فی الجرءة والجبن (۲٥۱۱) صحیح

۹۔ بدترین لوگ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:

((إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا وَشِرَارُ النَّاسِ الَّذِينَ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ أَحْيَاءً وَالَّذِينَ يَتَّخِذُونَ قُبُورَهُمْ مَسَاجِدَ))

” کچھ بیان جادوئی اثر رکھتے ہیں اور بدترین لوگ ہیں جن کو قیامت زندہ پائے گی اور وہ لوگ جنھوں نے (انبیاء) کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا۔“

مسند احمد (٤٣٤١) صحیح

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

صلہ رحمی

ا۔ رشتہ داریاں ملایا کرو

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو بندہ ان چار کاموں کو باحسن طریقے سے کرے گا وہ جنت میں سلامتی سے داخل ہو جائے گا)۔

أَفْشُوا السَّلَامَ　　　　سلام کو عام کرو۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ کھانا کھلایا کرو۔

وَصِلُوا الْأَرْحَامَ رشتہ داریاں ملایا کرو۔

وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھا کرو۔

ابن ماجه» اقامة الصلاة»باب ماجاء فی قیام اللیل»(١٣٣٤)

۲۔والدین کے رشتہ داروں سے نیکی کرو

سیدہ ام المومنین میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ: انہوں نے ایک لونڈی آزاد کردی اور نبی ﷺ سے اس کی اجازت نہیں لی۔ پس جب وہ دن ہوا جوان کے پاس نبی ﷺ کے تشریف لانے کا تھا (آپ ﷺ تشریف لائے) تو انہوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا آپ نے محسوس کیا ہے کہ میں نے اپنی لونڈی آزاد کر دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا وقعی تم نے ایسا کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں آپ نے ارشاد فرمایا:

((اُمَّا اِنَّكِ لَوْ اُعْطَيْتِهَا اُخْوَالَكِ كَانَ اُعْظَمَ لِاُجْرِكِ))

”اگر تم وہ اپنے ماموؤں کو دے دیتیں تو تو تمہارے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔“

صحیح: بخاری ،الهبه ،باب من لم يقبل للهدية لعلة(٢٥٩٢)»مسلم(٩٩٩)

۳۔والدین خواہ غیر مسلم ہوں احترام کرو

سیدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ: میری والدہ میرے پاس آئیں ہیں۔ وہ مجھ سے حسن سلوک کی خواہشمند ہیں: میری ماں جب کہ وہ ابھی مشرکہ تھیں میرے پاس آئیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا:

((اِنَّ اُمِّيِّ قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ اَفَاصِلُ اُمِّيِّ ؟ قَالَ : نَعَمْ صِلِيْ اُمَّكِ))

”کیا میں انکی خواہش کے مطابق انکے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں: تم

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اپنی والدہ سے صلہ رحمی کرو۔“

صحیح بخاری ،الھبہ ،باب الھدیة للمشرکین (٢٦٢٠)،مسلم (١٠٠٣)

۴۔میں رشتہ داری کا ضرور خیال رکھوں گا

سیدنا ابوعبداللہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علانیہ فرماتے ہوئے سنا خفیہ نہیں:

((اِنَّ آلَ [اَبِیْ] فَلَانٌ لَیْسُوْا بِاَوْلِیَائِیْ اِنَّمَا وَلِیِّیِ اللّٰہُ وَصَلِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنْ لَهُمْ رَحِمَ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا))

” آپ فرماتے تھے ، بے شک بنی فلاں کی اولاد ، میرے دوست نہیں ہیں میرے دوست تو اللہ اور نیک مومن ہیں البتہ ان سے میری رشتہ داری ہے جسے میں ضرور ملحوظ رکھتا ہوں۔“

صحیح بخاری ، الادب،باب تبل الرحم ببلالها (٥٩٩٠)،مسلم:(٢١٥)

۵۔رشتہ داری ملانے والے کو اللہ ملائے

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

﴿ یَقُوْلُ :قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ : اَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا اسْمًا مِنِ اسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهُمَا قَطَعْتُهُ ﴾

«کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں رحمان ہوں ، میں نے رحم رشتہ کو پیدا کیا ہے جو اسے جوڑے گا میں اسے جوڑوں گا جو اسے توڑے گا میں اسے توڑوں گا“

صحیح بخاری کتاب الادب ،باب من وصل وصله الله ،(٥٩٨٨)ومسند احمد(١٩٤/١)و سنن ابی داود (١٦٩٥)وسنن ترمذی(١٩٠٧) وسندہٗ حسن

٦۔اس کا باپ میرے والد کا دوست تھا

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن دینار سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

''ایک دیہاتی آدمی انہیں ایک راستے میں ملا، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کیا اور اسے گدھے پر سوار کرلیا، جس پر وہ خود سوار تھے اور اسے وہ عمامہ بھی دے دیا جوان کے سر پر تھا (حدیث کے راوی ابن دینار کہتے ہیں) کہ ہم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ آپ کا بھلا کرے یہ تو دیہاتی لوگ ہیں، تھوڑی سی چیز پر راضی ہو جاتے ہیں، (ان کے ساتھ اتنا کچھ کرنے کی کیا ضرورت تھی) سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''(بات یہ ہے) اس شخص کا باپ (میرے باپ) عمر بن خطاب کا دوست تھا، اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے بڑی نیکی آدمی کا اپنے باپ کے دوستوں سے نیکی کرنا ہے ایک''

اور روایت میں ہے جو ابن دینار ہی ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر جب مکہ جاتے تو ان کے پاس ایک گدھا ہوتا جب وہ اونٹ کی سواری سے اکتا جاتے تو اس پر سوار ہو جاتے اور ایک عمامہ ہوتا جسے وہ سر پر باندھ لیتے، اس دوران کہ ایک دن وہ اس گدھے پر سوار تھے، آپ کے پاس سے ایک دیہاتی گزرا آپ نے اس سے پوچھا کیا تو فلاں بن فلاں کا بیٹا نہیں ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں کیوں نہیں، آپ نے اسے وہ گدھا دے دیا اور فرمایا: اس پر سوار ہو جا اور اسے عمامہ بھی عنائیت فرما دیا اور کہا اس کے ساتھ اپنے سر کو باندھ لے پس ابن عمر کے بعض ساتھیوں نے ان سے کہا اللہ تعالی آپ کو معاف فرمائے آپ نے اس دیہاتی کو وہ گدھا بھی دے دیا جس پر آپ دوران سفر آرام کرتے تھے، وہ عمامہ بھی دے دیا جس کے ساتھ آپ اپنے سر کو باندھتے تھے۔ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''کہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے، کہ آدمی اپنے باپ کے (مرنے کے بعد) اس کے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دوستوں سے تعلق برقرار رکھے اور ان سے حسن سلوک کرے“

(اور تمہیں معلوم ہونا چاہیے) کہ اس کا باپ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

صحیح مسلم ، البر والصلاۃ ، باب صلة اصدقاء الا ب والا ونحوهما(٢٥٥٢)

۷۔ والدین کے لیے دعائے مغفرت کرو

سیدنا ابو اسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک وقت ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ بنی سلمہ قبیلے کا ایک آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آ کر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی نیکی بھی باقی ہے جو والدین کی وفات کے بعد میں ان کے ساتھ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نَعَمْ اَلصَّلَاۃُ عَلَیْھِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَھُمَا وَاِنْفَاذُ عَھْدِھِمَا مَنْ بَعْدِ ھِمَا وَصِلَۃُ الرَّحِمِ الَّتِی لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِھِمَا وَاِکْرَامُ صَدِیْقِھِمَا))

”ہاں، ان کے حق میں دعائے خیر کرنا اور انکے لیے مغفرت مانگنا ان کے بعد کے (کئے گئے) عہد پورا کرنا اور ان کے رشتوں کو جوڑنا جو انہی کی وجہ سے جوڑے جاتے ہیں اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔“

سنن ابی داود،الادب،باب فی بر الولدین(٥١٤٢) وسنن ابن ماجه(٣٦٦٤) وابن حبان (٢٠٣٠)و حاكم (١٧١/٤)وسندہٗ حسن

۸۔ مجھے جنتی عمل بتائیں..؟

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بدوی سفر کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور اس نے آپ کی اونٹنی کی باگ یا نکیل پکڑ لی۔ پھر عرض کرنے لگا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یا اس نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے ایسا عمل بتائیں، جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کر دے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر خاموش رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اسے توفیق مل گئی

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

یا اسے ہدایت مل گئی، آپ ﷺ نے پوچھا تم نے کیسے کہا ہے؟'' تو اس نے اپنا سوال دہرایا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے رہو، اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو اونٹنی کو چھوڑ دو ایک دوسری روایت میں ہے کہ اپنے رشتہ داروں سے تعلق جوڑو جب وہ واپس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر یہ شخص اس چیز پر کاربند رہا جو میں نے اسے بتائی ہے تو جنت میں داخل ہوگا۔''

صحیح بخاری ،الزکاۃ ،باب وجوب الزکاۃ(۱۳۹۶)وصحیح مسلم (۱۳)

۹۔ رشتے داری توڑنے والے کا انجام

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ))

''قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

صحیح بخاری ،الادب ،باب اثم القاطع(۵۹۸٤)،مسلم (۲۵۵٦)

۱۰۔ رشتے داروں سے صلہ رحمی کرو

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((مَنْ اَحَبَّ اَنْ یَبْسُطَ لَهُ فِیْ رِزْقِهٖ ،وَیُنْسَاَلَهُ فِیْ اَثَرِهٖ ،فَلْیَصِلْ رَحِمَهُ))

''جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کی روزی میں فراخی اور اس کی عمر میں میں تاخیر یعنی اضافہ کیا جائے تو اسے صلہ رحمی کرنی چاہیے۔''

صحیح بخاری ،الادب ،باب من بسط له فی الرزق بصلة الرحم(۵۹۸٦)،مسلم (۲۵۵۷)

۱۱۔ صلہ رحمی ایمان کا حصہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))

''جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے''

صحیح بخاری، الادب، باب اکرام ضیف..الخ (٦٠١٨) و، مسلم (٤٧)

السلام علیکم

ا۔ گلی بازار سے گزرتے ہوئے سلام کہو

حضرت طفیل بن ابی کعب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

''وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتے تھے اور صبح صبح ان کے ساتھ بازار کو جاتے، طفیل کہتے ہیں جب ہم بازار میں پہنچتے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہر ایک ردی ودی بیچنے والے پر اور ہر دوکا دار پر اور ہر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مسکین پر اور کسی پر سلام کرتے ایک روز میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا انہوں نے مجھے بازار لے جانا چاہا، میں نے کہا تم بازار میں جا کر کیا کرو گے نہ تم بیچنے والوں کے پاس ٹھہرے ہو نہ کسی اسباب کو پوچھتے ہو نہ کسی کا مول تول کرتے ہو نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہو اس سے یہیں بیٹھے رہو۔ ہم تم باتیں کریں گے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے پیٹ والے (طفیل کا بڑا تھا) بازار میں سلام کرنے کو جاتے ہیں جس سے ملاقات ہوتی ہے اس کو سلام کرتے ہیں''

موطاامام مالك، السلام، باب جامع السلام (٢/٩٦١، ٩٦٢) صحيح

۲۔ فرشتوں کو سلام کہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا تو ان سے کہا۔ جا اور فرشتوں کی اس بیٹھی ہوئی جماعت کو سلام کرا ور وہ جو جواب دیں غور سے سن کیونکہ وہی تیرا اور تیری اولاد کا سلام ہوگا پس حضرت آدم علیہ السلام نے جا کر کہا السلام علیکم، تو انہوں نے کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ پس انہوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا''۔

صحيح بخاري، الاستئذان، باب بدء السلام (٦٢٢٧)، مسلم (٢٨٤١)

۳۔ مسلمان پر مسلمان کے چھ حق ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔

((اِذَا لَقِيْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ))

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

"جب تو اسے ملے تو سلام کہہ"

((وَإِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ))

"اور جب وہ تجھے بلائے تو اس کے پاس جا"

((وَإِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْهُ))

"اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کر۔"

((وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ))

"اور جب اسے چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو تو یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ۔"

((وَإِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ))

"اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر"

((وَإِذَا مَاتَ فَاتْبَعْهُ))

"اور جب وہ فوت ہو تو اس کے جنازے میں شریک ہو"

صحیح بخاری (٥١٧٥) ومسلم، السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام (٦٥١)

۴۔ سلام محبت کا پیغام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم اسوقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان دار نہ بن جاؤ اور اس وقت تک ایمان دار نہیں بن سکتے۔ جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔ میں ایک ایسا کام نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم ایک دوسرے سے محبت کرو گے آپس میں بہت زیادہ سلام کیا کرو"

صحیح مسلم، الایمان، باب بیان انه لا یدخل الجنة ...الخ (٥٤)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۵۔اسلام بہترین چیز

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

((اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ؟ قَالَ: «تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ))

''ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا' اسلام کی کون سی خصلت بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:'' کھانا کھلاؤ اور ہر ایک (مسلمان) کو سلام کرو چاہے اس سے تمہاری پہچان ہو یا نہ ہو۔''

صحیح البخاری (۱۲) و صحیح مسلم (۳۹) و مسند الإمام أحمد (۶۵۵۲) و سنن الدارمی (۱۹۹۱) و سنن أبی داود (۵۲۰) و سنن ابن ماجه (۳۲۴۴) و سنن النسائی (۴۹۱۴)

۶ ۔ کیا میں اندر آ سکتا ہوں...؟

حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

''صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ نے میرے ہاتھ رسول اکرم ﷺ کے لیے دودھ، ہرن کا بچہ اور ککڑی بھیجی اور اس وقت رسول اکرم ﷺ مکہ کے بالائی کنارہ پر جس کو معلٰی کہتے ہیں، قیام پذیر تھے، کلدہ کہتے ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں یونہی چلا گیا تو میں نے آپ کی قیام گاہ میں داخل ہونے سے پہلے سلام کیا اور نہ اندر آنے کی اجازت چاہی، چنانچہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا'' واپس جاؤ، یعنی یہاں سے نکل کر دروازہ پر جاؤ اور وہاں کھڑے ہو کر کہو السلام علیکم، کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟''

أبو داود، الأدب، باب کیف الاستئذان (۵۱۷۶) وأحمد (۱۵۵۰۳) والصحیحة (۸۱۸، ۸۱۹)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وعدہ اور عہد پاسداری

ا۔ میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَقَبَّلُوْا اِلَیَّ بِسِتٍّ اَتَقَبَّلُ لَکُمُ الْجَنَّۃَ))

''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

انہوں نے کہا وہ کیا ہیں۔۔؟

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(١) اِذَا حَدَّثَ اَحَدُکُم فَلَا یَکْذِبْ

''جب تم میں سے کوئی بات کرے وہ جھوٹ نہ بولے''۔

(٢) وَ اِذَا وَعَدَ فَلَا یُخْلِفُ

''جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ کرے''۔

(٣) وَ اِذَا اؤْتُمِنَ فَلَا یَخُنْ

''اور جب اسے امین سمجھا جائے وہ خیانت نہ کرے''۔

(٤) وَ غُضُّوْا اَبْصَارَکُمْ

''اور تم اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو''۔

(٥) وَ کُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ

''اور اپنے ہاتھوں کو دوسروں کو تکلیف دینے سے روکے رکھو''۔

(٦) وَ احْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ

''اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو''۔

مسند احمد(٥/٣٢٧)،وابن حبان(٢٧٢)،والحاکم(٤/٣٥٩)

٢۔ ابو جندل کو بھی واپس کرو

صلح حدیبیہ کی شرائط میں سے ایک شرط یہ تھی کہ

''اے محمد(ﷺ) ہماری طرف سے جو شخص تمہارے پاس جائے اگرچہ وہ تمہارے دین پر ہو تب بھی تم اسے ہماری طرف واپس لوٹا دینا''

مسلمانوں نے کہا سبحان اللہ ! وہ مشرکوں کے پاس کیوں واپس کر دیا جائے گا، حالانکہ وہ مسلمان ہو چکا ہے، اسی حالت میں ابو جندل بن سہیل اپنی بیڑیوں کو کھڑکھڑاتے ہوئے مکہ کے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نشیب سے آئے تھے مسلمانوں کے درمیان آ گئے تو سہیل نے کہا محمد یہی سب سے پہلی بات ہے جس پر ہم آپ سے صلح کرتے ہیں کہ تم ابوجندل کو مجھے واپس دے دو جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم نے ابھی تحریر ختم نہیں کی۔ ابھی سے ان شرائط پر عمل کیونکر ضروری ہو سکتا ہے، سہیل نے کہا اللہ کی قسم! ہم تم سے کسی بات پر صلح کبھی نہ کریں گے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا اس ایک آدمی کی تم مجھے اجازت دیدو، سہیل نے کہا میں ہرگز اس کی اجازت نہ دونگا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس کی اجازت دے دو۔ اس نے کہا میں نہ دونگا، مکرز نے کہا: میں اس کی اجازت آپ کو دیتا ہوں (لیکن سہیل نے اس کی بات پر دھیان ہی نہ دیا) ابوجندل نے کہا مسلمانو ! کیا میں مشرکوں کے پاس واپس کر دیا جاؤں گا، حالانکہ میں مسلمان ہو چکا ہوں کیا تم نہیں دیکھتے کہ میں نے اسلام کیلئے کیا کیا مصیبتیں اٹھائی ہیں درحقیقت ابوجندل کو خدا کی راہ میں بہت سخت تکلیفیں دی گئی تھیں (اور پھر وہ اپنے بیٹے کو مارتا ہوا واپس لے گیا)

صحیح بخاری ،الشروط،باب الشروط فی الجهاد........(٢٧٣١)واحمد(١٨٩٥٢)

۳۔اپنا وعدہ پورا کر دکھایا

صلح حدیبیہ کے بعد رسول اللہ ﷺ مدینہ لوٹ کر آئے تو ابوبصیر جو قریشی نسل تھے، آپ ﷺ کے پاس آئے وہ مسلمان تھے، کفار نے ان کے تعاقب میں دو آدمی بھیجے اور آپ ﷺ سے کہلوا بھیجا کہ ہم سے جو معاہدہ آپ نے کیا ہے اس کا خیال کریں چنانچہ آپ نے ابوبصیر کو ان دونوں کے حوالہ کر دیا اور وہ دونوں ابوبصیر کو لے کر چلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو وہ لوگ اتر کے اپنے چھوارے کھانے لگے ابوبصیر نے ان میں سے ایک شخص سے کہا کہ:

"اے فلاں خدا کی قسم تیری تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے"

اس شخص نے نیام سے اپنی تلوار نکالی اور کہا کہ ہاں خدا کی قسم یہ تلوار بہت عمدہ ہے۔ میں نے اس کو کئی مرتبہ آزمایا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابو بصیر نے کہا مجھے دکھلاؤ میں بھی اسے دیکھوں چنانچہ وہ تلوار اس نے ابو بصیر کو دیدی ابو بصیر نے اس سے اس کو مار ڈالا اور اس کو ٹھنڈا کر دیا لیکن دوسرا شخص بھاگ گیا اور مدینہ آ کر ڈرتا ہوا مسجد میں گھس گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے جب اسے دیکھا تو فرمایا: کہ یہ کچھ خوف زدہ ہے جب وہ رسول اللہ کے پاس پہنچا تو اس نے کہا کہ: خدا کی قسم! میرا ساتھی قتل کر دیا گیا اور میں بھی قتل کر دیا جاتا پھر ابو بصیر آئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم! اللہ نے آپ کو بری کر دیا آپ تو مجھے کفار کی طرف واپس کر چکے تھے لیکن اللہ نے مجھے ان کافروں سے نجات دی۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَيْلُ اُمِّهِ مِسْعَرُ حَرْبٍ لَوْ كَانَ لَهُ اَحَدٌ))

''اس کی ماں کا بیڑا غرق! اسے کوئی ساتھی مل جائے تو جنگ کی آگ بھڑا اڑا لے گا''

جب یہ بات ابو بصیر نے سنی تو سمجھ گئے کہ رسول اللہ ﷺ پھر انہیں کفار کی طرف واپس کر دیں گے لہذا وہ چلے گئے یہاں تک کہ دریا کے کنارے پہنچے اور اس طرف سے ابو جندل سہیل بھی چھوٹ کر آ رہے تھے راستہ میں وہ بھی ابو بصیر سے مل گئے یہاں تک کہ جو قریشی مسلمان ہو کر آتا ابو بصیر سے مل جاتا آخر کار ان سب کی ایک ٹولی ہوگئی خدا کی قسم جب وہ کسی قافلہ کی سمت سنتے تھے کہ وہ شام کی طرف سے آ رہا ہے تو وہ اس کی گھات میں لگ جاتے اور ان کے آدمیوں کو قتل کر دیتے اور ان کا مال لوٹ لیتے آخر کار قریش نے رسول اللہ کے پاس دو آدمیوں کو بھیجا اور آپ کو اللہ کا اور اپنی قرابت کا واسطہ دیا کہ آپ ابو بصیر کو ان باتوں سے منع کریں آئندہ سے جو شخص آپ کے پاس مسلمان ہو کر آئے وہ بے خوف ہے چنانچہ رسول اللہ نے ابو بصیر کو منع کر دیا۔

صحیح بخاری ،الشروط،باب الشروط فی الجهاد.........(۲۷۳۲)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۴۔وعدے کی وفا ایمان کا حصہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهُ))

''اس شخص کا کوئی ایمان نہیں ہے جو امانت دار نہیں ہے''۔

((وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهُ))

''اس شخص کا کوئی دین نہیں ہے جو اپنے وعدے کا پکا نہیں ہے''۔

مسنداحمد(۱۱۹۳۵)،صحیح الجامع الصغیر(۷۱۷۹)

۵۔وہ ہمیں وعدوں کی پاسداری کا حکم دیتا ہے

ابوسفیان سے ملک شام میں ہرقل نے پوچھا کہ وہ (محمد ﷺ) تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے تو ابوسفیان نے کہا:

((وَیَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعِفَافِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ))

''وہ ہمیں حکم دیتا ہے نماز،صدقہ،عفت و پاکدامنی،وعدے کی پاسداری اور امانت کی ادائیگی کا''۔

صحیح بخاری،الجهاد والسیر،باب دعاء النبی الی الاسلام والنبوة..(۲۹٤۱)

۶۔حالت جنگ میں بھی عہد کی وفا

رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر یا سریہ پر امیر مقرر کرتے تو اسے خاص طور پر اللہ سے ڈرنے اور اس کے ساتھی مسلمانوں کو نیکی وصیت کرتے پھر فرماتے اللہ کا نام لے کر اس کی راہ میں لڑو اور جو اللہ کا منکر ہو اسے قتل کرو لڑو مگر خیانت نہ کرو،غدر نہ کرو،نہ مثلہ کرو اور نہ بچوں کو قتل کرو۔گویا میدان جنگ میں غدر اور عہد کی خلاف ورزی سے بچنے کی تاکید فرماتے،جب کہ زمانہ جنگ میں عموماً معاہدوں کی پابندی نہیں ہوتی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

غزوہ بدر میں افراد کی کمی کا یہ عالم کہ کل تین سو تیرہ سرفروش ہم رکاب ہیں۔ان کے پاس کل آٹھ تلواریں دو گھوڑے ستر اونٹ ہیں اس بے سروسامانی کے باوصف عہد کی پاسداری کا یہ عالم ہے کہ حذیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں شریک نہ ہوسکا۔میں اپنے باپ کے ہمراہ مدینہ طیبہ آ رہا تھا راستہ میں مشرکین نے پکڑ لیا انہوں نے کہا کہ

''تمہارا ارادہ محمد ﷺ کے پاس جانے کا ہے،تو ہم نے کہا:نہیں،انہوں نے ہم سے اللہ کے نام کا عہد لیا کہ تم مدینہ جاؤ مگر اس شرط پر کہ محمد کے ساتھ بن کر نہیں لڑو گے۔''

چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے،اور ساری بات عرض کر دی،فرمایا تم لوٹ جاؤ ہمارے ساتھ لڑائی میں شریک نہ ہو۔غور کیجیے،وفا عہد کی اس سے بڑھ کر اور کیا مثال ہوگی۔

مسلم، الجهاد والسير ، باب الوفاء بالعهد (١٧٨٧). مسند احمد(٥/٩٣٩٥ (٢٣٧٤٦)

۷۔میں عہد شکنی نہیں کرسکتا

حضرت ابورافع کا بیان ہے کہ مجھے زمانہ صلح حدیبیہ میں قریش نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا،آپ کے رخ انور پر نظر پڑی تو اسلام دل میں گھر کر گیا،آپ سے عرض کی کہ آپ کا در چھوڑ کر واپس نہیں جاؤں گا۔مگر آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں عہد شکنی نہیں کرسکتا اور نہ ہی قاصد کو اپنے پاس رکھ سکتا ہوں۔تم سردست واپس چلے جاؤ،اگر تمہارے دل میں اسلام کی محبت ہوئی تو واپس آ سکتے ہو''

چنانچہ حضرت ابورافع واپس مکہ مکرمہ چلے گئے پھر واپس آئے اور حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

ابوداؤد مع العون (٣٧/٣)

۸۔وفائے عہد اور امیر معاویہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رومیوں سے ایک مدت تک نہ لڑنے کا عہد کیا،مگر اپنی تیاریوں میں مصروف رہے،جب مدت معاہدہ ختم ہونے کے قریب ہوئی تو فوج لے کر رومیوں کی سرحد

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پر روانہ ہو گئے تاکہ جوں ہی مدت ختم ہو حملہ کر دیا جائے۔ سفر کے دوران میں ایک صاحب گھوڑا دوڑاتے ہوئے آئے اور کہا: اللہ اکبر یہ بدعہدی کیوں ہے؟ وفائے عہد کرنا چاہیے۔ دیکھا تو وہ عمرو بن عتبہ رضی اللہ عنہ تھے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملے ان سے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((من كان بينه وبين قوم عهد فلا يشد عقدة ولا يحلها حتى ينقضي امدها او ينبذ اليهم على سواء))

”جس کا کسی قوم کے ساتھ عہد ہے تو نہ اس میں اضافہ کرے نہ تو اسے توڑے، تاآنکہ عہد کی مدت پوری ہو جائے یا (ان کی خیانت محسوس کرے) انہیں مطلع کرے تاکہ وہ بھی برابری کی سطح پر آجائیں۔“

ابو داؤد (ج۳ ص۳۸) و ابن کثیر (ج۲ ص۴۲۳)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنی تو واپس لوٹ آئے۔ جس سے نقض عہد کی ممانعت کے ساتھ ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفا شعاری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت گزاری کا جذبہ بھی نمایاں ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بھی یہی فرمان ہے کہ

﴿وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِن قَوْمٍ خِيَانَةً فَانبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَىٰ سَوَاءٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْخَائِنِينَ ۝﴾

”اور اگر تجھے کسی قوم کی خیانت کا ڈر ہو تو برابری کی حالت میں ان کا عہد توڑ دے، اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“ الانفال: ۵۸

۹۔ جزیہ واپس کر دیا جائے

جنگ یرموک کے موقع پر جب قیصر روم نے تمام اطراف سے اپنی فوجوں کا ٹڈی دل مقابلے کے لیے لا کھڑا کیا تو حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے رفقاء سے مشورہ کیا کہ اب کیا ہونا

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

چاہیے۔ حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما (حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھائی) کا مشورہ تھا کہ عورتوں اور بچوں کو شہر (حمص) میں رہنے دیں اور ہم شہر سے باہر لشکر آرا ہوں، مگر شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ درست نہیں شہر والے تمام عیسائی ہیں۔ ممکن ہے کہ وہ ہمارے اہل وعیال کو پکڑ کر قیصر کے حوالے کر دیں، یا خود مار ڈالیں، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس کی تدبیر یہ ہے کہ ہم عیسائیوں کو اسی شرط پر امن دیا ہے کہ وہ شہر میں اطمینان سے رہیں، اس لیے نقص عہد کیوں کر ہو سکتا ہے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اپنی تسلیم کی اور آخری رائے یہ ٹھہری کہ حمص کو چھوڑ کر دمشق روانہ ہوں، وہاں خالد رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ اور عرب کی سرحد قریب ہے، یہ فیصلہ ہو چکا تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے خزانچی حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ عیسائیوں سے جزیہ یا خراج اس لیے لیا جاتا ہے کہ ہم ان کی حفاظت کریں اور انہیں دشمنوں سے بچا سکیں لیکن اس حالت میں ہم ان کی حفاظت کا ذمہ نہیں اٹھا سکتے۔ اس لیے ان سے جو کچھ وصول ہوا ہے سب ان کو واپس کر دو اور ان سے کہہ دو کہ چونکہ اس وقت تمہاری حفاظت کے ذمہ دار نہیں ہو سکتے، اس لیے جزیہ تمہیں واپس کیا جاتا ہے چنانچہ کئی لاکھ کی رقم جو وصول کی گئی تھی بتام و کمال واپس کر دی عیسائیوں پر اس کا اس قدر اثر ہوا کہ وہ روتے جاتے تھے اور جوش سے کہتے جاتے تھے کہ اللہ تم کو واپس لائے، یہودی ان سے بھی زیادہ متاثر ہوئے، انہوں نے کہا: تورات کی قسم جب تک ہم زندہ ہیں قیصر حمص پر قبضہ نہیں کر سکتا یہ کہہ کر شہر کے دروازے بند کر دیئے اور ہر جگہ پہرے دار بٹھا دیئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے یہ سلوک صرف اہل حمص سے نہیں کیا بلکہ جس قدر اضلاع فتح ہو چکے تھے ہر جگہ یہ حکم نامہ بھیج دیا کہ جزیہ کی جس قدر رقم وصول ہوئی ہے واپس کر دی جائے۔

[فلاح کی راہیں از شیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ]

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رحم وشفقت

ا۔کیا آپ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں..؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ:

((جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ: تُقَبِّلُوْنَ الصِّبْیَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ۔ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اَوَ اَمْلِكُ لَكَ اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ))

''ایک اعرابی نبی رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا' آپ تو بچوں کو بوسہ دیتے ہیں' ہم تو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ان سے پیار نہیں کرتے۔تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں کیا کروں جب اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحم کو نکال لیا ہے۔''

صحیح البخاری (٥٩٩٨) و صحیح مسلم (٤٢٨١) و سنن ابن ماجه (٣٦٥٥) و مسند الإمام أحمد (٢٣١٥٦)

۲۔رحم کرو تم پر بھی رحم ہوگا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی نقل فرمایا ہے:

''تم زمین والوں پر رحم کیا کرو، وہ ذات جو آسمانوں پر ہے تم پر رحم کرے گی''۔

مجمع الزوائد للهيثمي

۳۔حبشی کی رحمدلی کا واقعہ

حضرت الامام ابراہیم بن محمد البیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خوبصورت کتاب لکھی ہے ''المحاسن والمساوی''۔اس میں ایک حبشی کی رحمدلی کا واقعہ اس طرح ہے۔''عبیداللہ بن معمر ایک حبشی کے پاس سے گزرے جو کھجوریں کھا رہا تھا' جبکہ ایک کتا اس کے سامنے بیٹھا تھا۔یہ حبشی جب ایک لقمہ خود کھاتا تو دوسرا کتے کو کھلا دیتا،آپ نے پوچھا کیا یہ کتا تمہارا ہے؟اس نے جواب دیا کہ نہیں۔تو پھر تم اسے کیوں کھلاتے ہو؟ اس نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ سے حیا آتی ہے کہ میرے سامنے دو آنکھوں والا جانور مجھے دیکھ رہا ہو اور میں اسے کھلائے بغیر اپنا پیٹ بھرلوں۔عبیداللہ بن معمر نے پھر پوچھا کہ تم غلام ہو یا آزاد؟ حبشی نے کہا کہ میں بنی غاضرہ (قبیلہ) کا غلام ہوں۔حبشی کا یہ جواب پا کر عبیداللہ بن معمر سیدھے اس کے مالکوں کے پاس پہنچے،اور پوچھا کہ اس حبشی کا مالک کون ہے؟ان میں سے ایک نے کہا کہ میں اس کا مالک ہوں آپ نے فرمایا کہ اسے میرے ہاتھ فروخت کردو تو مالک نے کہا یہ آپ کا ہوگیا آپ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم ایسے نہیں اس کی پوری قیمت لے لو یا اس کے بدلے ایک غلام۔چنانچہ آپ نے اسے خرید

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کر اللہ کی رضاء کے لئے آزاد کر دیا۔

المحاسن والمساوی لابراهیم بن محمد البیهقی (ت ۳۲۰ هجری)

۴۔جانوروں کی باہم رحمدلی

علم نحو میں اپنے وقت کے امام حضرت ابن باشاذ النحوؒ ایک روز کچھ احباب کے ساتھ جامع مصر کی چھت پر کھانا تناول فرمانے بیٹھے تو ایک بلی ادھر آنکلی۔ جب اسے ایک لقمہ دیا تو وہ کھانے کے بجائے لیکر وہاں سے غائب ہوگئی۔ ابھی تھوڑی دیر گزری تھی کہ پھر آنکلی تو انہوں نے اسے پھر کھانا دیا' وہ پہلے کی طرح کھائے بغیر پھر لیکر تیزی سے غائب ہوگئی اور تھوڑی دیر بعد پھر آموجود ہوئی' پھر کھانا دیا تو پھر غائب۔ جب چند بار ایسے ہوا تو حاضرین متعجب ہوئے کہ اس بلی کو اب تک جتنا کھانا ڈالا جا چکا ہے، یہ اس کی ضرورت سے بہت زیادہ ہے' یہ معاملہ کوئی اور ہے۔ چنانچہ ان حضرات نے جب اس کا پیچھا کیا تو دیکھا کہ نیچے مسجد کی دیوار میں ایک جگہ بنی ہوئی ہے' جہاں ایک دوسری نابینا معذور بلی بیٹھی ہے اور یہ صحتمند بلی ادھر اُدھر سے کھانا لا کر اسے کھلاتی ہے۔ اللہ کریم کی رزاقی اور مخلوق کے ساتھ یہ تعلق دیکھ کر حضرت ابن بابشاذ النحوی نے دنیا سے رشتہ توڑ کر وہیں جامع عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما (فاتح مصر) کے ایک کونے میں خلوت اختیار فرمالی تا آنکہ اللہ کریم نے اپنی بارگاہ رحمت میں طلب فرمالیا۔

(وفیات الاعیان ج۲)

۵۔چڑیا کی نابینے سانپ پر شفقت

کرد قبیلے کا مشہور ڈاکو تھا۔ وہ اپنا قصہ بیان کرتا ہے کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ ڈاکہ ڈالنے جا رہا تھا۔ راستہ میں ہم ایک جگہ بیٹھے تو ہم نے دیکھا کہ کھجور کے تین درخت ہیں۔ دو پر تو پھل آ رہا ہے اور ایک بالکل خشک ہے۔ ایک چڑیا بار بار آتی ہے اور پھل دار درختوں پر سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کھجور اپنی چونچ میں لے کر اس خشک درخت پر جاتی ہے۔ ہمیں یہ دیکھ کر تعجب ہوا' میں نے دس مرتبہ اس چڑیا کو یوں کھجوریں لے جاتے دیکھا تو مجھے خیال ہوا کہ اس پر چڑھ کر دیکھوں کہ یہ چڑیا اس درخت پر جا کر کیا کرتی ہے۔ چنانچہ اس درخت کی چوٹی پر جا کے دیکھا کہ وہاں ایک اندھا سانپ منہ کھولے پڑا ہے اور یہ چڑیا تر و تازہ کھجور اس کے منہ میں ڈال رہی ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر اس قدر عبرت ہوئی کہ میں رونے لگا۔ میں نے کہا میرے مولا! یہ سانپ جس کے مارنے کا حکم تیرے نبی ﷺ نے دیا جب یہ اندھا ہو گیا' تو نے اس کو روزی پہنچانے کے لیے چڑیا کو مقرر کر دیا اور میں تیرا بندہ، تیری توحید کا اقرار کرنے والا، تو نے مجھے لوگوں کے لوٹنے پر لگا دیا۔ یہ کہنے پر میرے دل میں یہ ڈالا گیا کہ میرا دروازہ توبہ کے لیے کھلا ہوا ہے۔ میں نے اسی وقت اپنی تلوار توڑ ڈالی جو لوگوں کو لوٹنے کا کام دیتی تھی اور اپنے سر پر خاک ڈالتا ہوا ((اِقَالَةً اِقَــــــالَةً)) (درگزر، درگزر) چلانے لگا۔ مجھے غیب سے آوز آئی کہ ہم نے درگزر کر دیا، درگزر کر دیا۔ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا' کہنے لگے تجھے کیا ہو گیا؟ میں نے کہا میں مہجور تھا اب میں نے صلح کر لی۔ یہ کہہ کر میں نے سارا قصہ ان کو سنایا۔ وہ کہنے لگے ہم بھی صلح کرتے ہیں' یہ کہہ کر سب نے اپنی تلواریں توڑ دیں اور سب لوٹ کا مال چھوڑ کر ہم احرام باندھے مکہ کے راستے پر چل دیے"۔

٦۔ ماں کی اولاد پر شفقت

روزنامہ جنگ لندن سوموار ۹ مئی ۲۰۰۵ء کے شمارے میں بنگلہ دیش کی ایک ۲۶ سالہ شفالی بیگم نامی خاتون کے متعلق خبر چھپی ہے کہ اسے خاوند چھوڑ گیا ہے اور یہ اکیلی اپنی بچی کی پرورش نہیں کر سکتی۔ حالات سے تنگ آ کر اس نے اخبار میں اشتہار دیا ہے کہ وہ اپنی آنکھ فروخت کرنا چاہتی ہے تاکہ اپنی بچی کی کفالت کر سکے۔ اس خبر نے مجھے نیم جاں کر دیا۔ اور میں سوچتا ہوں کہ جس ماں نے اپنی آنکھ فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے' اس کے سامنے نہ جانے اس کی بچی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دودھ اور سوکھی روٹی کے لیے کتنا تڑپی ہوگی۔

امانت داری اور خیانت کی مذمت

ا۔ امانت دار ملک کا بادشاہ بن گیا

جب حضرت یوسف علیہ السلام پر الزام لگا کر انہیں پابند سلاسل کر دیا گیا کچھ سال بعد عزیز مصر کو خواب آیا، تعبیر کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام کا انتخاب ہوا تو عزیز مصر نے ایک ایلچی بھیجا کہ یوسف علیہ السلام کو بلا کر لے آئے اس قاصد نے جا کر کہا کہ تمہیں بادشاہ صاحب بلا رہے ہیں یوسف علیہ السلام نے کہا:

﴿قَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ إِنَّ رَبِّي

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ﴾

''اوراس نے کہا کہ اپنے مالک کے پاس واپس لوٹ جااوراس سے پوچھ ان عورتوں کا کیا بنا۔۔؟ جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ دیئے تھے یقیناً میرارب ان کے فریب کو جاننے والا ہے''۔ یوسف(۱۲/۵۰)

حضرت یوسف علیہ السلام کے قیدی ساتھیوں نے کہا کہ آپ کو رہائی ملی ہے لیکن آپ نے ایسا کیوں نہیں کیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے جواب دیا:

﴿ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ﴾

''یہ اس لیے کہ وہ جان لے بے شک میں نے اس کی عدم موجودگی میں خیانت نہیں کی اور یہ کہ بے شک اللہ خیانت کرنے والوں کی چال کو کامیاب نہیں کرتا''۔

یوسف(۱۲/۵۲)

جب عزیز مصر نے اپنی عورت سے اس کی حقیقت دریافت کی تو اس نے کہا:

﴿أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ﴾ یوسف (۱۲/۵۱)

''میں نے اس کو اس کے نفس سے پھسلایا تھا بے شک وہ تو سچوں میں سے ہے''۔

جب عزیز مصر نے اپنی اہلیہ سے بات سن لی تو اس نے اعلان کیا:

﴿قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ﴾ یوسف(۱۲/۵۴)

''عزیز مصر نے کہا بے شک آپ ہمارے ہاں معزز اور معتبر ہیں''۔

یہی امانت وصداقت اور خوف الٰہی والا عمل تھا جس کی وجہ سے آسمان والے نے یوسف علیہ السلام کو گھر کے غلام سے اٹھا کر ملک ووطن کا بادشاہ بنا دیا تھا۔

۲۔میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم امانت میں سب سے آگے

✵ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبل از رسالت اور بعد از رسالت تمام اپنے اور پرائے امین کے لقب سے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پکارا کرتے تھے، کوہ صفا کے اوپر بھی لوگوں نے آپ کو امانت دار کہا۔

حجر اسود کی تنصیب کے وقت بھی آپ ہی کو امین اور حاکم مانا، حتی کہ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کے لیے روانہ ہوئے تو دشمنوں کی امانتوں کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا اور کہا کہ صبح امانتیں واپس کر کے پیچھے چلے آنا۔

* حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یمن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ ساز و سامان رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا آپ ﷺ نے اس مال کو چار آدمیوں کے درمیان تقسیم کر دیا:

(۱) عیینہ بن بدر

(۲) اقرع بن حابس

(۳) زید الخیل

(۴) علقمہ یا عامر بن طفیل

ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں (آپ ﷺ درست نہیں کر رہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلَا تَامَنُوْنِّی وَاَنَااَمِیْنُ مَنْ فِی السَّمَاءِ یَأْتِیْنِیْ خَبَرَالسَّمَاءِ صَبَاحًاوَّمَسَاءً؟))

”کیا تم مجھے امین نہیں سمجھتے۔۔؟ حالانکہ آسمان کے نیچے سب سے زیادہ امین میں ہوں میرے پاس صبح و شام آسمانوں سے خبریں آتی ہیں (اور میں انہیں باحفاظت تم تک پہنچاتا ہوں)“

ایک روایت میں ہے کہ اس نے کہا

((یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِتَّقِ اللّٰهَ))

”اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ سے ڈریں“۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((وَیْلَكَ اَوَلَسْتُ اَحَقُّ اَهْلِ الْاَرْضِ اَنْ یَتَّقِیَ اللّٰهَ))

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''افسوس! ہے تجھ پر کیا میں اہل زمین میں سب سے زیادہ حق نہیں رکھتا کہ میں اللہ سے ڈروں ''۔جب یہ آدمی واپس لوٹا تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرمانے لگے۔

((یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلاَ اَضْرِبُ عُنُقَهُ))

''اے اللہ کے رسول آپ اجازت دیں تو میں اس کی گردن تن سے جدا نہ کردوں؟''

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہوسکتا کہ بندہ نمازیں پڑھتا ہو۔

بخاری، المغازی، باب بعث علی بن ابی طالب وخالد بن ولید الی الیمن قبل حجۃالوداع(۴۳۵۱)مسنداحمد(۲۴/۳)وفتح الباری (۴۳۵۱/۸)

۳۔یہ سونے کا گھڑا تمہارا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ بنی اسرائیل کے دوآدمیوں کا ذکر کیا کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے زمین خریدی زمین خریدنے کے کچھ دیر بعد جب وہ اپنی زمین میں ہل چلا رہا تھا تو وہاں سے سونے کا ایک مٹکا نکل آیا وہ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا جس سے زمین خریدی تھی کہنے لگا یہ زمین سے سونے کا ایک مٹکا نکلا ہے اور میں نے تم سے زمین خریدی تھی مٹکا نہیں خریدا تھا لہذا یہ مٹکا رکھ لو، دوسرا شخص مٹکا وصول کرنے سے انکار کررہا ہے جھگڑا طویل ہوجاتا ہے وہ فیصلہ کے لیے داؤد نبی علیہ السلام کے پاس جاتے ہیں انہوں نے فریقین کی گفتگو کو سنا اور فرمایا تمہاری اولاد ہے ۔۔؟ان میں سے ایک نے کہا میری ایک بیٹی ہے اور دوسرے نے کہا میرا ایک بیٹا ہے تو حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا:

((اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا))

''لڑکے کا نکاح لڑکی سے کردو اور یہ مال ان دونوں پر خرچ کردو اگر زائد ہو تو اللہ کی راہ میں صدقہ کردو''۔

مسلم،الاقضیۃ ،باب استصاب اصلاح الحاکم بین الخصمین (۱۷۲۱)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۴۔اللہ تو دیکھ رہا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایک دفعہ آپ کے ساتھ ایک سفر پر روانہ ہوئے راستے میں پڑاؤ کیا اور کچھ دیر ستانے کے بعد دستر خوان بچھایا گیا کھانے کے لیے بیٹھے تو پاس سے ایک چرواہا گزر رہا تھا اس نے سلام کیا:

((فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ هَلُمَّ يَارَاعِي اَصِبْ مِنْ هٰذِهِ السُّفْرَةِ فَقَالَ اِنِّي صَائِمٌ))

''ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے چرواہے! آؤ ہمارے ساتھ کچھ کھالو تو اس نے کہا میں روزے سے ہوں''

تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے بندے سخت گرمیوں کے لمبے دنوں میں بھی روزے رکھتے ہو اور پھر بکریاں چراتے ہو تو اس نے کہا اے عبداللہ! میں ان ایام کو غنیمت جانتا ہوں اور رب کو راضی کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا امتحان لینا چاہا اور پوچھا یہ بکریاں کس کی ہیں۔۔؟ اس نے کہا یہ بکریاں میرے مالک کی ہیں، انہوں نے کہا ایک بکری ہمیں بیچ دو ہم تمہیں اسکے پیسے دیں گے اور افطاری کے لیے گوشت بھی دیں گے تو اس چرواہے نے جواب دیا میں ایسا نہیں کرسکتا انہوں نے کہا اتنی بکریاں ہیں اپنے مالک سے کہنا کہ ایک بکری بھیڑیا کھا گیا ہے......تو اس نے جواب دیتے ہوئے اپنی انگلی آسمان کی جانب اٹھائی اور کہا:

((اَيْنَ اللّٰهُ اَيْنَ اللّٰهُ))

''میرا مالک اگرچہ مجھے نہیں دیکھ رہا ہے پر اصل اور حقیقی مالک اللہ تو دیکھ رہا ہے میں ایسا نہیں کرسکتا''۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ مدینے میں واپس آئے اور اس غلام کے مالک کو ملے اور اسے خرید کر بکریوں سمیت آزاد کر دیا اور بکریاں اس غلام کو دے دیں۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اسدالغابه فی معرفة الصحابة (۳/۳۳۸)وبیهقی فی شعب الایمان (۳۵۸۲)وسیراعلام النبلاء (۳/۲۱٦)

۵۔ مجھے انار کا جوس پلاؤ

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کے والد مبارک بن واضح بڑے متقی اور پرہیز گار تھے ایک ترک تاجر کے غلام تھے مالک نے باغ کا نگران مقرر کر دیا۔

ایک دن باغ کا مالک آیا اور کہا اے مبارک! مجھے جوس کا ایک گلاس پلاؤ، مبارک نے انار کا جوس نکالا اور پیش کر دیا اس نے پیا تو کھٹا تھا، کہا مبارک! یہ ترش ہے اور درخت سے لے کر آؤ، مبارک دوسرے درخت سے لے کر آئے مالک نے وہ پیا تو وہ بھی کھٹا تھا باغ کا مالک بولا:

(عَجَبًالَكَ يَاغُلَامُ لَكَ فِي الْحَائِطِ شَهْرَانِ وَلَا تَعْرِفُ حُلْوَهُ مِنْ حَامِضِهِ)

”تعجب ہے تجھ پر اے غلام! تجھے اس باغ میں دو مہینے ہو چکے ہیں اور تجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ میٹھا کون سا ہے اور کھٹا کون سا ہے“۔

مبارک رحمہ اللہ نے جواب دیا:

((اِنَّمَاقُلْتُ لِي صِنْ وَلَمْ تَقُلْ لِيْ صِنْ وَكُلْ وَاللّٰهِ لَااَعْرِفُ حُلْوَهُ مِنْ حَامِضِهِ))

”اے میرے مالک! تم نے مجھے باغ کا محافظ بنایا تھا اور یہ نہیں کہا تھا کہ میں حفاظت بھی کروں اور کھا بھی لیا کروں اللہ کی قسم! مجھے واقعی کھٹے اور میٹھے کا علم نہیں ہے“۔

مالک نے خوش ہو کر امانت دار دیکھ کر اپنی مجلس میں رکھ لیا اور اپنی نوجوان بیٹی سے نکاح کے بارے میں اپنی بیوی سے مشورہ کیا عرب حسب ونسب، نصاریٰ حسن اور یہود مال پسند کرتے تھے مگر اسلام دین کا اعتبار کرتا ہے ان میں سے جو پسند ہو اس پر عمل کریں۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بیوی سے مشورہ کیا تو وہ راضی ہوگئی مبارک رحمہ اللہ سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا اور اس کے بطن سے محدث زمان عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ پیدا ہوئے۔

بستان المحدثين تذكره عبدالله بن مبارك وشرح مسلم للنووى (١٦٦/٥)

٦۔امانت کیسے لوٹائی...!

مسند احمد وغیرہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے شخص سے ایک ہزار دینار ادھار مانگے' اس نے کہا گواہ لاؤ' جواب دیا کہ اللہ کی گواہی کافی ہے' کہا ضمانت لاؤ' جواب دیا اللہ کی ضمانت کافی ہے' کہا تو نے سچ کہا' ادائیگی کی معیاد مقرر ہوگئی اور اس نے اسے ایک ہزار دینار گن دیئے' اس نے تری کا سفر کیا اور اپنے کام سے فارغ ہوا' جب معیاد پوری ہونے کو آئی تو یہ سمندر کے قریب آیا کہ کوئی جہاز کشتی ملے تو اس میں بیٹھ جاؤں اور رقم ادا کر آؤں' لیکن کوئی جہاز نہ ملا' جب دیکھا کہ وقت پر نہیں پہنچ سکتا تو اس نے ایک لکڑی لی' اسے بیچ سے کھوکھلی کر لی اور اس میں ایک ہزار دینار رکھ دیئے اور ایک پرچہ بھی رکھ دیا' پھر منہ کو بند کر دیا اور اللہ سے دعا کی کہ پروردگار تجھے خوب علم ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض لیے اس نے مجھ سے ضمانت طلب کی' میں نے تجھے ضامن کیا اور وہ اس پر خوش ہوگیا' گواہ مانگا' میں نے گواہ بھی تجھی کو رکھا' وہ اس پر بھی خوش ہوگیا' اب جبکہ اپنا قرض ادا کر آؤں لیکن کوئی کشتی نہیں ملی' اب میں اس رقم کو تجھے سونپتا ہوں اور سمندر میں ڈال دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ رقم اسے پہنچا دے پھر اس لکڑی کو سمندر میں ڈال دیا اور خود چلا گیا لیکن پھر بھی کشتی کی تلاش میں رہا کہ مل جائے تو جاؤں' یہاں تو یہ ہوا' وہاں جس شخص نے اسے قرض دیا تھا' جب اس نے دیکھا کہ وقت پورا ہوا اور آج اسے آجانا چاہیے تھا' تو وہ بھی دریا کنارے آن کھڑا ہوا کہ وہ آئے گا اور میری رقم مجھے دے دے گا یا کسی کے ہاتھ بھجوائے گا' مگر جب شام ہونے کو آئی اور کوئی کشتی اس کی طرف سے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں آئی تو یہ واپس لوٹا' کنارے پر ایک لکڑی دیکھی تو یہ سمجھ کر کہ خالی ہاتھ تو جا ہی رہا ہوں' اس لکڑی کو بھی لے چلوں' پھاڑ کر سکھا لوں گا جلانے کے کام آئے گی' گھر پہنچ کر جب اسے چیرتا ہے تو کھنا کھن بجتی ہوئی اشرفیاں نکلتی ہیں' گنتا ہے تو پوری ایک ہزار ہیں' وہیں پرچہ پر نظر پڑتی ہے' اسے بھی اٹھا کر پڑھ لیتا ہے' پھر ایک دن وہی شخص آتا ہے اور ایک ہزار دینار پیش کر کے کہتا ہے یہ لیجیے آپ کی رقم' معاف کیجیے گا میں نے ہر چند کوشش کی کہ وعدہ خلافی نہ ہو لیکن کشتی کے نہ ملنے کی وجہ سے مجبور ہو گیا اور دیر لگ گئی' آج کشتی ملی' آپ کی رقم لے کر حاضر ہوا' اس نے پوچھا کیا میری رقم آپ نے بھجوائی بھی ہے؟ اس نے کہا میں کہہ چکا ہوں کہ مجھے کشتی نہ ملی تھی' اُس نے کہا آپ اپنی رقم لے کر خوش ہو کر چلے جاؤ' آپ نے جو رقم لکڑی میں ڈال کر اسے توکل علی اللہ ڈالی تھی' اسے اللہ نے مجھ تک پہنچا دیا اور میں نے اپنی رقم پوری وصول پا لی۔

صحیح البخاری، الکفالة، باب الکفالة فی القرض، (۲۲۹۱، ۲۰۶۳) – مسند الإمام أحمد (۳٤۸/۲)

۷۔امانت کیسے ختم ہوگی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا:

((مَتَى السَّاعَةُ))

''قیامت کب آئے گی۔۔؟

لوگوں نے اس بات کر برا محسوس کیا لیکن کچھ دیر بعد مجلس اختتام پذیر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ))

''جب امانتیں ضائع ہونے لگیں تو قیامت کا انتظار کرنا''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس سوال کرنے والے نے کہا

((كَيْفَ اِضَاعَتُهَا۔۔؟))

''ضائع ہونے کا کیا مطلب ہے۔۔؟''

تو آپ ﷺ نے فرمایا جب معاملہ نا اہل لوگوں کے سپرد ہو جائے تو قیامت کا انتظار کرنا''۔

بخاری،العلم،باب من سئل علما وھو مشغل فی حدیثه فأتم الحدیث ثم اجاب السائل (٥٩)(٦٤٩٦)

۸۔ہرقل نے پوچھا..؟؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں ابوسفیان نے خبر دی کہ ہرقل نے ان سے پوچھا تھا نبی کریم ﷺ کے بارے میں

((فَمَاذَا يَامُرُكُمْ))

''وہ تمہیں کس چیز کا حکم دیتا ہے''۔

اس کے جواب میں کہا گیا:

((يَاْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ وَاَدَاءِ بِالْاَمَانَةِ))

''وہ ہمیں نماز پڑھنے، زکاۃ ادا کرنے، وعدہ پورا کرنے اور امانت کو لوٹانے کا حکم دیتا ہے''۔

تو جب ہرقل نے یہ بات سنی تو اس نے کہا تھا

((وَهٰذِهِ صِفَةُ النَّبِيِّ))

''یہی نبی کی علامت ہے''۔

بخاری (٢٩٤١)مسلم ،الجهاد،باب کتاب النبی الیٰ هرقل ملك الشام یدعوالی الاسلام

۹۔خیانت کار کا انجام

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک شخص کو بغداد کی غربی جانب کسی محلّہ میں شام ہوگئی اس کے پاس

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کافی مقدار میں درہم تھے اسے کسی ایسے آدمی کی تلاش تھی جس کے ہاں وہ بطور مہمان قیام کر سکے اسے اس جگہ ایک آدمی ملا اس سے اس نے رات گزارنے کے لیے درخواست کی تو وہ آدمی اسے اپنے گھر لے گیا، میزبان کو پتہ چل گیا کہ اس کے پاس کافی مقدار میں مال ہے تو اس بدبخت نے اسے قتل کر کے مال پر قبضہ کرنے کا ارادہ بنالیا میزبان کا ایک جوان بیٹا تھا اس نے اپنے بیٹے کو مہمان کے ساتھ ہی کمرے میں سلا دیا بیٹا نہیں جانتا تھا کہ اس کے باپ کے دل میں کیا بات ہے۔۔؟ میزبان انہیں سلا کر چلا گیا اس میزبان کو معلوم تھا کہ کون کہاں سویا ہوا ہے اس نے چراغ بجھا دیا اس کے بعد یوں ہوا کہ میزبان کے بیٹے اور مہمان نے جگہ تبدیل کر لی۔

رات کا کوئی وقت تھا کہ میزبان اپنے مہمان کی تاڑ میں آیا اور آ کر مہمان کی جگہ سوئے ہوئے اپنے بیٹے کا گلا دبا دیا وہ سمجھ رہا تھا کہ مہمان ہی ہے وہ تھوڑا سا تڑپا بالآخر وہ مر گیا، جب میزبان اصل صورت حال سے مطلع ہوا تو گلیوں میں چیخنے اور واویلا کرنے لگا لوگوں کو پتہ چلا تو وہ آئے اور اسے پکڑ لیا اس نے اپنے بیٹے کے قتل کا اعتراف کر لیا اسے گرفتار کر کے جیل میں بند کر دیا گیا اور اس کے گھر سے مال لے کر مہمان کو دے دیا گیا۔

نشوار المحاضرۃ واخبار المذاکرۃ للقاضی التنوخی (۲/۷۸)

۱۰۔ خائنوں پر قیامت قائم ہوگی

سیدنا عمران بن حصین ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میری امت کا بہترین زمانہ وہ ہے جس میں میں بھیجا گیا ہوں۔ پھر جو ان کے قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں پھر ایسی قوم پیدا ہوگی جو بغیر گواہی کی طلب کے گواہی دیں گے۔ نذر مانیں گے مگر پوری نہیں کریں گے۔ خیانت کریں گے مگر امانت دار نہیں ہوں گے۔ ان میں موٹاپا پھیل جائے گا۔“

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم (۲۵۳۵)

۱۱۔ کعبہ کی کنجیاں

﴿إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤدُّواْ الأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ النَّاسِ أَن تَحْكُمُواْ بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِ إِنَّ اللّهَ كَانَ سَمِيعاً بَصِيراً﴾

''بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کو ادا کردو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو یقیناً اللہ تمہیں یہ بہت اچھی نصیحت کرتا ہے بے شک اللہ ہمیشہ سے سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے''۔

النساء (٤/٥٨)

اس آیت کی شان نزول میں مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا اور اطمینان کے ساتھ بیت اللہ شریف میں آئے تو اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر طواف کیا۔ حجر اسود کو اپنی لکڑی سے چھوتے تھے اس کے بعد عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو جو کعبہ کی کنجی بردار تھے بلایا ان سے کنجی طلب کی انہوں نے دینا چاہی اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اب یہ مجھے سونپئے تاکہ میرے گھرانے میں زمزم کا پانی پلانا اور کعبہ کی کنجی رکھنا دونوں ہی باتیں رہیں یہ سنتے ہی حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ روک لیا حضور ﷺ نے دوبارہ طلب کی پھر وہی واقعہ ہوا آپ نے سہ بارہ طلب کی حضرت عثمان نے یہ کہہ کر دے دی کہ اللہ کی امانت آپ کو دیتا ہوں حضور ﷺ کعبہ کا دروازہ کھول اندر گئے وہاں جتنے بت اور تصویریں تھیں سب توڑ کر پھینک دیں حضرت ابراہیم کا بت بھی تھا جس کے ہاتھ فال کے تیر تھی آپ نے فرمایا اللہ ان مشرکین کو غارت کرے بھلا خلیل اللہ کو ان تیروں سے کیا سروکار؟ پھر ان تمام چیزوں کو برباد کر کے ان کی جگہ پانی ڈال کر ان کے نام ونشان مٹا کر آپ باہر آئے کعبہ کے دروازے پر کھڑے ہو کر آپ نے کہا کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے وہ اکیلا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اس نے اپنے وعدے کو سچا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کیا اپنے بندے کی مدد کی اور تمام لشکروں کو اسی اکیلے نے شکست دی پھر آپ نے ایک لمبا خطبہ دیا جس میں یہ بھی فرمایا کہ جاہلیت کے تمام جھگڑے اب میرے پاؤں تلے کچل دیئے گئے خواہ مالی ہوں خواہ جانی ہوں بیت اللہ کی چوکیداری کا اور حاجیوں کو پانی پلانے کا منصب جوں کا توں باقی رہے گا اس خطبہ کو پورا کر کے آپ بیٹھے ہی تھے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر کہا حضور چابی مجھے عنایت فرمائی جائے تاکہ بیت اللہ کی چوکیداری کا اور حاجیوں کو زمزم پلانے کا منصب دونوں یکجا ہو جائیں لیکن آپ نے انہیں نہ دی مقام ابراہیم کو کعبہ کے اندر سے نکال کر آپ نے کعبہ کی دیوار سے ملا کر رکھ دیا اور اوروں سے کہہ دیا کہ تمہارا قبلہ یہی ہے پھر آپ طواف میں مشغول ہو گئے ابھی وہ چند پھیرے ہی پھرے تھے جو حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور آپ نے اپنی زبان مبارک سے اس آیت کی تلاوت شروع کی، اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے ماں باپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہوں میں نے تو اس سے پہلے آپ کو اس آیت کی تلاوت کرتے نہیں سنا اب آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں کنجی سونپ دی اور فرمایا آج کا دن وفا کا نیکی اور سلوک کا دن ہے (یہ وہی عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ وہی ہیں جن کی نسل میں آج تک کعبۃ اللہ کی کنجی چلی آتی ہے۔)

سیرۃ ابن ھشام(٤/٤٢)وتفسیر ابن کثیر (١/٧٦٤) یہ روایت حسن درجہ کی ہے۔

۱۲۔ آج خیانت کس نے کی ہے..؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جہاد (کے لئے نکلنے کا ارادہ) کیا تو اس پیغمبر نے اپنی قوم سے کہا:

((لا يَبْتَغِي رَجُلٌ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا۔ وَلا أَحَدٌ بَنَى بُيُوتًا لَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا وَلاأَحَدٌ بُيُوتًا لَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهَا۔ وَلا أَحَدٌ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ أَوْلادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

صَلاۃالْعَصْرِ أوْ قَرِیباً مِنْ ذَالِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اِنَّكَ مَأمُورَۃٌ وأنَامَأمُورٌ،اللّٰھُمَّ احْبِسْھَا عَلَیْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَ تْ۔ یَعْنِی النَّارَ۔ لِتأْکُلَھَا فَلَمْ تَطْعَمْھَا فَقَالَ إنَّ فِیْکُمْ غُلُولا فَلْیُبَایِعْنِی من کُلِّ قَبِیلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ یَدُ رَجُلٍ بِیَدِہِ فَقَالَ : فِیْکُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَایِعْنِیْ قَبِیلَتُكَ فَلَزِقَتْ یَدُ رَجُلَیْنِ أو ثَلاثَةٍ بِیَدِہِ فَقَالَ: فِیْکُمُ الْغُلُولُ فَجَاؤُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسِ بَقَرَۃٍ مِنَ الذَّھَبِ فَوَضَعَھَافَجَاءَ تِ النَّارُ فَأکَلَتْھَا فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمَ لِأحَدٍ قَبْلَنَا ثُمَّ أحَلَّ اللّٰہُ لَنَا الْغَنَائِمَ لَمَّا رَأیٰ ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأحَلَّھَا لَنَا))

''میرے ساتھ وہ شخص نہ نکلے جس نے کسی عورت سے (نیا نیا) نکاح کیا ہے اور وہ اس سے ہم بستری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن ابھی اس نے یہ کام نہیں کیا نہ وہ شخص نکلے جس نے گھر بنایا ہو لیکن اس نے ابھی اس کی چھت نہیں ڈالی اور نہ وہ شخص جس نے (حاملہ) بکریاں یا اونٹنیاں خریدی ہیں اور وہ ان کے بچے جننے کے انتظار میں ہو۔ پس اس پیغمبر نے (اس کے بعد جہاد کے لئے اپنا سفر شروع کر دیا پس وہ اس (جہاد والی) بستی میں عصر کی نماز کے قریب پہنچا، اس نے سورج سے (خطاب کرتے ہوئے) کہا تو بھی اللہ کی طرف سے مامور (مقرر کردہ) ہے اور میں اللہ کی طرف سے مامور ہیں۔ اللہ! اس سورج کو ہم پر روک لے (یعنی لڑائی اور اس کا نتیجہ برآمد ہونے تک اسے غروب نہ فرما) چنانچہ سورج کو روک لیا گیا یہاں تک کہ اللہ نے اس بستی کو ان کے ہاتھوں پر فتح کر دیا پس اس نے غنیمتیں جمع کیں اور (آسمان سے) اسے کھانے کے لئے آگ آئی لیکن اس نے اسے نہیں کھایا، (یہ دیکھ کر) اس پیغمبر نے کہا بے شک تمہارے اندر خیانت کا عمل ہے پس تم میں سے ہر قبیلے کا ایک آدمی مجھ سے آ کر

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیعت کرے۔پس اس طرح بیعت کرتے ہوئے ایک آدمی کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ کے ساتھ چمٹ گیا۔اس نے کہا بس تمہارے قبیلے کے اندر ہی خیانت کا عمل ہے پس تیرا (پورا) قبیلہ میرے ہاتھ پر بیعت کرے پس ان میں سے دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے چمٹ گئے۔پیغمبر نے کہا تمہارے اندر خیانت ہے۔چنانچہ سونے کا سر گائے کے سر کی مثل لے کر آئے اور اسے (کھلے میدان میں) رکھ دیا اور آگ نے آکر اسے کھالیا (یہ علامت تھی کہ جہاد کا یہ عمل مقبول ہے۔نبی ﷺ نے فرمایا پس ہم سے پہلے یہ غنیمتیں کسی کے لئے حلال نہیں تھیں جب اللہ تعالیٰ نے ہماری عاجزی اور کمزوری کو دیکھا تو اسے ہمارے لئے حلال فرما دیا۔"

صحیح البخاری، الجهاد باب قول النبی ﷺ أحلت لكم الغنائم ح: ٣١٢٤. صحیح مسلم، الجهاد باب تحلیل الغنائم لهذه لامة خاصة ح: ١٧٤٧.

۱۳۔تم جو کچھ کر رہے ہو اس کا سبب کیا ہے...؟

حضرت عبدالرحمٰن ابن ابی قراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

ایک دن نبی ﷺ نے وضو کیا تو صحابہ نے حضور کے وضو کے پانی کو اپنے جسم پر ملنا شروع کر دیا نبی نے یہ دیکھ کر فرمایا:

"تم یہ جو کچھ کر رہے ہو اس کا سبب کیا ہے...؟"

انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول کی محبت اس کا باعث ہے۔

نبی ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کریں تو اس کو چاہیے کہ جب بولے تو سچ بولے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس امانت کو ادا کرے اور پڑوسیوں کے ساتھ اچھی ہمسائیگی کا ثبوت دے"

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

البیهقی فی شعب الأیمان(٢/ ٢١٠)(١٥٣٣)والصحیحة(٢٩٩٨)حسن

۱۴۔امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور امانت داری

امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کو جب حکومت وقت کے ساتھ اختلاف ہوا تو کوفہ سے بصرہ کا رخ کیا، وہاں ایک باغ میں مزدوری کر لی عشر وصول کرنے والے حاکم کے نمائندے وہاں پہنچے تو انہوں نے امام سفیان سے پوچھا: آپ کہاں کے رہنے والے ہیں۔امام صاحب نے فرمایا: کوفہ کا۔انہوں نے کہا: بصرہ کی رطب تازہ کھجور میٹھی ہے یا کوفہ کی؟ تو امام سفیان نے جواب دیا، میں نے بصرہ کی رطب نہیں چکھی، انہون نے کہا: تم کس قدر جھوٹی بات کرتے ہو، تمام نیک و بد تازہ کھجوریں کھاتے ہیں۔مگر تمہیں اس کا علم نہیں۔وہ وہاں سے نکلے تو اپنے عامل کو جا کر یہ بات بتائی۔اس نے کہا: اگر تم سچ کہتے ہو تو وہ سفیان ثوری ہوں گے۔بھاگو انہیں پکڑو تا کہ خلیفہ کے ہاں سرخ رو ہوں، چنانچہ وہ وہاں پہنچے۔مگر امام سفیان وہاں سے جا چکے تھے۔

السیر (٧/ ٢٥٩)

اندازہ کیجیے باغ کی مزدوری میں اس کی کھجور تک نہیں چکھی کہ مزدوری کی ذمہ داری باغ کی حفاظت ہے کھجوریں کھانا نہیں۔

۱۵۔امام ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ اور امانت داری

علامہ الذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نقل کیا ہے۔کہ شام میں وہ ایک باغ کی حفاظت پر مامور تھے۔ایک روز ان سے کہا گیا: کہ انار لائیں تو آپ انار لے آئے مگر وہ ترش نکلے۔ان سے کہا گیا: کہ آپ ہمارے باغ کا پھل کھاتے ہیں مگر تا حال آپ کو یہ معلوم نہیں کہ میٹھے انار کا درخت کون سا ہے اور ترش کون سا۔امام ابراہیم نے فرمایا: واللہ ما ذقتها اللہ کی قسم میں نے انہیں نہیں چکھا۔

السیر(٧/ ٣٩٦)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔ امانت داری کے انعامات

امام ابوالفتح محمد بن الباقی رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۵۶۴ جن کا لقب مسند عراق تھا۔ خود ان کا بیان ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر تھا۔ ایک دن یہ صورت پیش آئی کہ کھانے کے لیے میرے پاس کچھ نہ تھا۔ بھوک سے حالت نڈھال ہوتی چلی گئی اسی حال میں جا رہا تھا کہ سامنے ایک بٹوا راستہ میں ملا۔ یہ بٹوا ریشم کا تھا اور ریشم کی ڈوری سے بندھا ہوا تھا۔ اپنے مکان پر لا کر جب کھولا تو دیکھا موتیوں کا ہار اس میں رکھا ہوا ایسے موتی میں نے زندگی میں نہیں دیکھے تھے میں نے اسی حال میں رکھ دیا۔ مکان سے باہر نکلا تو ایک شخص پکار رہا تھا، میرا بٹوا جس میں موتیوں کا ہار تھا گم ہو گیا ہے جو صاحب اس کا پتہ دیں گے ان کو پانچ سو اشرفیاں بطور انعام دوں گا، یہ دیکھ کر میں نے اس کو بلایا اور اسے ساتھ لے کر مکان پر آیا، اس سے بٹوا کے ڈورے اور موتیوں کی تعداد وغیرہ دریافت کی اس نے جو کچھ بتایا اس بٹوے اور ہار میں ساری علامتیں پائی جاتی تھیں، تب میں نے وہ بٹوا اس کے حوالے کر دیا۔ وہ بڑا ممنون ہوا، اور حسب وعدہ پانچ سو اشرفیاں مجھے دینے لگا مگر میں نے شکریہ کے ساتھ وہ واپس کر دیں اس نے اصرار کیا تو بھی میں نے لینے سے انکار کر دیا۔ امام محمد بن عبدالباقی کی امانت و دیانت کی یہ داستان تو خیر معمولی قصہ ہے۔ وہ چاہتے تو موتیوں کے اس ہار کو دبانے کے لیے فقہی حیلوں کا سہارا لے سکتے تھے، مگر انہوں نے تو پانچ سو اشرفیاں بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ معلوم یوں ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کا یہ عمل بہت پسند آیا۔ جس کے نتیجہ میں کیا ہوا۔ اصل سبق آموز داستان یہیں سے شروع ہوتی ہے۔

خود شیخ موصوف کا بیان ہے کہ کچھ روز بعد میں مکہ مکرمہ سے روانہ ہوا، کشتی پر سوار ہو کر جا رہا تھا کہ سمندر میں طوفان اٹھا، کشتی ٹوٹ پھوٹ گئی، اکثر مسافر ڈوب گئے۔ میں ایک تختہ پر بیٹھ کر سمندر کے کنارے ایک جزیرہ میں پہنچ گیا وہاں لوگوں کے پاس گیا۔ وہ مسلمان تھے وہاں مسجد میں جا ٹھہرا، نمازی نماز کے لیے آئے تو مجھ سے حال دریافت کیا، جو گزری تھی بیان کی لوگ مجھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے مانوس ہو گئے انہوں نے مجھ سے پڑھنا شروع کر دیا۔ انہیں معلوم ہوا کہ میں لکھنا بھی جانتا ہوں تو وہ اپنے بچوں کو لے کر میرے پاس آئے کہ انہیں لکھنا سکھائیں وہ مجھ سے اس قدر مانوس ہوئے کہ میری شادی کی فکر کرنے لگے۔ چنانچہ وہ میرے پاس آئے اور کہا: کہ ہمارے یہاں ایک مال دار یتیم لڑکی ہے تم سے بہتر اور کوئی شوہر نہیں ہوسکتا۔ اس لیے ہماری رائے ہے کہ اس لڑکی سے آپ نکاح کر لیں۔ بالآخر اس لڑکی سے عقد نکاح ہو گیا۔ جب خلوت میں بیوی سے ملا تو میری حیرت کی انتہا ہو گئی کہ موتیوں کا وہ ہار جو بٹوا میں ملا تھا وہ بعینہٖ اس کے گلے میں ہے میں نے اس ہار کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ وہ اس حاجی کی بیٹی ہے جس کا ہار گم ہو گیا تھا اس نے واپس گھر آ کر ہار گم ہونے کا سارا قصہ ذکر کیا اور کہا جس شخص سے یہ ہار مجھے واپس ملا ایسا مسلمان میں نے دنیا میں نہیں دیکھا کاش اس شخص سے میری دوبارہ ملاقات ہوتی میں اپنی لڑکی سے اس کا نکاح کر دیتا۔ مگر اسی دوران میں وہ فوت ہو گیا اس لڑکی کے علاوہ اس کی اور کوئی اولاد نہ تھی۔ وہی اس کی وارث ہوئی۔ شیخ فرماتے ہیں کہ میری اس بیوی کے بطن سے اولاد بھی ہوئی بیوی انتقال کر گئی۔ کچھ دن بعد میرے وہ بچے بھی وفات پا گئے اور یوں گھوم گھما کر یہ ہار میرے قبضے میں آیا۔ جسے میں ایک لاکھ اشرفیوں سے فروخت کیا۔ شیخ فرماتے ہیں کہ میرے پاس جو کچھ مال و متاع ہے یہ اس ایک لاکھ دینار سے حاصل شدہ ہے۔

ذيل طبقات الحنابله لابن رجب (١/ ١٩٦ ، ١٩٨) و. شذرات الذهب (٤/ ١١١)

۱۷۔ اے اللہ کے نبی یہ بکریاں تو امانت ہیں

خیبر میں قلعہ قموص کے محاصرہ میں بیس دن گزر گئے سخت گرمی اور راشن کی بھی کمی تھی، اسی حالت میں صحابہ نے پیٹ بھرنے کے لیے گدھے کو ذبح کیا، مگر رسول اللہ ﷺ نے اسے کھانے سے منع فرما دیا، اسی اثناء میں ایک سیاہ رنگ کا چرواہا غلام بعض نے اس کا نام اسلم اور بعض نے یسار بتایا ہے اپنی بکریوں سمیت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپ کیا کہتے ہیں اور کس کی دعوت دیتے ہیں...؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

''میں اسلام کی دعوت دیتا ہوں کہ تم اس بات کا اقرار کرو کہ اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔''

اس غلام نے کہا: کہ اگر میں آپ کی دعوت قبول کرلوں تو مجھے کیا ملے گا؟ فرمایا: اگر تم اسی حالت پر فوت ہو گئے تو تمہیں جنت ملے گی۔

چنانچہ وہ ایمان لے آیا اور عرض کیا:

((يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ هَذِهِ الْغَنَمُ عِنْدِي أَمَانَةٌ))

''اے اللہ کے نبی یہ بکریاں میرے پاس امانت ہیں ان کا کیا کروں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کنکریاں مارکر مالک کی طرف بھگا دو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری امانت پہنچا دے گا۔ چنانچہ اس نے یوں ہی کیا اور وہ بکریاں اپنے یہودی مالک کے پاس پہنچ گئیں۔

زاد المعاد (۱۳۵/۲)

غور کیجیے بھوک پیاس کی شدت کے باوجود عین محاذ جنگ پر بھی بکریوں پر قبضہ نہیں کیا، بلکہ امانت کو ادا کرنے کا حکم فرمایا۔ یہی غلام لڑائی کے دوران شہید ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَقَدْ أَكْرَمَ اللهُ هَذَا الْعَبْدَ وَسَاقَهُ إِلَى خَيْرٍ وَلَقَدْ رَأَيْتُ عِنْدَ رَأْسِهِ اثْنَيْنِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَلَمْ يُصَلِّ لِلّٰهِ سَجْدَةً قَطُّ))

''اللہ تعالیٰ نے اس پر اپنا کرم فرمایا، سے خیر کی طرف لے آیا، میں اس کے سر کے پاس دو حوروں کو دیکھ رہا ہوں جب کہ اس نے اللہ کو ایک سجدہ بھی نہیں کیا۔''

ایک روایت میں ہے کہ اس نے کہا:

اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا رنگ سیاہ، منہ بے ڈھبہ سا اور بو میرے جسم سے اٹھ رہی ہے،

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کوئی مال میرے پاس نہیں، اگر اسی حالت میں ان سے قتال کروں اور مارا جاؤں تو مجھے جنت ملے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، چنانچہ وہ آگے بڑھا اور شہید ہوا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا چہرا خوبصورت کرے، تجھے خوشبودار بنائے اور تیرا مال زیادہ کرے میں دو حوروں کو دیکھ رہا ہوں اور اس کے جبہ میں داخل ہو رہی ہیں۔

زاد المعاد (۱۳۵/۲)

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

ا۔ وہ گدھے کی طرح چکر لگائے گا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

((يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ (يَا فُلَانُ مَا شَأْنُكَ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا (وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ))

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

”قیامت کے دن (امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے مقدمات کے فیصلہ کے وقت) ایک شخص کو لایا جائے گا جس کو مستوجب عذاب قرار دے کر آگ میں ڈال دیا جائے گا اور آگ میں پہنچتے ہی ان کی انتڑیاں فوراً باہر نکل پڑیں گی اور وہ انتڑیوں کو اس طرح پیسے گا جس طرح خراس کا گدھا اپنی چکی کے ذریعہ آٹے کو پیستا ہے (یعنی جس طرح چکی میں چلنے والا گدھا اپنی چکی کے گرد چلتا رہتا ہے، اسی طرح وہ شخص اپنی ان انتڑیوں کے گرد چکر لگائے گا اور ان کو پیروں تلے روندتا رہے گا) چنانچہ (اس شخص کو اس حالت میں دیکھ کر) دوزخی (یعنی اس کے زمانہ کے فاسق وفاجر لوگ) اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اے فلاں شخص تمہاری یہ کیا حال ہے؟ تم تو ہمیں نیک کام کی تلقین ونصیحت کیا کرتے تھے اور برے کام سے منع کرتے تھے وہ شخص جواب دے گا کہ بے شک میں تمہیں نیک کام کی تلقین کیا کرتا تھا مگر خود اس نیک کام کو نہیں کرتا تھا اور تمہیں برے کام سے منع کرتا تھا مگر خود اس برے کام سے باز نہیں رہتا تھا“

بخاری، بدء الخلق، باب صفة النار وانها مخلوقة (٣٢٦٧) ومسلم (٧٤٨٣)

۲۔ یا رسول اللہ ﷺ وہ سواری دے دے گا..؟

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ خدمت میں حاضر ہو اور عرض کیا کہ میری سواری چلنے سے عاجز ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ مجھے سواری عنایت فرما دیجئے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میرے پاس کوئی سواری نہیں ہے (کہ تمہیں دے دوں) ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اسے ایسا آدمی بتلاتا ہوں جو اسے سواری دے دے۔“

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِه))

''جو آدمی کسی بھلائی کی طرف راہ نمائی کرے تو اسے بھی اسی کی مثل ثواب ملے گا جتنا کہ اس بھلائی پر عمل کرنے والے کو۔''

مسلم،الامارة، باب فضل اعانة الغازی فی سبیل الله بمرکوب وغیره (٤٨٩٩)وابو داؤد (٥١٢٩) والترمذی(٢٦٧١) واحمد (١٧٢١٢)

۳۔استطاعت کے مطابق نیکی کا حکم دو

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مجھ سے پہلے اللہ نے جو نبی بھی بھیجا'اس کے اس امت میں سے حواری اور مخلص ساتھی ہوتے'جو اس کی سنت پر عمل اور اسکی اقتداء کرتے' پھر ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ پیدا ہوئے جو ایسی باتیں کہتے جو کرتے نہیں تھے جن کا انہیں حکم نہیں دیا جاتا تھا۔پس جو شخص ان سے ہاتھ کے ساتھ جہاد کرئے گا وہ مومن ہے'اور جو شخص ان سے دل سے جہاد کرے گا' وہ مومن ہے۔جو ان سے اپنی زبان کیساتھ جہاد کرے گا' وہ مومن ہے۔اور اسکے علاوہ رائی کے دانے کے برابر ایمان نہیں ہے۔''

صحیح مسلم،الایمان(٥٠)

۴۔برائی سے نہ روکنے والوں کی مثال

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود کو قائم کرنے والا ہے اور اس کی جو ان حدوں میں مبتلا ہونے (انہیں پامال کرنے) والا ہے ان لوگوں کی طرح ہے (جو ایک کشتی پر سوار ہوئے) انہوں نے کشتی کے (اوپر اور نیچے والے حصوں کے لئے) قرعہ اندازی کی ،پس ان میں سے بعض اس کی بالائی منزل پر اور بعض نچلی منزل پر بیٹھ گئے۔ نچلی منزل والوں کو جب پانی لینے کی طلب ہوتی تو وہ اوپر آتے اور بالانشینوں پر سے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گزرتے (جوانہیں ناگوار گزرتا) چنانچہ نچلی منزل والوں نے سوچا کہ اگر ہم اپنے نچلے حصے میں سوراخ کرلیں (تاکہ اوپر جانے کی بجائے ،سوراخ سے ہی پانی لے لیں)اور اپنے اوپر والوں کو تکلیف نہ دیں (تو کیا اچھا ہو) پس اوپر والے نیچے والوں کو ان کے اس ارادے پر چھوڑ دیں (انہیں سوراخ کرنے سے نہ روکیں اور وہ سوراخ کرلیں)تو سب کے سب ہلاک ہوجائیں گے(کیونکہ سوراخ کے ہوتے ہی ساری کشتی میں پانی جمع ہوجائے گا ،جس سے کشتی تمام مسافروں سمیت غرق آب ہوجائے گی)اور اگر وہ ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیں گے (سوراخ نہیں کرنے دیں گے)تو وہ خود بھی اور دوسرے تمام مسافر بھی بچ جائیں گے۔''

صحیح بخاری ،کتاب الشرکة ،باب هل یقرع فی القسمة؟(٢٤٩٣)

۵۔راہنمائی پر اسی کی مثل اجر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا))

''جس شخص نے لوگوں کو ہدایت کی طرف دعوت دی اسے ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا جنہوں نے اس ہدایت پر عمل کرنے والوں کا اپنا اجر بھی کم نہیں ہوگا اور جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی ان تمام لوگوں کا بھی گناہ ہوگا جنہوں نے اس کی گمراہی پر عمل کیا اور گمراہی کرنے والوں کا اپنا گناہ بھی کم نہیں ہوگا۔''

صحیح مسلم ،العلم، باب من سن سنة حسنة أو سيئة(٢٦٧٤)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عدل وانصاف

ا۔ثواب کا حریص ہوں، پیدل چلوں گا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں:

بدر کے دن ہم لوگ سواریوں کی قلت کی وجہ سے ایک اونٹ پر تین تین سوار ہوتے تھے۔ ابولبابہ رضی اللہ عنہ اور جناب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ اونٹ پر باری باری سواری ہوتی تھی۔ جب اللہ کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدل چلنے کی باری آئی تو ابو لبابہ اور جناب علی نے عرض کی۔ آپ تشریف رکھیں، ہم آپ کی طرف سے باری باری پیدل چلتے رہیں گے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

((مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰی مِنِّیْ وَلاَ اَنَا بَاَغْنٰی عَنِ الْاَجْرِ مِنْکُمَا))

''تم دونوں مجھ سے زیادہ باہمت نہیں اور نہ یہ ہوسکتا ہے کہ تم دونوں تو اجر لے جاؤ اور میں محروم رہ جاؤں''

مسند احمد(۱/۴۱۱، ۴۱۸) (۳۹۰۰)و ابن حبان(۴۷۳۳) حسن

۲۔عدالت فاروقی تو دیکھو..!

بعض دفعہ انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لیے حکمران کو اہم سرکاری مہمانوں سے ناراضگی مول لینا پڑتی ہے اور تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔اس ضمن میں فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے اس فیصلہ کو پڑھیے جو ذیل کی سطور میں رقم کیا جارہا ہے:

''جبلہ بن ایہم غسان کا وہ زبردست حکمران تھا کہ جس کے حملے کا خطرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مبارک زمانے میں بھی رہا تھا۔یہی خطرناک بادشاہ بالآخر اسلام کی خوبیوں کو دیکھ کر موم ہوا اور اس نے ارادہ کیا کہ مسلمان ہوجائے۔جس وقت اس نے مسلمان ہونے کا ارادہ کیا اس وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے۔اس نے امیر المومنین کی خدمت میں لکھا کہ میں آپ کی خدمت میں مسلمان ہونے کے لیے حاضر ہونا چاہتا ہوں۔یہ خط اس نے ایک قاصد کو دیا اور اسے تاکید کردی کہ جتنی جلدی ہوسکے اس کا جواب لے آؤ۔قاصد کو روانہ کرنے کے بعد جبلہ ابن ایہم یہ سوچ رہا تھا کہ دیکھنا چاہیے امیر المؤمنین اس کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنا خطرناک دشمن سمجھ کر کچھ اور جواب دیں۔لیکن جب قاصد نے لاکر جوابی خط دیا اور اس نے پڑھا تو لکھا پایا کہ تم فوراً چلے آؤ مسلمان ہونے کے بعد تم ہمارے بھائی بن جاؤ گے اور ہر دکھ اور سکھ میں ہمارے ساتھ شریک رہے گے۔

یہ جواب پاک جبلہ بن ایہم خوش بھی ہوا اور حیران بھی اسے حیرانی یہ ہوئی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کوئی شرط پیش نہیں کی نہ دھمکی دی اور نہ کسی قسم کا الزام ہی لگایا بلکہ محبت ومواسات کے الفاظ لکھ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بھیجے۔ اس کی ڈھارس بندھی وہ اپنے پانچ سو خاص جاں نثاروں کے ہمراہ پورے شاہانہ ٹھاٹھ کے ساتھ مدینہ کی طرف چلا۔ مدینہ سے کچھ فاصلے پر جا کر رکا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے آنے کی اطلاع دی۔

اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ زربفت اور ریشم کی سرخ اور زرد وردیاں پہن لیں، چاندی سے سجی سجائی پیٹیاں لگا لیں، اپنے گھوڑوں پر مخمل کی جھولیں ڈالیں اور ان کی گردنوں میں سونے طوق پہنا دیں اور خود جواہرات کا جڑا ہوا تاج اپنے سر پر رکھا، کبوتر کے انڈے کے برابر دو نہایت نایاب اور قیمتی موتی تاج کے دونوں طرف لٹکائے، شاہانہ لباس پہنا اور بڑے ٹھاٹھ سے مدینہ میں داخل ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے مہمان کی بڑی عزت کی اسے مقام ومرتبہ سے نوازا۔

جبلہ مدینہ میں ہی ٹھہرا ہوا تھا کہ حج کا زمانہ آ گیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کے لیے نکلے ت واسے بھی ساتھ لے لیا لیکن حج کے دنوں میں ہی ایک ایسا واقعہ پیش آیا۔ جس نے جبلہ بن ایہم کی زندگی کا پانسہ پلٹ دیا۔ ہوا یہ کہ طواف کرتے وقت جبلہ کے پیچھے پیچھے ایک نوجوان عرب بھی طواف کر رہا تھا۔ اتفاق کی بات کہ اچانک اس کا پاؤں جبلہ کے قیمتی تہ بند پر جا پڑا جس سے جبلہ کا تہ بند کھل گیا۔ غسا کے بادشاہ کو غصہ آ گیا اور اس نے نوجوان کے منہ پر طمانچہ کھینچ مارا اور طمانچہ بھی اس زور کا کہ اس نوجوان کی ایک آنکھ جاتی رہی۔ نوجوان طواف کی حالت میں تو کچھ نہ بولا لیکن جب اپنے قبیلے میں گیا اور سارا حال کہا تو اس کے قبیلہ میں اس واقعہ سے آگ لگ گئی۔ کئی سو آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور جبلہ پر دعویٰ کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جبلہ کو طلب کیا اور پھر اس سے طرح بات چیت کی:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: تم نے اس نوجوان کی آنکھ کیوں پھوڑ دی۔؟

جبلہ: اس نے میرے ساتھ بدتمیزی کی بھر مجمع میں مجھے رسوا کیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: نوجوان نے سارا حال ہمیں بتایا ہے اس کا کہنا ہے کہ غلطی سے اس کا پاؤں تمہارے تہ بند پر جا پڑا اتنی سی غلطی پر اتنی بڑی سزا تو ظلم ہے۔

جبلہ: تو خیر کیا ہوا! ایک غریب آدمی کو خوش کرنے کے لیے اس واقعہ کو اتنی اہمیت کیوں دی جا رہی ہے۔؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: اسلام امیر اور غریب کے درمیان کوئی فرق نہیں رکھتا۔ اسلام میں اگر بڑائی ہو سکتی ہے ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ﴾ کی بنا پر ہی ہوسکتی ہے۔ مال و دولت، نسل و خاندان اور رنگ وروپ کی بنیاد پر کسی کو کسی پر کوئی بڑائی نہیں۔

جبلہ: تو آپ کا مطلب کیا ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: اس نوجوان سے معافی مانگو اور اسے کچھ دے کر راضی کرلو ورنہ آنکھ کے بدلے آنکھ۔

جبلہ: تو کیا میں اس غریب نوجوان سے معافی مانگوں جس کی چادر میں پیوند لگے ہوئے ہیں یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: تو پھر آنکھ کے بدلے میں آنکھ دینے کو تیار ہو جاؤ۔

جبلہ: میں غسان کا بادشاہ، میرا باپ بادشاہ، میرا دادا بادشاہ، میری آنکھ اس کی آنکھ کے برابر کیسے ہوسکتی ہے اس کی آنکھ کے بدلے میں میری آنکھ کیسے نکالی جا سکتی ہے؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ: اسلام کی نظر میں ادنیٰ و اعلیٰ سب برابر ہیں تم یا تو اس نوجوان کو راضی کر دو یا پھر سزا کے لیے تیار ہو جاؤ۔

جبلہ: اگر آپ کا اسلام ایسا ہے جو زیر دستوں کے مقابلہ میں زبردستوں کی پرواہ نہیں کرتا اور بڑے لوگوں اور حاکموں کو خاص حقوق نہیں دیتا تو ایسے اسلام کو میرا سلام میں پھر نصرانی ہو جاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ: اگر تم اسلام سے پھر جائے گا تو جو مرتد کی سزا ہے تجھے دی جائے گی،

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں تیری گردن اڑا دوں گا۔

یہ فیصلہ سن کر غسان کے بادشاہ کو پہلی بار یہ احساس ہوا کہ وہ اسلامی عدالت میں کھڑا ہے اور مسلمانوں کے خلیفہ سے بات کر رہا ہے۔ مرتد کی سزا کے نام سے اسے جھرجھری سی آئی وہ تاڑ گیا کہ معاملہ نازک ہے۔ اس نے کہا بہت اچھا! مجھے آج سوچنے کا موقع دیجیے میں کل اس کا جواب دوں گا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اسے ایک دن سوچنے کی مہلت دے دی۔ مہلت ملنے کے بعد وہ اپنے پڑاؤ پر گیا تو آتے ہی بھاگنے کی تیاری شروع کر دی اور رات کی تاریکی میں اپنے پانچ سو جاں نثاروں کے ساتھ فرار ہو گیا۔ [بحوالہ سیرت فاروق اعظم]

۳۔ بیٹی نے خاوند کو رہا کروانے کے لیے قیمتی ہار بھیجا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ:

جب مکہ کے لوگوں نے اپنے قیدی چھڑوانے کے لیے مال بھیجنا شروع کیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند ابوالعاص بن ربیع کو چھڑوانے کے لیے بھی مال بھیجا۔ اس مال میں ان کا ایک ہار بھی تھا۔ یہ ہار وہ تھا کہ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بیٹی کو ابوالعاص کی دلہن بنا کر رخصت کیا تھا تو یہ ہار اس کے گلے میں ڈالا تھا۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ ہار دیکھا تو آپ موم ہو گئے۔ آنسو چھلک پڑے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے:

”تمہارا خیال ہے کہ اگر تم زینب کا قیدی رہا کر دو اور زینب کا ہار اسے واپس لوٹا دو۔“

صحابہ نے کہا: ”ٹھیک ہے، اے اللہ کے رسول!“ اور پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہار واپس لوٹا دیا۔ ابو داؤد میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوالعاص کو رہا کرتے ہوئے یہ وعدہ لے لیا کہ وہ جاتے ہی زینب رضی اللہ عنہا کو روانہ کر دے گا۔ چنانچہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ اور انصار کے ایک آدمی کو بھیجا اور حکم دیا:

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

''تم دونوں ''یاجج'' مقام کے دامن میں ٹھہر جانا اور جب زینب رضی اللہ عنہا تمہارے قریب سے گزرے تو تم ساتھ چل پڑنا اور یہاں مدینہ لے آنا۔''

ابوداؤد (٢٦٩٢) و مستدرك حاكم (٣/٢٣) (٤٣٠٦) حسن

ابوالعاص قیدی بن کر آئے تھے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کا بھیجا ہوا ہار دیکھا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا یاد آ گئیں، وہی خدیجہ رضی اللہ عنہا جو عرب کی مالدار ترین تاجر خاتون تھیں، وہ کہ جنہوں نے اپنا سارا مال اسلام کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ جی ہاں! آج اسی خدیجہ رضی اللہ عنہا کی یاد آ گئی۔ بیٹی کی رخصتی کا منظر یاد آ گیا۔ باپ جو مدینے کا حکمران، سپریم کمانڈر اور فاتح بدر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں چھلک پڑیں، سوچا ہوگا کہ بیٹی نے ماں کی نشانی گلے سے اتار کر باپ کی خدمت میں بھیج دی ہے۔ قربان جاؤں، ایسے حکمران پر! دنیا نے آج تک نہ دیکھا ہوگا کہ وہ حکمران باقی مال تو رکھ لیتا ہے کہ عدل کا یہی تقاضا ہے، صرف ایک ہار واپس بیٹی کو بھیجنے کا کہہ رہا ہے مگر خود کوئی فیصلہ نہیں سنا رہا معاملہ صحابہ کے سپرد کر دیا ہے کہ اگر تم مسلمان اجازت دو تو اپنی بیٹی کے بارے میں ہار کی واپسی کا فیصلہ کر لوں۔ لوگو! یہ دنیا جمہوری نظام کے لیے پھرتی ہے...... عوامی راج کی باتیں ہیں، اللہ کی قسم! عوامی راج کا جو نمونہ مدینہ کے حکمران نے پیش کیا ہے، کوئی ایسا حکمران ہے جو اس کی مثال پیش کر سکا ہو......؟ آج تک کوئی ایک ہی مثال ایسی ہو؟

جس دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فاتح بدر ہو کر مدینہ میں داخل ہوئے اسی دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو ان کے خاوند حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دفن کر کے فارغ ہوئے تھے۔

مستدرك حاكم (٣/٢١٧، ٢١٨) حسن

اور پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ہار سامنے آ گیا، یوں باپ کا غم کئی گنا بڑھ گیا۔ خوشیوں کے ساتھ غمیاں، غمیوں کے ساتھ خوشیاں، یہ اللہ کا نظام ہے اور اللہ کے محبوب بھی اس سے مستثنیٰ نہیں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ادھر ابوالعاص نے وعدہ پورا کر دیا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا مدینہ میں آ گئیں، بعد میں ابو العاص مسلمان ہو گئے تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی نکاح پر بیٹی کو ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے گھر بھیج دیا۔

۴۔ایک درہم بھی مت چھوڑو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ اگر وہ اجازت دے دیں تو ہم اپنے بھانجے عباس رضی اللہ عنہ کا فدیہ چھوڑ دیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَاللّٰہِ لَا تَذَرُوْنَ مِنْہُ دِرْھَمًا))

''اللہ کی قسم! عباس کو ایک درہم بھی مت چھوڑنا۔''

بخاری، المغازی (۴۰۱۸)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سگے چچا تھے۔ انصار نے انہیں اپنا بھانجا اس لحاظ سے کہ ان کی دادی یعنی عبدالمطلب کی والدہ بنونجار کے قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں۔ اس رشتہ کی بنا پر انصار نے ان کا فدیہ معاف کرنا چاہا مگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بنا پر ایسا نہ کرنے دیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ مالدار شخص تھے، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچا کہ انصاری مسلمانوں کو حق ملنا چاہیے۔ یہ ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو عدل وانصاف کا ترازو تھامے ہوئے ہیں۔ اللہ کی قسم! اس انداز سے مجال ہے جو معمولی سا بھی جھکنے پائے اگرچہ سگا چچا ہی کیوں نہ ہو، انسانی تاریخ میں ایسا کوئی چیف جسٹس دنیا پیش کر کے دکھلائے تو سہی۔

۵۔عادل حکمران نور کے منبروں پر

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ الْمُقْسِطِیْنَ عِنْدَاللّٰہِ عَلٰی مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ یَمِیْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَكِلْتَايَدَيْهِ يَمِيْنٌ : اَلَّذِيْنَ يَعْدِ لُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَاوَلُوْا))

''جولوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے پاس منبروں پر ہوں گے، پروردگار کے داہنی طرف اوراس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں (یعنی بائیں ہاتھ میں جو داہنے ہاتھ سے قوت کم ہوتی ہے یہ بات اللہ تعالی میں نہیں کیونکہ وہ ہر عیب سے پاک ہے سبحان اللہ) اور یہ انصاف کرنے والے وہ لوگ ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے ہیں اور اپنے بال بچوں اور عزیزوں میں انصاف کرتے ہیں اور جو کام انکو دیا جائے اس میں انصاف کرتے ہیں''

صحیح مسلم ،الامارة :باب فضیلة الامام العادل وعقوبة...... (٤٧٢١) ،سنن نسائی (٥٣٩٤)

٦۔ اگر فاطمہ بھی چوری کرتی تو اسکا بھی ہاتھ کاٹ ڈالا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مخزومیہ خاتون (فاطمہ بنت اسود) جس نے غزوہ فتح مکہ کے موقع پر) چوری کرلی ہے اسکے معاملے میں قریش کو فکر میں ڈال دیا نہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اس معاملہ پر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کون کرے آخر یہ تہ پایا کہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اپکے بہت عزیز ہیں۔ان کے سوا اور کوئی اس کی ہمت نہیں کرسکتا چنانچہ اسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں کچھ کہا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اسامہ کیا تو اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں مجھ سے سفارش کرتا ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچھلی بہت سی امتیں اس لیے ہلاک ہوگئی کہ جب انکا کوئی شریف آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے اور اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی چوری کرے تو میں اسکا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں۔''

صحیح بخاری , الانبیاء(٣٤٧٥)

٧۔ وہ آپس میں انصاف کرتے ہیں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہرقل شاہ روم جب مسلسل پسپا ہو رہا تھا تو انطاکیہ میں اس نے اپنے مصاحبوں سے پوچھا: مجھے اس قوم کے بارے میں جو ہمارے ساتھ برسر پیکار ہے بتاؤ کیا یہ انسان نہیں؟ تو انہوں نے کہا وہ انسان ہی ہیں اس نے کہا: تعداد میں تم زیادہ ہوتے ہو یا وہ۔ تو انہوں نے کہا ہر میدان میں ہم ان سے کئی گنا زیادہ ہوتے ہیں۔ اس نے کہا: پھر کیا وجہ ہے کہ تم شکست کھا جاتے ہو اور وہ کم ہونے کے باوجود فتح پاتے ہیں تو ان مصاحبوں میں سے ایک عمر رسیدہ بزرگ نے کہا:

((من اجل انهم يقومون الليل ويصومون في النهار ويوفون بالعهد ويأمرون بالعمروف وينهون عن المنكر ويتناصفون بينهم))

''اس لیے کہ وہ رات کو نماز پڑھتے ہیں دن کو روزہ رکھتے ہیں، عہد کو پورا کرتے ہیں معروف کا حکم دیتے ہیں اور منکر سے روکتے ہیں اور آپس میں انصاف کرتے ہیں''

بلکہ ایک نے ایک اور موقعہ پر یہ بھی کہا کہ:

((لو سرق فهم ابن ملكهم لقطعوه او زنى رجموه))

''اگر ان کا بادشاہ کا لڑکا چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتے ہیں، یا اگر زنا کرے تو اسے رجم کر دیتے ہیں۔''

مگر ان کے مقابلے میں ہمارا حال یہ ہے کہ ہم شراب پیتے ہیں، بدکاری کرتے ہیں، حرام کا ارتکاب کرتے ہیں، عہد کو توڑتے ہیں، اور ظلم و زیادتی کرتے ہیں، ان باتوں کے کرنے کا حکم دیتے ہیں جو اللہ کی ناراضی کا باعث ہیں اور ان کاموں سے روکتے ہیں جن سے اللہ راضی ہوتا ہے۔ یہ سن کر ہرقل نے کہا:

((انت صدقتنی))

'' تم نے مجھے سچی بات بتائی ہے'' البدایہ والنہایۃ (ج۷ ص۱۵)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۸۔ بکریاں اور بھیڑیا اکٹھے چر رہے تھے

حضرت عمر بن عبدالعزیز بن مروان اموی رحمۃ اللہ علیہ قریشی خلفاء میں سے خلیفہ خامس تھے، آپ ۹۹ھ میں مسند خلافت پر اس وقت متمکن ہوئے جب بنوامیہ کے حکمرانوں نے ہر طرف مظالم و مفاسد کا دروازہ کھول رکھا تھا، آپ نے گدی نشین ہوتے ہی جملہ مظالم کا خاتمہ کیا حتی کہ اللہ نے بھیڑیے اور بکریوں کو ایک گھاٹ پر جمع فرما دیا۔

چنانچہ امام ابونعیم الاصبہانی نے لکھا ہے کہ موسیٰ بن اعین اور اس کے ساتھی بکریاں چرا رہے تھے، تعجب خیز بات یہ تھی کہ بکریاں اور بھیڑیا اکٹھے چر رہے تھے۔ ایک رات اچانک ایک بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کر دیا، وہ سب حیران ہو گئے کہ ایسا کیوں ہوا؟ پھر موسیٰ بن اعین بات کو سمجھ گئے کہ جس کے عدل وانصاف کی وجہ سے بھیڑیے بھی مہذب بن گئے تھے، محسوس ہوتا ہے کہ وہ مردِ عادل اس دنیا سے کوچ کر گیا ہے، تحقیق کی گئی تو جو وقت بھیڑیے کے بکری پر حملہ کرنے کا تھا وہی وقت حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کا تھا۔

حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء: (۵......۲۵۵) سندہ حسن

۹۔ اس عدل کی وجہ سے آسمان وزمین قائم ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ہر سال خیبر کے یہودیوں کے پاس جاتے، پھلوں اور فصلوں کا حساب لگا کر ان سے حصہ وصول کرتے، یہودیوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ کیا کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ حصے کا حساب لگانے میں سختی کرتے ہیں اور ادھر سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو رشوت دینے کی پیش کش کر دی تو اس پر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((یَا اَعْدَآءَ اللّٰہِ! اَتُطْعِمُوْنِی السُّحْتَ؟))

''اے اللہ کے دشمنو! کیا تم مجھے حرام کھلانا چاہتے ہو؟''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

پھر فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس ہستی کی طرف سے آیا ہوں، جو مجھے ساری کائنات سے بڑھ کر محبوب ہے اور جہاں تک تمہارا تعلق ہے تو تم مجھے ساری انسانیت سے بڑھ کر مبغوض ہو کیوں کہ تم ہی وہ لوگ ہو جنہیں بندر اور خنزیر بنایا گیا تھا، لیکن تمہارے ساتھ بغض اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ محبت مجھے اس بات پر آمادہ نہیں کرسکتی کہ میں تمہارے ساتھ کوئی ناانصافی کروں یہ سن کر یہودی کہنے لگے:

((بِهٰذَا قَامَتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضُ))

"اسی عدل کی وجہ سے آسمان وزمین قائم ہے۔"

صحیح ابن حبان، المزارعة، ذکر خبر ثالث یصرح بان الزجر عنالمخابرة......، (رقم: ۵۱۹۹) سنده حسن

۱۰۔میں آج کے بعد صرف عدل ہی کروں گا

علامہ دمیری نے اپنی مشہور کتاب "حیٰوۃ الحیوان" میں ظالم بادشاہ کی نحوست اور عادل بادشاہوں کی برکت کے سلسلے میں بہت سے دلچسپ واقعات لکھے ہیں جن میں یہ واقعہ عبرت کے لیے ذیل میں لکھا جارہا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

ایک بادشاہ پوشیدہ طور پر اپنے شہر سے دوسری جگہ گیا۔ اور ایک آدمی کے یہاں ٹھہرا جس کے گائے پلی ہوئی تھی کہ ایک گائے سے تیس گائیوں کے دودھ کی مقدار سے زیادہ دودھ نکالا یہ دیکھ کر بادشاہ نے تعجب کیا اور اس نے اپنے دل میں اس گائے کو لے لینے کا خیال کیا دوسرے روز وہ گائے چراگاہ میں چرنے کے لیے گئی اور شام کو گھر واپس آئی تو اس روز کم دودھ نکلا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ نے پوچھا کہ کیا بات ہے کہ آج اس کا دودھ کیوں کم نکلا۔ کیا اس چراگاہ میں چرنے نہیں گئی تھی جہاں پہلے چرنے جایا کرتی تھی۔ گھر والوں نے کہا گائے وہی ہے اور وہی چراگاہ ہے جہاں روزانہ چرنے کے لیے جایا کرتی تھی۔

((وَلٰكِنْ اَرَى الْمَلِكَ اَضْمَرَ لِبَعْضِ رَعِيَّتِهٖ سُوْءً فَنَقَصَ لَبَنُهَا فَاِنَّ الْمَلِكَ اِذَا ظَلَمَ اَوْهَمَّ بِظُلْمٍ ذَهَبَتِ الْبَرَكَةُ قَالَ فَعَاهَدَ الْمَلِكُ رَبَّهٗ اَنْ لَّا يَاْخُذَهَا وَلَا يَظْلِمُ اَحَدًا قَالَ فَغَدَتْ فَرَعَتْ ثُمَّ رَاحَتْ فَحَلَبَتْ حِلَابَهَا فِي الْيَوْمِ الْاَوَّلِ فَاعْتَبَرَ الْمَلِكُ بِذٰلِكَ وَعَدَلَ وَقَالَ اِنَّ الْمَلِكَ اِذَا ظَلَمَ اَوْهَمَّ بِظُلْمٍ ذَهَبَتِ الْبَرَكَةُ لَاجَرَمَ وَلَاَعْدِلَنَّ))

”لیکن بادشاہ کی نیت خراب ہوگئی ہے اور اس نے اپنی بعض رعایا پر ظلم کا ارادہ کیا ہے اور ہمارے یہاں کا دستور ہے کہ جب بادشاہ رعایا پر ظلم کرتا ہے تو برکت جاتی رہتی ہے اور پیداوار میں کمی ہو جاتی ہے بادشاہ نے اپنے دل میں سوچا کہ آئندہ کسی پر ظلم نہیں کروں گا۔ اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے اس کا معاہدہ کیا۔ بادشاہ وہیں ٹھہرا رہا کہ تیسرے روز گائے چر کر شام کو واپس آئی تو پہلے دن کی طرح زیادہ دودھ نکلا اب بادشاہ کو یقین آ گیا انصاف کی نیت کی برکت ہے پھر اس دودھ میں اضافہ ہو گیا ہے اور اس نے اس سے عبرت حاصل کی اور عدل وانصاف کا پختہ ارادہ کیا اور کہا کہ سچ ہے کہ جب بادشاہ ظلم یا ظلم کا ارادہ کرتا ہے تو برکت جاتی رہتی ہے آئندہ میں انصاف ہی انصاف کرتا رہوں گا۔“

حیوۃ الحیوان (ص/۱۴۹)

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اَخلاق حسنہ

ا۔میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تین بندوں کو میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں)

أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا

''میں ضمانت دیتا ہوں جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے گا اسے جنت کے گردونواح میں گھر ملے گا۔''

وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”اور (میں ضمانت دیتا ہوں) جو مذاق کرتے وقت بھی جھوٹ کو چھوڑ

دے گا اسے جنت کے وسط میں گھر ملے گا“

وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ

”اور (میں ضمانت دیتا ہوں) جس شخص کا اخلاق اچھا ہوگا اسے جنت

کے اوپر والے حصے میں گھر ملے گا“

ابوداؤد، الادب (٤٨٠٠) و صحیح الترغیب (١٣٩)

۲۔ نیکی اور گناہ کیا ہیں..؟

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ))

”نیکی حسن سلوک کو کہتے ہیں اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکتا ہے اور اس کا لوگوں کو معلوم ہونا تمہیں برا لگتا ہے۔“

صحیح مسلم ،کتاب البر والصلة ،باب تفسير البر والاثم(:٦٥٥٣.)

۳۔ کامل ترین ایمان والے

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَكْمَلُ الْمُوْمِنِيْنَ اِيْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِاَهْلِهِ))

”مومنوں میں سے کامل ترین ایمان والے وہ ہیں جو ان میں سے بہترین اخلاق کے مالک ہیں اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے لیے بہترین ہے۔“

جامع الترمذی ، الایمان :باب ماجاء فی استکمال الایمان وقال:حدیث حسن صحیح

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۴۔ کسی کو گالی مت دو

حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کہا، اے اللہ کی رسول ﷺ!

((اعْهَدْ إِلَيَّ قَالَ لَا تَسُبَّنَّ أَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهُ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً قَالَ لَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوفِ وَارْفَعْ إِزَارَكَ إِلَى نِصْفِ السَّاقِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَإِلَى الْكَعْبَيْنِ وَإِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ فَإِنَّهَا مِنَ الْمَخِيلَةِ وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمَخِيلَةَ وَإِنِ امْرُءٌ شَتَمَكَ وَعَيَّرَكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ فَلَا تُعَيِّرْهُ بِمَا تَعْلَمُ فِيهِ فَإِنَّمَا وَبَالُ ذٰلِكَ عَلَيْهِ))

"مجھے نصیحت اور وصیت کیجیے۔ آپ نے فرمایا کسی کو گالی مت دو چنانچہ میں نے اس نصیحت کے بعد نہ کسی آزاد کو گالی دی نہ کسی غلام کو اور نہ کسی اونٹ کو اور نہ کسی بکری کو۔ آپ نے فرمایا کسی نیکی اور بھلائی کو معمولی مت سمجھو اور اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ بات چیت کرو یہ بھی بھلائی سے ہے اور اپنی لنگی کو آدھی پنڈلی تک رکھو۔ اگر اس سے زیادہ کرنا چاہتے ہو تو ٹخنے تک اور ٹخنے کے نیچے کپڑا لٹکانے سے بچو۔"

ابو داؤد، اللباس، باب ما جاء فی اسبال الازار (٤/٩٩)

۵۔ جنت میں لے جانے والا عمل

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سے عمل انسانوں کے زیادہ جنت میں جانے کا سبب بنیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کا ڈر اور حسنِ اخلاق۔ اور پوچھا گیا کون سے چیزیں انسانوں کے زیادہ جہنم میں جانے کا سبب ہوں گی؟ آپ نے فرمایا منہ اور شرم گاہ۔"

سنن ترمذی (٢٠٠٤)۔ ابن حبان (موارد ١٩٢١) نے صحیح کہا ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

٦۔ کامیاب شخص

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيقَةً مُّسْتَقِيمَةً))

''وہ شخص فلاح کو پہنچ گیا جس نے ایمان کے لیے اپنے دل کو خالص کرلیا اور اپنے دل کو صاف کرلیا اور زبان سچی بنالی اور نفس کو اطمینان بخش بنالیا اور اپنی طبیعت کو حسن خلق کے سانچے میں ڈھال لیا۔''

مسند احمد ٥/١٤٧ (٢٠٨٠٣)

۷۔ بھلا تم نے لعنت کرنے اور صدیقین کو بھی دیکھا ہے...؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ:

ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کسی غلام پر لعنت کررہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف متوجہ ہوگئے، اور فرمایا کہ:

''بھلا تم نے لعنت کرنے اور صدیقین کو بھی دیکھا ہے...؟''

(یعنی کیا تم نے کبھی بھی کسی ایسے شخص کو دیکھا کہ جس میں بیک وقت یہ دو صفتیں یعنی لعانیت اور صدیقیت پائی جاتی ہیں، حاصل یہ ہے کہ جو شخص صدیقیت کے مقام پر فائز ہو وہ لعنت کرنے والا نہیں ہوسکتا) نہیں رب کعبہ کی قسم یہ دونوں باتیں کسی ایک شخص میں ہرگز جمع نہیں ہوسکتیں، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد سن کر اپنی اس تقصیر کے کفارہ کے طور پر اس دن اپنے بعض غلاموں کو آزاد کیا، پھر معذرت خواہی کے لیے نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آئندہ کبھی ایسا کام نہیں کروں گا۔ (یعنی کسی کو لعنت نہیں بھیجوں گا)

البیہقی فی شعب الایمان(٤/٢٩٤)(٥١٥٤)والأدب المفرد(٣١٩)صحیح

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۸۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ محلات کن لوگوں کے لیے ہیں..؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یقیناً جنت میں ایسے بالا خانے (محلات) ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے دیکھا جاسکتا ہے اور اندر کا حصہ باہر سے دیکھا جاسکتا ہے ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر دریافت کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ محلات کن لوگوں کے لیے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ محلات ان (چار قسم کے) لوگوں کے لیے ہیں:

لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ

جنہوں نے اچھا کلام کیا۔

وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ

(مساکین کو) کھانا کھلایا۔

وَأَدَامَ الصِّيَامَ

(نفلی) روزوں کی پابندی کی۔

وَصَلَّى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

رات کو اس وقت رضائے الٰہی کی خاطر نماز ادا کی جب لوگ سوئے ہوتے ہیں۔

ترمذی، صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة غرف الجنة (۲۵۲۷) حدیث حسن

۹۔ دنیا اور آخرت میں نجات کا ذریعہ کیا ہے..؟

حضرت عقبہ ابن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور عرض کیا:

((يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا النَّجَاةُ))

”کہ مجھے بتائیے کہ دنیا اور آخرت میں نجات کا ذریعہ کیا ہے...؟“

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمْسِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلَى خَطِيئَتِكَ))

''اپنی زبان کو قابو میں رکھو، تمہارا گھر تمہاری کفایت کرے (یعنی گھر سے باہر بلاضرورت نہ نکلو) اور اپنے گناہوں پر روؤ۔''

احمد (۵/۲۵۹) (۲۲۵۹۰) وترمذی، الزھد، باب ما جاء فی حفظ اللسان (۲٤۰٦) و الصحیحة (۸۹)

۱۰۔سب سے زیادہ خوفناک چیز کون سی ہے...؟

حضرت سفیان ابن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

ایک دن میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ میرے بارے میں جن چیزوں سے ڈرتے ہیں، ان میں سب سے زیادہ خوفناک چیز کون سی ہے؟

حضرت سفیان کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (یہ سن کر) اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا:

''یہ چیز، یعنی تمہارے بارے میں مجھے سب سے زیادہ ڈر اس زبان سے لگتا ہے کہ گناہ کی اکثر باتیں اس سے سرزد ہوتی ہیں، لہٰذا تم اس زبان کے فتنہ سے بچو۔''

ترمذی، الزھد، باب ما جاء فی حفظ اللسان (۲٤۱۰) و الدارمی (۲/۲۹۸) صحیح

۱۱۔میزان میں وزنی چیز

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((مَا مِنْ شَيْءٍ أَثْقَلُ فِي مِيزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَإِنَّ اللهَ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِيَّ))

''قیامت والے دن مومن بندے کی میزان میں حسن اخلاق سے زیادہ بھاری چیز نہیں ہوگی اور یقیناً اللہ تعالیٰ بدزبان اور بے ہودہ گوئی کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔''

سنن ترمذی أبواب والصلة باب ماجیاء فی حسن الخلق (۲۰۰۲)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ کسی کی چغلی مت کرو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّھُمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ بَلَی اِنَّہُ کَبِیْرٌ،اَمَّا اَحَدُ ھُمَا فَکَانَ یَمْشِیْ بِا لنَّمِیْمَةِ ،وَاَمَّا الآخَرُ فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْ لِہِ))

''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور وہ عذاب کسی بڑی بات پر نہیں ہو رہا (کہ جس سے یہ رک نہیں سکتے تھے) پھر فرمایا وہ بڑی بات ہی تو ہے ان میں ایک تو چغل خوری کرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا''

بخاری ،الطھار (۱۳۸۷) ومسلم(۲۹۲)

۱۳۔ غصہ پینے کا انعام

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ کَظَمَ غَیْظاً، وَھُوَ قَادِرٌ عَلَی أَنْ یُنْفِذَہُ، دَعَاہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہُ وَ تَعَالَی عَلَی رُؤُوسِ الْخَلائِقِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتَّی یُخَیِّرَہُ مِنَ الْحُورِ الْعِینِ مَا شَاءَ))

''جو شخص غصے کو پی جائے ،جب کہ وہ اسے نافذ کرنے پر قادر بھی ہو، اللہ تعالیٰ قیامت والے دن اسے تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اسے کہے گا کہ وہ جس حور عین کو چاہے، اپنے لئے پسند کر لے۔''

سنن ابو داؤد، الادب، باب من کظم غیظا، (٤٧٧٧)و.سنن الترمذی، البر والصلة، باب فی کظم الغیظ،(۲۰۲۱.)

۱۴۔ بچوں سے بھی جھوٹ نہ بولو

حضرت عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ایک دن میری والدہ نے مجھے اپنے بلایا اور کہا کہ لو آؤ میں تمہیں (ایک چیز) دوں گی اس وقت رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف فرما تھے جب میری والدہ نے مجھ سے کہا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا:

((وَمَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ))

''کہ تم نے اس کو کیا چیز دینے کا ارادہ کیا تھا..؟

انہوں نے فرمایا: کہ میں اس کو ایک کھجور دینا چاہتی تھی رسول اللہ ﷺ نے یہ سن کر فرمایا:

((أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ))

''کہ یاد رکھو اگر اس کو تم کچھ نہ دیتیں تو تمہارے اعمال میں ایک جھوٹ لکھا جاتا۔''

سنن ابی داؤد، الادب، باب فی التشدید فی الکذب (٤٩٩١) و بهیقی فی شعب الأیمان (٤٨٢٢)

۱۵۔ جب بات کرو تو سچ بولو

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا:

مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

(۱) اُصْدُقُوا اِذَا حَدَّثْتُمْ — جب بات کرو تو سچ بولو

(۲) وَاَوْفُوا اِذَا وَعَدْتُّمْ — وعدہ کرو تو پورا کرو

(۳) وَاَدُّوا اِذَا اؤْتُمِنْتُمْ — امانت کو لوٹاؤ جب امانت رکھی جائے

(٤) وَاحْفَظُوا فُرُوْجَكُمْ — شرم گاہوں کی حفاظت کرو

(٥) وَغُضُّوا اَبْصَارَكُمْ — نگاہیں نیچی رکھو

(٦) وَكُفُّوا اَيْدِيَكُمْ — تکلیف دینے سے ہاتھوں کو روکے رکھو۔

مسند احمد (٥/٣٢٣) وابن حبان (٢٧١) والحاکم فی المستدرك (٤/٣٥٩) وقال هذا حدیث صحیح الاسناد

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔سب سے بڑا پہلوان

ذاتی معاملات میں غصہ کے تقاضے پر عمل کرنے سے رک جانا بڑی فضیلت اور سعادت کی بات ہے۔ قرآن کریم میں اللہ کے مقبول بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے۔ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ (اور جو غصہ کو پینے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں) اور ایک روایت میں وارد ہے کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے پوچھا کہ تم سب سے بڑا پہلوان کسے سمجھتے ہو؟ صحابہ نے جواب دیا کہ ہم اسے سب سے بڑا پہلوان سمجھتے ہیں جس کو کشتی میں کوئی پچھاڑ نہ سکے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لَيْسَ بِذَلِكَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))

"وہ پہلوان نہیں ہے بلکہ اصل طاقتور وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے۔"

مسلم شریف (۳۲٦/۲)

۱٦۔غصہ پینے کا اجر وثواب

ایک روایت میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((من كظم غيظا وهو قادر على أن ينفذه دعاه الله على رؤوس الخلائق يوم القيامة حتى يخيره من أى الحور شاء))

"جو شخص باوجود غصہ کے تقاضے پر عمل کرنے کی قدرت کے غصہ کو پی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے گا کہ جنت کی جس حور کو چاہے پسند کر لے۔"

شعب الایمان (۳۱۳/٦)

۱۷۔بہترین گھونٹ

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

((ما جرع عبد جرعة أعظم أجرا عند الله من جرعة غيظ كظمها ابتغاء وجه الله عز و جل))

''اللہ کے نزدیک اجر وثواب کے اعتبار سے سب سے زیادہ عظمت والا گھونٹ وہ غصہ کا گھونٹ ہے جسے محض رضا خداوندی کی نیت سے انسان پی جائے۔''

شعب الایمان (٣١٤/٦)

١٨۔ تم نے تو اپنی نیکیوں مجھے دے دیں

ایک شخص نے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے پوچھا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ میرے غیبت کیا کرتے ہیں۔ آپ نے جواب دیا کہ میری نظر میں تمہاری اتنی قدر نہیں ہے کہ مفت میں اپنی نیکیاں تمہارے حوالہ کر دوں۔

اسی طرح منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو خبر ملی کہ فلاں شخص نے ان کی غیبت کی ہے تو آپ نے غیبت کرنے والے کے پاس کچھ تازہ کھجوریں بھیجیں اور کہلایا کہ تم نے اپنی نیکیوں میں سے کچھ حصہ مجھے ہدیہ کیا ہے تو میں اس احسان کے بدلے میں یہ کھجوریں بھیج رہا ہوں اگرچہ یہ تمہارے احسان کا پورا بدلہ نہیں ہے۔ اس لیے معذور خیال فرمائیں۔

از مذاق العارفین ترجمہ احیاء العلوم الدین مخلصا

١٩۔ وہ کبھی کسی کی غیبت نہیں کرتے تھے

مشہور صاحب معرفت بزرگ حضرت میمون بن سیار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے خواب دیکھا کہ ایک حبشی کا مردہ جسم ہے اور کوئی کہنے والا ان کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے کہ اس کو کھاؤ! میں نے کہا اے خدا کے بندے میں اس کو کیوں کھاؤں؟ تو اس شخص نے کہا کہ اس لیے کہ تو نے فلاں شخص کے حبشی زنگی غلام کی غیبت کی ہے۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں نے اس کے متعلق کوئی اچھی بری بات کی ہی نہیں۔ تو اس شخص نے کہا کہ ہاں! لیکن تو نے اس کی غیبت سنی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تو ہے۔ اور تو اس پر راضی رہا۔ روای کہتا ہے کہ اس کے بعد حضرت میمون رحمہ اللہ کا حال یہ ہوگیا تھا کہ نہ خود کبھی کسی کی غیبت کرتے اور نہ کسی کو اپنی مجلس میں غیبت کرنے دیتے۔

تفسیر خازن، بیروت (١٧١/٤)

٢٠۔ غیبت کرنے والوں کا انجام

سنن ابوداؤد میں ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَمَّا عُرِجَ بِی مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ))

”معراج کے موقع پر میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن پیتل کے تھے، وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ان کی بے عزتی کرتے تھے۔“

لوگوں کا گوشت کھانے سے مراد غیبت کرنا ہے، یعنی پیٹھ پیچھے لوگوں کے عیب بیان کرنا، اس غیبت کو قرآن کریم میں اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ﴾

”اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے“

الحجرات:٤٩:١٢)

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۲۱۔ بس وہ چغلی کرتا ہے

چغل خوری کے مفاسد بیان کرتے ہوئے امام غزالی رحمہ اللہ نے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک شخص بازار میں غلام خریدنے گیا۔ ایک غلام اسے پسند آ گیا۔ بائع نے کہا کہ اس غلام میں کوئی عیب نہیں بس یہ ہے کہ اس میں چغلی کی عادت ہے، مشتری اس پر راضی ہو گیا اور غلام خرید کر گھر لے آیا۔ ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ غلام کی چغل خوری کی عادت نے یہ گل کھلایا کہ اس نے اس شخص کی بیوی سے جا کر تنہائی میں کہا کہ تمہارا شوہر تمہیں پسند نہیں کرتا اور اب اس کا ارادہ باندی رکھنے کا ہے۔ لہٰذا رات کو جب وہ سونے آئے تو استرے سے اس کے کچھ بال کاٹ کر مجھے دے دو تا کہ میں اس پر عمل سحر کرا کر تم دونوں میں دوبارہ محبت کا انتظام کرسکوں۔ بیوی اس پر تیار ہو گئی اور اس نے استرے کا انتظام کر لیا۔ ادھر غلام نے اپنے آقا سے جا کر یوں بات بنائی کہ تمہاری بیوی نے کسی غیر مرد سے تعلقات قائم کر لیے ہیں اور اب وہ تمہیں راستہ سے ہٹا دینا چاہتی ہے۔ اس لیے ہوشیار رہنا۔ رات کو جب وہ بیوی کے پاس گیا تو دیکھا کہ بیوی استرا لا رہی ہے۔ وہ سمجھ گیا کہ غلام نے جو خبر دی تھی وہ سچی تھی۔ اس لیے قبل اس کے بیوی کچھ کہتی اس نے اسی استرے سے بیوی کا کام تمام کر دیا۔ جب بیوی کے گھر والوں کو اس واقعہ کا علم ہوا تو انہوں نے آ کر شوہر کو قتل کر دیا۔ اس طرح اچھے خاصے خاندانوں میں خونریزی کی نوبت آ گئی۔

احیاء العلوم (۳/۹۵)

۲۲۔ اے اللہ میرا اخلاق مثل خلق کر دے

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء مانگا کرتے تھے۔

((اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ))

''اے اللہ جیسے تو میری تخلیق خوب اچھی بنائی ہے اسی طرح میرا اخلاق بھی اچھا بنا دے''۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صحيح الجامع الصغير (١٣٧)واحمد(١/ ٣٠٤)

آپس میں محبت

ا۔اللہ کا محبوب بننے کا طریقہ

جو دو مسلمان ایک دوسرے سے اللہ کی خاطر محبت کرتے ہیں تو وہ اللہ کے بھی محبوب بن جاتے ہیں۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے امام مسلم نے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی کسی دوسری بستی میں اپنے بھائی کی زیارت کرنے کے لیے گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے راستے میں ایک فرشتے کو بٹھا دیا جو اس کا انتظار کرتا تھا جب وہ شخص اس کے پاس سے گزرا تو فرشتے نے پوچھا: تم کہاں جا رہے ہو؟ اس نے کہا اس بستی میں میرا بھائی رہتا ہے اس کے پاس جا رہا ہوں۔فرشتے نے پوچھا: کیا اس کا تم پر کوئی احسان ہے جس کی وجہ سے تم یہ تکلیف

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اٹھا رہے ہو اور اس کا بدلہ اتارنے جا رہے ہو؟ اس نے کہا: نہیں، صرف اس لیے جا رہا ہوں کہ اس سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں اس پر فرشتے نے کہا:

((فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَیْكَ بِاَنَّ اللهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِیْهِ))

”میں تیری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں (اور یہ بتانے آیا ہوں) کہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے محبت کرتے ہیں جیسے تو اس (بھائی) سے صرف اللہ کے لیے محبت کرتا ہے۔“

صحیح مسلم، البر والصلة، باب: فضل الحب فی الله، (٢٥٦٧)

۲۔ اللہ کی محبت پانے والے

حضرت ابوادریس خولانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں گیا تو دیکھا کہ ایک جوان آدمی جس کے اگلے دانت خوب چمکیلے ہیں اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جب وہ آپس میں کسی چیز کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں تو اس کے حل کے لیے اس سے سوال کرتے ہیں اور اپنی رائے سے رجوع کر کے اس کی رائے کو قبول کر لیتے ہیں چنانچہ میں نے اس نوجوان کے بارے میں پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا کہ یہ صحابی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں جب اگلا دن ہوا تو میں صبح سویرے ہی مسجد میں آ گیا میں نے دیکھا کہ جلدی آنے میں بھی وہ مجھ سے سبقت لے گئے ہیں اور میں نے انہیں وہاں نماز پڑھتے ہوئے پایا پس میں ان کا انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے میں ان کے سامنے کی طرف سے ان کے پاس آیا انہیں سلام عرض کیا اور کہا ”اللہ کی قسم میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔“

انہوں نے کہا: کیا واقعی؟ میں نے کہا: واقعی اللہ کی قسم!

پس انہوں نے مجھے میری چادر کے کنارے سے پکڑا اور اپنی طرف کھینچتے ہوئے فرمایا: خوش ہو

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جا کیوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے:

((قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّيْنَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِيْنَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِيْنَ فِيَّ))

''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میری محبت واجب ہوگئی ان کے لیے جو میرے لیے آپس میں محبت کرتے ہیں میرے لیے ایک دوسرے سے ہم نشینی کرتے ہیں اور میرے لیے ایک دوسرے سے ملاقاتیں کرتے ہیں اور میرے لیے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں۔''

مؤطا امام مالك، الجامع، باب: ما جاء فی المتحابین فی الله ،صحیح

بخاری شریف کی روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ تَعَالٰى الْعَبْدَ نَادٰى جِبْرِيْلَ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُحِبُّ فُلَانًا، فَاَحْبِبْهُ، فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ فَيُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَاءِ، اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ، فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ))

''جب اللہ تعالیٰ بندے سے محبت فرماتے ہیں تو جبریل کو بتلا دیتے ہیں کہ وہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے پس تو بھی اس سے محبت کر، پس جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں۔ پھر جبریل علیہ السلام آسمان والوں (فرشتوں) میں منادی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو پس آسمان والے اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں پھر اس شخص کے لیے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے یعنی اہل زمین میں بھی وہ مقبول ومحبوب ہوجاتا ہے۔''

صحیح بخاری، بدء الخلق، باب ذکر الملائکة ح (۳۲۰۹)

۳۔ مومن تو ایک جسم کی مانند ہیں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت نعمان ابن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تو مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے سے رحم کا معاملہ کرنے ایک دوسرے سے محبت و تعلق رکھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی و معاونت کا سلوک کرنے میں ایسا پائے گا جیسا کہ بدن کا حال ہے کہ جب بدن کا کوئی عضو دکھتا ہے تو بدن کے باقی اعضاء اس ایک عضو کی وجہ سے ایک دوسرے کو پکارتے ہیں اور بیداری و بخار کے تعب و درد میں سارا جسم شریک رہتا ہے۔''

بخاري،الأدب، باب رحمة الناس والبهائم (٦٠١١)و مسلم(٦٥٨٦)

نیز ایک روایت میں کچھ اس طرح ہے' حضرت نعمان ابن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''کہ ایک خدا ایک رسول اور ایک دین کو ماننے کی وجہ سے سارے مسلمان ایک شخص کی مانند ہیں کہ اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو اس کا سارا جسم بے چین و مضطرب ہو جاتا ہے اور اس کا سر دکھتا ہے تو پورا بدن تکلیف محسوس کرتا ہے اسی طرح ایک مسلمان کی تکلیف کو سارے مسلمانوں کو محسوس کرنا چاہیے۔''

مسلم،البر والصلة ، باب تراحم المومنين....(٦٥٨٨)

۴۔ کینہ رکھنے والوں کی مغفرت نہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ اثْنَيْنِ وَ خَمِيسٍ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِءٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقُولُ انْظُرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا))

''ہر سوموار اور جمعرات کو انسانوں کے اعمال خدا کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ اسی دن میں سوائے مشرکین کے ہر ایک کی مغفرت فرما دیتا ہے لیکن جن دو آدمیوں کے درمیان کینہ ہوتا ہے ان کی مغفرت نہیں فرماتا (فرشتوں کو حکم) فرماتا ہے کہ ان دونوں کو ابھی مغفرت سے چھوڑے رکھو یہاں تک کہ دونوں میل ملاپ کر لیں۔''

مسلم، البر والصلة والادب، باب النهی عن الشحناء (۳۱۷/۲)

۵۔ باہم محبت اور نفرت کی بنیاد

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ مبارک سے نکل کر مسجد نبوی میں ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ:

''کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کے نزدیک بہت پیارا عمل کون سا ہے....؟''

کسی کہنے والے نے کہا:

''نماز یا زکوٰۃ اور ایک کہنے والے نے کہا کہ جہاد''

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا:

''اللہ کے نزدیک بہت پیارا عمل خدا کی خوشنودی و رضا کی خاطر کسی سے محبت کرنا اور خدا کی خوشنودی کی خاطر کسی سے نفرت و بغض رکھنا ہے۔''

مسند احمد (۱۴۶/۵) (۲۱۶۲۸) و ابوداؤد (۴۵۹۹)

۶۔ دوست رکھو تو محض اللہ کی خوشنودی کے لیے

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

میں تمہیں اس امر، یعنی دین کی جڑ نہ بتادوں جس کے ذریعہ تم دنیا و آخرت کی بھلائی حاصلکر سکو تو سنو ان چیزوں کو تم اپنے اوپر لازم کرلو' اہل ذکر کی مجالس میں بیٹھا کرو، جب تنہا رہو تو جس قدر ممکن ہو ذکر اللہ کے ذریعہ اپنی زبان کو حرکت میں رکھو، یعنی لوگوں کے ساتھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بیٹھ کر بھی ذکر اللہ کرو اور تنہائی میں بھی اللہ کی یاد میں مشغول رہو۔ اگر تم کسی کو دوست رکھو تو محض اللہ کی خوشنودی کے لیے دوست رکھو اور جس کو دشمن رکھو تو محض اللہ کی رضا وخوشنودی کے لیے دشمن رکھو یعنی کسی سے تمہاری دوستی اور دشمنی کا معیار تمہاری اپنی ذات کی خواہشات یا کوئی دنیوی نفع نقصان نہ ہونا چاہیے بلکہ اللہ کی رضا وخوشنودی کو معیار بناؤ، جس کا مطلب یہ ہے کہ اسی شخص کو اپنا دلی دوست بناؤ جس کی دوستی سے اللہ خوش ہوتا ہے اور اسی شخص سے دشمنی رکھو جس کی دشمنی سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہو اور اے ابورزین! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جب کوئی شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی زیارت وملاقات کے ارادہ سے گھر سے نکلتا ہے اور اس مسلمان کے ہاں جاتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے پیچھے چلتے ہیں اور وہ سب فرشتے اس کے لیے دعا واستغفار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! اس شخص نے محض تیری رضا وخوشنودی کے لیے ایک مسلمان بھائی کی ملاقات کی ہے تو اس کو اپنی رحمت ومغفرت کے ساتھ منسلک کر دے پس اے ابورزین! اگر تمہارے لیے ان مذکورہ چیزوں میں اپنی جان کو لگانا، یعنی ان پر عمل کرنا ممکن ہو تو ان چیزوں کو ضرور اختیار کرو۔

البيهقي في شعب الأيمان(٦/٤٩٢)(٩٠٢٤)

۷۔ باہم خیر خواہی تو دیکھو

جریر رضی اللہ عنہ کے بیٹے ابراہیم بن جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ ایک گھوڑے کی خرید کے سلسلے میں منڈی گئے۔ ایک گھوڑا آپ رضی اللہ عنہ کو پسند آ گیا۔ آپؓ نے اپنے غلام کو بھیجا کہ اس کے مالک سے قیمت طے کر کے گھوڑا خرید لو۔ اس نے جا کر مالک سے بات کی اور تین سو درہم قیمت لگائی۔ مالک نے انکار کیا اور کہا میں اتنی کم قیمت میں گھوڑا نہیں بیچ سکتا۔ اس نے کافی کوشش کی لیکن وہ تین سو پر راضی نہ ہوا۔ غلام نے کہا اگر آپ میرے آقا سے خود بات کرنا چاہیں تو میں آپ کو ان کے پاس لے چلتا ہوں۔ اس نے کہا ٹھیک ہے میں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چلتا ہوں۔ غلام گھوڑے اور مالک کو لے کر حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور کہا میں نے اس شخص کو تین سو درہم کہہ دیا ہے لیکن یہ کہتا ہے کہ میرا گھوڑا اس سے زیادہ قیمت کا ہے۔ اس شخص نے کہا: ''خدا آپ کا بھلا کرے کیا آپ اس کو جائز قیمت سمجھتے ہیں؟'' آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''نہیں! نہیں! یہ تمہارا گھوڑا واقعتاً قیمتی ہے''۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''تم پانچ سو درہم لے لو''۔ وہ تو راضی ہو گیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ شاید قیمت ابھی کم ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''چھ سو بلکہ سات سو لے لو''۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے آٹھ سو درہم دے کر وہ گھوڑا اس سے خرید لیا۔ اور فرمایا:

> ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے یہ عہد کیا تھا کہ میں ہر مسلمان سے خیر خواہی کروں گا۔''

تهذيب الأسماء (١/١٥٤).

عفو و درگزر

۱۔ اے اللہ! میری قوم کو ہدایت نصیب فرما

ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طائف تشریف لے گئے۔ یہ مکے سے تقریباً ساٹھ میل دور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کا غلام زید بن حارثہ بھی تھے۔ آپ نے طائف والوں کو توحید کی دعوت دی لیکن طائف والوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پتھروں اور گالیوں سے دھتکار دیا اور اوباش بچوں کو آپ کے پیچھے لگا دیا۔ وہ آپ کو گالیاں دیتے پتھر مارتے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر لہولہان ہو گیا۔ ایسے موقع پر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کچھ نہ کہا، بلکہ ان کے لیے دعا فرمائی:

((اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِی فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ))

''اے اللہ! میری قوم کو ہدایت نصیب فرما، بلاشبہ یہ مجھے نہیں جانتے''۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مسنداحمد (۱/ ۳۸۰) الشفاء لقاضی عیاض (ص/ ٤٧) دارمی (۲٤٧۱).

۲۔ نہ.. نہ.. انہیں کچھ نہ کہنا..!

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:

''کیا اُحد کے دِن سے بڑھ کر بھی کوئی سخت دِن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر آیا ہے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:

عائشہ! تمہاری قوم قریش نے مجھ پر مصیبتوں کے کتنے ہی پہاڑ گرائے ہیں۔ لیکن سب سے بڑی مصیبت کی جو چٹان مجھ پر گری وہ ان لوگوں کی جانب سے طائف کی گھاٹی میں اس وقت گری جب میں نے (وہاں کے سردار کنانہ) بن عبد یالیل بن عبد کلال کے ہاں اپنے آپ کو پیش کیا تھا۔ لیکن میں نے جس ارادے کا اظہار کیا اس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ چنانچہ میں وہاں سے رنجیدہ ہو کر جدھر کو میرا رُخ تھا ادھر ہی کو چل دیا۔ پھر جب مجھے کچھ قرار آیا تو میں ''قرن الثعالب'' کے مقام پر تھا۔ وہاں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بادل مجھ پر سایہ کیے ہوئے ہے۔ میں نے سر اٹھاتے ہوئے نظر دوڑائی تو اس میں سے جناب جبریل علیہ السلام نمودار ہوئے۔ انہوں نے مجھے آواز دے کر کہا:

((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوْا عَلَيْكَ وَ قَدْ بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيْهِمْ))

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم نے جناب کو جو جو کہا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سلوک کیا، اللہ نے وہ سب کچھ سن لیا ہے۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے، تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان منکرین کے ساتھ جو سلوک کرنا چاہیں، اس کا حکم پہاڑوں کے فرشتے کو کر دیں''۔

اب پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور سلام کہا۔ اور کہا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

((يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ ذٰلِكَ فِيمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ))

''اے محمدؐ! آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ اگر آپ ﷺ پسند فرمائیں تو میں مکہ کے دو پہاڑ (ابوقبیس اور قیقعان) کے درمیان اہل طائف کو (چکی کے دو پاٹوں کے درمیان آٹے کی طرح) پیس کر رکھ دوں''۔

اس پر اللہ کے نبی ﷺ نے پہاڑوں کے فرشتے کو جواب دیا:

((بَلْ اَرْجُوْ اَنْ يُّخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا))

''نہیں، بلکہ میں تو اُمید لگائے بیٹھا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں سے ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو صرف ایک اکیلے اللہ کی عبادت کریں گے اور وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں بنائیں گے''۔

صحيح بخاری، بدء الخلق، باب اذا قال أحدكم آمين والملائكة فی السمآء... (۳۲۳۱).

۳۔ تلوار عورت کا سر چیرنے لگی مگر......؟

صحیح مسلم کی روایت (۲۴۷۰) ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے مشرکوں کے جتھوں کو چیر پھاڑ کے رکھ دیا۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے تہیہ کرلیا کہ ابودجانہ پر آج ہر صورت نظر رکھوں گا کہ وہ کس طرح قتال کرتے ہیں۔ وہ جس جانب بھی قتال کا رخ کرتے تو جتھے کو خوب پہچان کر رخ کرتے۔ ان کے سامنے جو بھی آتا وہ اسے کاٹ کے رکھ دیتے حتی کہ وہ (مشرکین کی صفیں چیرتے اور انہیں درہم برہم کرتے ہوئے) پہاڑ کے دامن میں (مشرکوں کے لشکر کے آخر پر)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عورتوں تک جا پہنچے۔ ان عورتوں کے پاس بجانے کو دفیں تھیں اور وہ گانے گا رہی تھیں۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابودجانہ نے اس عورت پر تلوار سونتی کہ اسے اڑا دیں پھر اس سے تلوار کو روک لیا۔ جب لڑائی ختم اختتام کو پہنچی تو میں نے ابودجانہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میں نے آپ کی ساری معرکہ آرائی دیکھی کہ جو سامنے آیا اسے اڑا کے رکھ دیا، مگر جب عورت سامنے آئی تو آپ نے اپنی سونتی ہوئی تلوار روک لی اور اسے قتل نہیں کیا؟ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے:

((اِنَّهَا نَادَتْ فَلَمْ يُجِبْهَا اَحَدٌ، فَكَرِهْتُ اَنْ اَضْرِبَ بِسَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِمْرَاَةً لَا نَاصِرَ لَهَا))

''وہ مشرکین کو اپنی مدد کے لیے پکارتی رہی اور کوئی اس کی مدد کو نہ آیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار سے ایسی عورت کو قتل کرنا ناپسند کیا جس کی مدد کو کوئی بھی نہ آیا۔''

كشف الاستار عن زوائد البزار: ٣٢٢/٢، (ح:١٧٨٧) حسن

۴۔ اسے تو اللہ نے معاف کر دیا ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طلب فرمایا، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور جناب مقداد رضی اللہ عنہ کو بھی بلایا اور ہمیں حکم دیا: ''تم مکہ کے راستے پر نکلو، جب تم روضہ خاخ'' کے مقام پر پہنچو گے تو وہاں تم لوگوں کو ایک عورت ملے گی جو اونٹ کے ہودج میں سوار ہوگی اس کے پاس ایک خط ہوگا وہ خط اس سے لے آؤ۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''ہم نکل کھڑے ہوئے ہمارے گھوڑے سرپٹ دوڑے جا رہے تھے۔ جب ہم ''روضہ خاخ'' پر پہنچے تو واقعی وہاں ایک عورت تھی، جو ہودج میں سوار چلی جا رہی تھی۔ ہم نے اس کی سواری کو روکا اور عورت سے کہا: ''تیرے پاس جو خط ہے، اسے ہمارے حوالے کر دے۔'' وہ کہنے لگی: ''میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔'' اب ہم نے اس کے اونٹ کو بٹھایا۔ خط تلاش کیا مگر کوئی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

خط نہ ملا۔ ہم نے آپس میں کہا جو رسول کریم ﷺ نے فرمایا وہ غلط نہیں ہوسکتا اور پھر ہم نے اسے دھمکی دی کہ یہ خط تجھے ہمارے حوالے کرنا ہوگا، نہیں تو ہم تیرے کپڑے اتار کر تلاشی لیں گے تو اس نے اپنے سر کے بالوں کی چوٹی سے وہ خط نکالا اور ہمارے حوالے کر دیا۔

اب ہم یہ خط لے کر واپس اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب یہ خط کھولا گیا تو پتا چلا کہ کہ خط حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مکہ کے چند مشرکوں کے نام لکھا گیا ہے۔ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ مکہ کے مشرکوں کو جنگ کے ان چند امور کے بارے میں خبر دے رہے تھے جنہیں اللہ کے رسول ﷺ نے راز میں رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے جب یہ خط ملاحظہ کیا تو پوچھا: اے حاطب! یہ تو نے کیا کر دیا؟''

اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول اس نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ خیانت کا ارتکاب کیا ہے، مسلمانوں کے ساتھ بھی خیانت کی ہے، یہ منافق ہے، مجھے اجازت دو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ حضرت حاطب رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول میرے بارے میں ابھی فوراً فیصلہ نہ فرمانا، پہلے میری گزارش سن لیں۔ اللہ کی قسم! ایسا ہرگز نہیں ہے کہ اللہ کے اس کے رسول ﷺ پر میرا ایمان باقی نہیں رہا۔ حضور! مجھ سے یہ حرکت اس لیے سرزد ہوئی کہ میں نے سوچا میں ایک ایسا شخص ہو جو قریش سے چمٹا ہوا تو ہے ان کا حلیف بھی ہے مگر قریش کے خاندان سے نہیں، یہ مہاجرین آپ کے ساتھ ہیں۔ ان سب کے وہاں رشتہ دار موجود ہیں جو ان کے گھر والوں اور مالوں کا خیال رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان مشرکوں کے ذریعے مال و دولت اور ان کے گھر والوں کا دفاع کر رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ میرا تو وہاں کوئی بھی نہیں، تو کیوں نہ میں یہ خط لکھ کر ان پر احسان چڑھا دوں تا کہ احسان کے بدلے وہ میرے رشتہ داروں کو نقصان نہ پہنچائیں اور ان کا کچھ خیال کریں، یہ ہے وہ وجہ جس کی بنا پر مجھ سے غلطی ہوئی۔ میں نے اپنے دین کو چھوڑ کر ایسا بالکل نہیں کیا اور نہ یہ بات ہے کہ اسلام

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

قبول کرنے کے بعد میں دوبارہ کفر کو پسند کرنے لگ گیا ہوں۔‘‘

یہ وضاحت سن کر اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: حقیقت یہ ہے کہ اس نے تمہارے سامنے سچ سچ بیان کر دیا ہے، لہٰذا اس کے بارے میں سوائے خیر کے کوئی کلمہ نہ کہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: اس شخص نے اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں سے دغا کیا ہے۔ آپ مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن ماردوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہ بدر والوں میں سے نہیں ہے؟ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اہل بدر کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ تم جو چاہو کرو، تمہیں جنت ضرور ملے گی (یا فرمایا) میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور عرض کرنے لگے: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔

اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل فرما کر یہ نصیحت بھی فرمائی:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَن تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِن كُنتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنتُمْ وَمَن يَفْعَلْهُ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝﴾

’’مومنو! اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لئے (مکہ سے) نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست مت بناؤ تم تو ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ (دینِ) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں اور اس باعث سے کہ تم اپنے پروردگار اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے ہو پیغمبر کو اور تم کو جلاوطن کرتے ہیں تم ان کی طرف پوشیدہ پوشیدہ دوستی کے پیغام بھیجتے ہو جو کچھ تم مخفی طور پر اور جو علی الاعلان

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہو وہ مجھے معلوم ہے اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔“

بخاری، المغازی، باب غزوۃ الفتح (٤٢٧٤، ٣٩٨٣، ٣٠٠٧). مسلم، الفضائل الصحابة، باب من فضائل حاطب بن ابی بلتعة واهل بدر (٢٤٩٤)

[”روضہ خاخ“ مدینہ منورہ سے اٹھارہ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، یہ اللہ تعالیٰ کا خاص انعام تھا کہ اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو وحی کے ذریعے اس مقام پر عورت کے بارے میں بتلا دیا۔ جی ہاں! مشرکین عہد شکن تھے اور عہد شکنوں کو سزا دینے کا فیصلہ کیا جائے تو اللہ کی مدد اسلام کے لشکروں کے لیے اسی طرح نازل ہوتی ہے۔ کاش! اپنے نبی ﷺ کے فرامین پر ہمارا بھی ایسا ہی ایمان ہو جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کا تھا کہ اگر ہمیں خط نہیں ملا تو ہماری کوتاہی ہو سکتی ہے، عورت جھوٹ بول سکتی ہے مگر اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان برحق اور سچ ہے۔]

۵۔ آپ نے مسکراتے ہوئے معاف کر دیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلا جا رہا تھا اور آپ ﷺ کے اوپر ایک موٹے کنارے والی چادر تھی ایک دیہاتی آپ ﷺ کو ملا اور آپ ﷺ کی چادر کو سختی کے ساتھ پکڑ کر کھینچا پس میں نے نبی کریم ﷺ کے کندھے کی جانب دیکھا تو چادر کے کنارے سختی کے ساتھ کھینچنے کی وجہ سے اس میں نشان پڑ گئے تھے پھر اس دیہاتی نے کہا ”اے محمد ﷺ! تیرے پاس جو اللہ کا مال ہے اس میں سے میرے لیے بھی حکم دے“

((فَالْتَفَتَ اِلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ))

”آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور مسکرائے پھر آپ ﷺ نے سے دینے کا حکم فرمایا“

صحیح بخاری ،اللباس ،باب البر ود والحبرۃواشملہ(٥٨٠٩)

٦۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک انتہائی پسندیدہ اعمال میں سے تین اعمال ہیں

(۱) قدرت کے باوجود معاف کر دینا

(۳) تیزی اور شدت کے وقت غصہ کو قابو میں رکھنا

(۳) اور اللہ کے بندوں کے ساتھ نرمی اختیار کرنا۔

شعب الایمان (۳۱۸/۶)

۷۔ حضرت زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے لونڈی آزاد کر دی

خانوادہ نبوت کے چشم و چراغ حضرت زین العابدین علی بن الحسین کو ایک مرتبہ ان کی باندی وضو کرا رہی تھی۔ اتفاق سے اس کے ہاتھ سے لوٹا چھوٹ کر اس طرح گرا کہ حضرت کے چہرہ پر کچھ زخم لگ گیا۔ ابھی آپ نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا ہی تھا کہ باندی بولی:

﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ﴾

حضرت نے فرمایا: کہ میں نے اپنا غصہ پی لیا۔ پھر اس باندی نے آیت کا اگلا ٹکڑا پڑھا:

﴿وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ﴾

تو حضرت نے فرمایا کہ جا تجھے میں نے معاف کر دیا اور اللہ تعالیٰ بھی تجھے معاف فرمائے پھر باندی نے آیت کا آخری حصہ پڑھا:

﴿وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾

یہ سن کر حضرت زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جا تو آزاد ہے۔

شعب الایمان (۳۱۷/۵)

اس واقعہ کو سامنے رکھ کر ہمیں اپنے خدام کے ساتھ طرز عمل کا جائزہ لینا چاہیے۔ آج صورت حال یہ ہے کہ کسی خادم یا ملازم سے بلا ارادہ بھی اگر کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو نہ صرف یہ کہ اس کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بروقت سخت سزا سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ بلکہ مدت دراز تک اسے بات بات پر طعنے بھی سننے پڑتے ہیں۔ یہ چیز انسانیت اور مروت کے خلاف ہے۔

زنا کاری

ا۔ مجھے زنا کی اجازت دیجئے..!

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نوجوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! میں زنا نہیں چھوڑ سکتا، مجھے اس کی اجازت دے دیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کے اس سوال پر نفرت کا اظہار کیا، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نوجوان سے فرمایا: قریب آ جاؤ، وہ قریب آیا تو فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے درد بھرے انداز میں فرمایا: کیا تم یہ کام اپنی ماں کے لیے پسند کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا: جی نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی بھی اس برائی کو اپنی ماں کے لیے پسند نہیں کرتا، بھلا تم زنا اپنی بیٹی کے لیے اچھا جانتے ہو؟ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ ہرگز نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوسرے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لوگ بھی اس کو اپنی بیٹیوں کے لیے اچھا نہیں سمجھتے۔ بھلا اس برے کام کو تم اپنی بہن کے حق میں گوارا کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی نہیں، آپ نے فرمایا: کوئی بھی اپنی بہن کے حق میں یہ برداشت نہیں کرتا۔ اچھا یہ بتاؤ اس کو تم اپنی پھوپھی کے لیے پسند کرو گے؟ اس نے عرض کیا: جی ہرگز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص بھی اسے اپنی پھوپھی کے لیے پسند نہیں کرتا۔ اچھا یہ بتاؤ تم زنا کو اپنی خالہ کے لیے برداشت کرو گے؟ وہ بولا نہیں یا رسول اللہ! ۔ آپ نے فرمایا: کوئی بھی اس کو اپنی خالہ کے لیے برداشت نہیں کر سکا۔ اس گفتگو سے سائل کو یہ باور کرانا مقصود تھا کہ جب تم اپنی ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی اور خالہ سے زنا کو برداشت نہیں کر سکتے تو تم جس کسی سے اس بدکاری کا ارتکاب کرو گے وہ بہرنوع کسی نہ کسی کی ماں، بہن، بیٹی، پھوپھی یا خالہ ہی ہوگی۔ جب یہ بات اس کے ذہن نشین ہوگئی تو آپ نے اپنا دست شفقت اس کے سر پر رکھا اور فرمایا:

((اللھم اغفر ذنبه وطھر قلبه واحصن فرجه))

”الٰہی! اس کا گناہ معاف فرما دے، اس کا دل گناہوں سے پاک صاف کر دے، اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما۔“

راوی کا بیان ہے کہ اس کے بعد کبھی بھی زنا کا تصور اس کے حاشیہ خیال میں نہیں آیا۔

مسند احمد (ج۵ ص۲۵٦، ۲۵۷). تفسیر ابن کثیر (ج۳ ص۳۸)

۲۔ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

علامہ ابن حجر مکی نے زنا کی ہولناکیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ((انه یوخذ بمثله من ذریة الزانی)) کہ عمل مکافات کے مطابق زانی کی اولاد سے وہی سلوک ہوتا ہے جو وہ کسی دوسرے کرتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ جب یہ بات ایک بادشاہ سے کہی گئی تو اس نے تجربۃً اپنی بیٹی جو نہایت خوبصورت تھی کے ہمراہ ایک خادمہ کو بھیجا کہ وہ اس کے ساتھ بازار میں سیر سپاٹے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کے لیے جائے۔ اگر کوئی میری بیٹی سے تعرض کرے تو وہ اسے منع نہ کرے۔ چنانچہ وہ بادشاہ کی بیٹی کو بازار گھمانے کے لیے لے گئی۔ لوگوں نے بادشاہ کی بیٹی کو دیکھا تو احتراماً اپنی نگاہوں کو نیچا کر لیا تا آنکہ وہ گھوم پھر کر جب واپس اپنے محل میں آنے لگی اور تو ایک شخص آیا اور بادشاہ کی بیٹی کا بوسا لے کر بھاگ گیا چنانچہ جب یہ ماجرا بادشاہ کو سنایا گیا تو وہ سجدہ شکر بجالایا اور کہا:

((الحمد لله ما وقع منى فى عمرى قط الا قبلة لامراة وقد قصصت بها))

''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں عمر بھر میں نے سوائے ایک عورت کا بوسہ لینے کے کوئی حرکت نہیں کی اور اس نوجوان نے جو میری بیٹی کا بوسہ لیا میرے اسی بوسے کے بدلہ میں ہے۔''

الزواجر (ج۲ ص۲۲٦)

۳۔ امام عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ کا عبرتناک واقعہ

امام عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ کا شمار عظیم الشان تابعین کرام میں ہوتا ہے مکہ مکرمہ کے قاضی تھے، امام احمد بن عبداللہ العجلی نے اپنی معروف کتاب ''تاریخ الثقات'' میں ذکر کیا ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک نہایت خوبصورت عورت تھی، ایک روز اس نے اپنے خاوند سے کہا: کیا خیال ہے کہ ہے کوئی اس جو اس چہرے کو دیکھ کر فتنہ میں مبتلا نہ ہو؟ تو اس نے کہا: ہاں! عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو تجھے دیکھ کر فتنے میں مبتلا نہیں ہوں گے۔ عورت نے کہا آپ مجھے اس تجربہ کی اجازت دیں (کہ میں عبید بن عمیر کو آزماؤں) پھر دیکھوں گی وہ بچتے ہیں یا نہیں، خاوند نے اجازت دے دی۔ چنانچہ وہ حضرت عبید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک روز مسئلے کے وضاحت کا بہانہ بنا کر حاضر ہوئی۔ المسجد الحرام کے ایک کونہ میں دونوں باہم علیحدہ ہوئے تو اس عورت نے چاند کے ٹکڑے کی مانند اپنا چہرہ ظاہر کیا۔ حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس عورت سے کہا: اے اللہ کی بندی! یہ کیا؟

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا آپ کے بارے میں فتنہ میں مبتلا ہوں، میرے بارے میں آپ غور وفکر کریں۔ حضرت عبید نے فرمایا: میرا تجھ سے ایک سوال ہے: اگر تم نے صحیح جواب دیا تو میں تیرے بارے میں سوچوں گا۔ عورت نے کہا: آپ جو پوچھیں گے صحیح جواب دوں گی۔ انہوں نے فرمایا: کیا خیال ہے اگر ملک الموت تیری روح قبض کرنے کے لیے آئے، کیا تم پسند کرو گی میں تمہاری حاجت پوری کروں؟ اس نے کہا بخدا ہرگز نہیں۔ انہوں نے فرمایا: تم نے سچ کہا، اچھا اب بتاؤ جب تجھے قبر میں سوال وجواب کے لیے اٹھایا جائے گا اس حالت میں تو پسند کرے گی میں تیری حاجت پوری کروں؟ کہنے لگی: ہائے اللہ بالکل نہیں۔ انہوں نے فرمایا: تو نے سچ کہا۔ اب بتلاؤ جب نامہ اعمال دیا جائے گا تمہیں معلوم نہیں کہ وہ تمہیں دائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے یا بائیں میں۔ کیا تو پسند کرے گی کہ اس وقت میں تیری حاجت پوری کروں؟ اس نے کہا ہائے اللہ بالکل نہیں۔ تو فرمایا: کہ تو نے سچ کہا: اسی طرح انہوں نے یہ سوال پل صراط پر سے گزرتے وقت وزان اعمال کے وقت اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے استفسار کے وقت دہرایا کیا ان لمحات میں تو پسند کرے گی کہ اس وقت میں تیری حاجت پوری کروں؟ وہ بار بار کہتی رہی: اللھم لا۔ ہائے اللہ بالکل نہیں۔ بالآخر انہوں نے فرمایا:

((اتق اللہ یا امۃ اللہ فقد انعم اللہ علیك واحسن الیك

''اے اللہ کی بندی! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اللہ نے تم پر کس قدر انعام کیا ہے اور کتنے احسان سے تمہیں نوازا ہے۔''

یہ سن کر وہ گھر لوٹ گئی، خاوند نے سوال کیا کہ کیسے گزری؟ بولی ہم تو بے کار انسان ہیں، اس کے بعد صوم وصلوٰۃ کی پابند اور عبادت گزار بن گئی۔ خاوند کہا کرتا تھا: عبید بن عمیر نے میری بیوی خراب کردی، ہماری شب شب زفاف ہوتی تھی مگر اس نے تو میری بیوی کو راہبہ بنا دیا۔

تاریخ الثقات (ص۳۲۲.)وذم الهوی (ص ۲۱۰، ۲۱۱)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۴۔ زنا کے درجات

زنا کی حرمت اور قباحت احادیث میں بڑی تفصیل سے بیان کر دی گئی ہے۔ یہاں اس بارے میں اتنی بات ذہن نشین رہے کہ اجنبی عورت سے زنا بلا شبہ کبیرہ گناہ ہے۔ مگر اجنبی شادی شدہ سے زنا کی برائی کہیں بڑھ کر ہے۔ جس کی سزا شادی شدہ ہونے کی بنا پر سنگ سار ہے اور اس سے بڑی قباحت اس میں ہے کہ اپنی پڑوسی عورت سے بدکاری کی جائے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا شریک بنائے حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا میں نے عرض کیا: اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے؟ فرمایا: کہ تو اپنی اولاد کو قتل کرے، میں نے پوچھا: کہ اس کے بعد؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان تزانی حلیلة جارك کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے بدکاری کرے۔ بخاری (ج۲ ص۱۰۰۶.)

۵۔ زانی کا عبرت ناک انجام

حضرت سمرہ ابن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم (صبح کی) نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا چہرہ اقدس ہماری طرف متوجہ کرتے اور پوچھتے۔

((هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنكُم رُؤْيَا))

”کہ آج کی رات تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے..؟“

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر ہم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہوتا تو وہ اس کو بیان کرتا اور آپ اس کی وہ تعبیر فرما دیتے جو اللہ تعالیٰ الہام فرماتا۔ چنانچہ اپنے اپنے معمول کے مطابق ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وہی سوال کیا اور فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی شخص نے خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”لیکن میں آج کی رات خواب دیکھا ہے (اور وہ یہ) کہ دو شخص میرے پاس آئے اور میرے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دونوں ہاتھوں کو پکڑ کر مجھے مقدس سرزمین، ملک شام کی طرف لے چلے، پس ایک جگہ پہنچ کر میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص میرے پاس آئے بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص اپنے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا لئے کھڑا ہے، اور وہ پھر اس آنکڑے کو بیٹھے ہوئے شخص کے کلے میں ڈالتا ہے اور اس کو چیرتا ہے، یہاں تک کہ اس کی گدی تک چیرتا چلا جاتا ہے، پھر وہ دوسرے کلے کے ساتھ اس طرح کرتا ہے (یعنی اس کو بھی گدی تک چیر دیتا ہے) جب وہ کلہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے تو پھر پہلے کی طرح وہی عمل کرتا ہے (یعنی وہ کلے کو چیرتا ہے اور جب وہ کلہ درست ہو جاتا ہے تو پھر چیرتا ہے غرضیکہ بار بار یہی عمل کرتا ہے اور یہ عمل جاری رہتا ہے) آنحضرت ﷺ یہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا یہ کیا ہو رہا ہے (یہ مت پوچھئے کہ کیا ہو رہا ہے بلکہ آگے چلئے ابھی بہت عجائبات دیکھنے ہیں اس کی تعبیر معلوم ہو جائے گی) چنانچہ ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک ایسی جگہ آئے جہاں ایک شخص چت پڑا ہوا تھا اور ایک شخص اس سر کے پاس اتنا بڑا پتھر لیے کھڑا تھا، جس سے ہاتھ بھر جائے اور اس سے چت پڑے شخص کے سر کو کچلتا تھا، چنانچہ جب وہ پتھر کو (کھینچ کر) اس کے سر پر مارتا ہے تو پتھر سر کو کچل کر لڑھکتا ہوا دور چلا جاتا (پھر وہ دوبارہ مارنے کی غرض سے) اس پتھر کو اٹھانے کے لئے جاتا اور جب لوٹ کر آتا تو اس کے پہنچنے سے پہلے ہی اس شخص کا سر درست ہو جاتا اور پھر وہ اس پر پتھر مارتا۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری تھا کہ اس کا سر درست ہوتا رہتا اور وہ اس پر پتھر مارتا رہتا میں نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے؟ ان دونوں نے جواب دیا کہ آگے چلیے چنانچہ ہم آگے چلے، یہاں تک کہ ایک ایسے گڑھے پر پہنچے جو تنور کی مانند تھا۔ اس کے اوپر کا حصہ تنگ تھا اور نیچے کا حصہ کشادہ تھا اور اس کے اندر آگ بھڑک رہی تھی جب آگ اوپر کی طرف بھڑکتی تو کچھ لوگ جو آگ کے اندر تھے (شعلوں کے ساتھ) اوپر آجاتے یہاں تک کہ اس گڑھے سے نکلنے کے قریب ہو جاتے اور جب شعلہ کا زور گھٹ جاتا تو وہ سب پھر اندر چلے جاتے۔ میں نے دیکھا کہ اس آگ میں کئی مرد تھے اور کئی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عورتیں تھیں اور سب ننگے تھے۔ میں نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے تو ان دونوں نے کہا کہ آگے چلیے، چنانچہ ہم آگے چلے یہاں تک کہ ایک ایسی نہر پر پہنچے جو (پانی کے بجائے) خون سے بھری ہوئی تھی، نہر کے بیچ میں ایک شخص کھڑا ہوا تھا اور ایک شخص اس کے کنارے پر تھا، جس کے آگے پتھر رکھے ہوئے تھے جب وہ شخص جو نہر کے بیچ میں تھا (آگے کنارے پر) آیا اور چاہا کہ باہر نکل آئے تو اس شخص نے جو کنارے پر تھا اس کے منہ پر پتھر پھینک کر مارا جس سے وہ اپنی جگہ لوٹ گیا اور پھر اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہا کہ نہر کے اندر کا آدمی جب باہر نکلنے کا ارادہ کرتا تھا تو کنارے والا آدمی اس کے منہ پر پتھر مارتا اور اس کو اسی جگہ واپس کر دیتا ہے۔ میں نے (یہ دیکھ کر) پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے؟ تو ان دونوں نے کہا کہ آگے چلیے۔ چنانچہ ہم آگے چلے یہاں تک ایک سرسبز شاداب باغ کے پاس پہنچے۔ اس باغ میں ایک بڑا درخت تھا اور اس کی جڑ پر ایک بوڑھا اور کچھ لڑکے (بیٹھے) تھے، پھر کیا دیکھتا ہوں کہ اس درخت کے پاس ایک اور شخص بھی ہے جس کے آگے آگ جل رہی ہے، وہ اس کو جلا بھڑکا رہا تھا، پھر وہ دونوں آدمی مجھ کو لے کر درخت پر چڑھے اور مجھ کو ایک ایسے گھر میں داخل کیا جو درخت کے بالکل درمیان تھا (اور یہ گھر اتنا اچھا تھا، کہ) میں نے کبھی بھی اس سے اچھا کوئی گھر نہیں دیکھا۔ اس گھر میں کتنے ہی جوان بوڑھے، مرد تھے، کتنی ہی عورتیں اور کتنے ہی بچے تھے، اس کے بعد وہ دونوں مجھ کو اس گھر سے نکال کر درخت کے اور اوپر لے گئے اور مجھ کو ایک ایسے گھر میں داخل کیا جو پہلے گھر سے بھی بہت اچھا اور افضل تھا۔ اس میں بھی بوڑھے اور جوان آدمی موجود تھے۔ اب میں نے ان دونوں آدمیوں سے کہا کہ آج کی رات تم نے مجھ کو خوب گھمایا پھرایا لیکن میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی حقیقت سے تو مجھ کو آگاہ کرو؟ ان دونوں نے کہا کہ اچھا کہ ہم آپ ﷺ کو بتاتے ہیں (پھر انہوں نے بیان کرنا شروع کیا کہ) جس شخص کو آپ (ﷺ) نے دیکھا کہ اس کے کلے چیرے جا رہے تھے وہ ایسا شخص ہے جو جھوٹا ہے، جھوٹ بولتا ہے اور اس کی جھوٹی باتیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نقل و بیان کی جاتی ہیں، جو دنیا میں چاروں طرف پھیلتی ہیں، جن سے لوگ گمراہ ہوتے ہیں، چنانچہ اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جارہا ہے جو آپ ﷺ نے دیکھا اور اس کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ اور جس شخص کو آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جارہا تھا، وہ ایسا شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا تھا، یعنی اس کو قرآنی علوم سیکھنے کی توفیق عطا فرمائی تھی لیکن وہ شخص اس (قرآن سے) بے نیاز ہو کر رات میں سوتا رہا اور دن میں قرآن کے مطابق عمل نہیں کیا، چنانچہ اس کے ساتھ وہ سلوک کیا جارہا ہے جو آپ ﷺ نے دیکھا اور اس کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا اور جن لوگوں کو آپ (ﷺ) نے تنور میں دیکھا ہے وہ زنا کار ہیں اور جس شخص کو آپ (ﷺ) نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہے (ان سب کو بھی اپنے کیے کی سزا مل رہی ہے اور قیامت تک یوں ہی ملتی رہے گی) اور جس بوڑھے شخص کو آپ ﷺ نے درخت کی جڑ کے پاس بیٹھے ہوئے دیکھا ہے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے پاس جو بچے ہیں وہ آدمیوں کی اولاد ہیں اور جو شخص درخت سے کچھ فاصلہ پر آگ جلا رہا ہے وہ دوزخ کا داروغہ ہے اور درخت کے اوپر پہلا گھر جس میں آپ (ﷺ) داخل ہوئے تھے وہ (جنت میں عام) مومنوں کا مکان ہے اور یہ گھر (جو پہلے گھر سے اوپر واقع ہے) شہداء کا مکان ہے میں جبرائیل (علیہ السلام) ہوں اور یہ جو میرے ساتھ ہیں میکائیل (علیہ السلام) ہیں اور ذرا آپ (ﷺ) اوپر سر اٹھائیے (آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ) میں نے اپنا سر اوپر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر (نہایت بلندی میں) ابر کی مانند کوئی چیز ہے۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ تہ در تہ سفید ابر کی مانند کوئی چیز ہے۔ ان دونوں نے کہا کہ یہ ابر کی مانند جو چیز آپ (ﷺ) دیکھ رہے ہیں دراصل جنت میں آپ (ﷺ) کا مکان ہے۔ میں نے کہا کہ تو پھر تم لوگ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اپنے مکان میں چلا جاؤں۔ ان دونوں نے کہا کہ ابھی تو آپ کی عمر باقی ہے جس کو آپ (ﷺ) نے پورا نہیں کیا ہے جب آپ (ﷺ) اپنی عمر کو پورا کر لیں گے تو اپنے مکان

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں چلے جائیں گے۔"

صحیح بخاری، الجنائز، باب(١٣٨٦)وأحمد(١٤/٥)(٢٠٤٢٧)

۵۔اعضائے انسانی کا زنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلٰى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنٰى أَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ))

"آدم کے بیٹے پر اس کے زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے جسے وہ لامحالہ پہنچے گا"

((فَزِنَى الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ))

"آنکھوں کا زنا (بری نظر سے) دیکھنا ہے"

((وَزِنَى اللِّسَانِ النُّطْقُ))

"زبان کا زنا (برا) کلام کرنا ہے"

((وَالْأُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ))

"کانوں کا زنا (غلط) سننا ہے"

((وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ))

"ہاتھ کا زنا (بری نیت سے) پکڑنا ہے"

((وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخَطٰى))

"پاؤں کا زنا (برائی کی طرف) چلنا ہے"

((وَالْقَلْبُ يَهْوِىْ وَيَتَمَنّٰى وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ))

"دل کا زنا (برائی کی) تمنا اور آرزو کرنا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے"

مسلم،القدر، باب قدر علی آدم حظه من الزنا وغیره(٦٧٥٣)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تکبر و عاجزی

ا۔کیا یہ تکبر ہے...؟

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا''

یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا کہ:

کوئی آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا لباس عمدہ ہو اور اس کے جوتے اچھے ہوں (کیا یہ تکبر ہے.؟)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالی جمیل، یعنی خوبصورت اور آراستہ ہے اور جمال یعنی اچھائی و آرائستگی کو پسند کرتا ہے اور تکبر تو یہ ہے کہ حق بات کو ہٹ دھرمی کے ساتھ نہ مانا جائے اور لوگوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کوحقیر وذلیل سمجھا جائے۔

مسلم،الأیمان، باب تحریم الکبر وبیانه(٢٦٥)وترمذی(١٩٩٩)

۲۔متکبر کی شکل چیونٹیوں کی طرح

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے اور وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو چھوٹی چیونٹیوں کی طرح مردونکی صورت میں جمع کیا جائے گا یعنی ان کی شکل مردوں کی سی ہوگی لیکن جسم وجثہ چیونٹیوں کی مانند ہوگا اور ہر طرف سے ذلت وخواری کو پری طرح گھیرے گی پھران کو جہنم کے ایک قید خانہ کی طرف کہ جس کا نام بولس ہے ہانکا جائے گا وہاں ان کو آگ ان پر چھا جائیگی ۔اور دوزخیوں کا نچوڑ یعنی دوزخیوں کے بدن سے بہنے والا خون، پیپ اور کچ لہوان کو پلایا جائیگا۔جس کا نام طینت الخبال ہے۔

جامع ترمذی،صفة القیامة والرقائق والورع ،باب(٢٤٩٢)وأحمد(١٧٩/٢)(٦٦٧٧)

۳۔متکبر جنت سے دور

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو روح جسم سے جدا ہوئی اور وہ تین چیزوں سے بری تھی تو وہ جنت میں داخل ہوگی (وہ تین یہ ہیں)

مِنَ الْكِبْرِ	تکبر
وَالْغُلُوْلِ	خیانت
وَالدَّيْنِ	قرض

ابن ماجه» الصدقات» باب من ادان دینا (٢٤١٢)» صحیح الترغیب (١٣٥١)

۴۔اللہ کے مغضوض بندے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تین بندے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بغض رکھتے ہیں۔

اَلشَّیْخُ الزَّانِی	بوڑھا زانی
وَالْفَقِیْرُ الْمُخْتَالُ	فقیر متکبر
وَالْغَنِیُّ الظَّلُوْمُ	ظالم غنی

ترمذی، الصفة الجنة، باب احادیث فی صفة الجنة (۲۵٦۸)

۵۔

مدائن کے گورنر کی حالت

سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن کے گورنر تھے' ان دنوں بنو تیم قبیلے کا ایک آدمی مدائن آیا' اپنے ساتھ تجارت کے غرض سے یا کسی دوسرے مقصد سے انجیر کا ایک ڈھیر لایا تھا۔ سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ اس وقت چوغہ زیب تن کیے کہے جا رہے تھے کہ اس نے دیکھا اور سمجھا کہ شاید کوئی قلی ہے' ان کو بلا کر کہنے لگا: ''ادھر آؤ اور انجیر کا یہ گٹھا اٹھاؤ۔'' سیدنا سلیمان رضی اللہ عنہ نے وہ گٹھا اٹھا لیا۔ دوسرے لوگوں نے آپ کو دیکھا تو اس شخص کو سمجھانے لگے کہ:

''ارے! یہ تو مدائن کے گورنر ہیں۔''

اب وہ آدمی پریشان ہو گیا اور کہنے لگا کہ:

''مجھے معاف کر دیجیے! گستاخی ہو گئی' میں آپ کو جانتا نہیں تھا۔''

سیدنا سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''اب میں یہ سامان اس وقت تک نیچے نہیں اتاروں گا جب تک تجھے تیری منزل مقصود تک نہ پہنچا دوں۔ لہٰذا میں تیرے گھر پہنچنے سے پہلے اسے نیچے نہیں رکھوں گا۔''[1]

الطبقات الکبریٰ (٦٤/٤)

۶۔

عاجزی تو دلوں میں ہوتی ہے

نے ایک آدمی کو دیکھا وہ اپنی گردن جھکائے راستے میں چل رہا تھا (تو انہوں نے پوچھا یہ کیا ہے....؟ وہ کہنے لگا یہ عاجزی اور خشوع ہے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا)

((یَا صَاحِبَ الرَّقَبَةِ اِرْفَعْ رَقَبَتَكَ لَیْسَ الْخُشُوْعُ فِی الرِّقَابِ اِنَّمَا الْخُشُوْعُ فِی الْقُلُوْبِ))

''اے گردن جھکا کے چلنے والے! اپنی گردن کو اوپر اٹھا کے چل گردن جھکانے سے خشوع حاصل نہیں ہوتا عاجزی دلوں میں ہوتی ہے''

احیاء علوم الدین (۲۹۶/۲)

۷۔ تکبر کرنے کا انجام

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے باپ نے انھیں یہ بیان کیا ایک آدمی نے رسول اللہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ))

''اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس آدمی نے (ازراہ تکبر) جواب دیا میں ایسا نہیں کرسکتا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(اللہ کرے) تجھ سے ایسا نہ ہو۔راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس شخص نے چونکہ تکبر کی وجہ سے یہ بات کہی تھی وہ (عمر بھر) اپنا دایاں ہاتھ منہ تک نہ اٹھا سکا۔''

صحیح مسلم، الاشربة، باب آداب الطعام والشراب واحکامهما (۲۰۲۱)

حسد وبغض

ا۔تو جنت یقینی ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ بیٹھے ہوئے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

''ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی نمودار ہوگا۔''

چنانچہ انصار کے ایک آدمی نمودار ہوئے جن کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا، انہوں نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں اٹھا رکھے تھے۔

جب دوسرا دن آیا تو نبی کریم ﷺ نے وہی بات فرمائی، یعنی ''ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی آدمی نمودار ہوگا۔''

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس دن بھی وہی انصاری نمودار ہوئے جو گزشتہ دن نمودار ہوئے تھے اور آج بھی وہ پہلے ہی کی طرح تھے۔

جب تیسرا دن آیا تو نبی اکرم ﷺ نے پھر وہی بات فرمائی، یعنی ''ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی آدمی نمودار ہوگا۔'' چنانچہ اس تیسرے دن بھی وہی انصاری نمودار ہوئے اور اس حالت میں جیسے پہلے دن تھے، یعنی ان کی داڑھی سے وضو کا پانی ٹپک رہا تھا اور انہوں نے اپنے جوتے بائیں ہاتھ میں اٹھا رکھے تھے۔

جب رسول اکرم ﷺ اٹھ کر چل دیے تو حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما اس انصاری کے پیچھے پیچھے گئے اور ان سے عرض کی: میں نے اپنے والد سے جھگڑا کر لیا ہے اور قسم کھا لی ہے کہ میں تین دنوں تک ان کے پاس نہیں جاؤں گا اگر آپ چاہیں تو مجھے اپنے پاس تین دن قیام کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں۔ انہوں نے کہا: ٹھیک ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے تھے کہ میں نے یہ تین راتیں اس انصاری کے ساتھ گزاریں۔ مگر میں نے دیکھا کہ وہ رات کو عبادت کے لیے تھوڑے سے وقت کے لیے بھی بیدار نہیں ہوئے۔ ہاں میں نے یہ دیکھا کہ جب نیند ٹوٹتی اور اپنے بستر پر کروٹیں بدلتے تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے اور تکبیر کہتے، حتیٰ کہ فجر کی نماز کے لیے بیدار ہوتے۔ میں نے ایک بات یہ دیکھی کہ وہ اپنی زبان سے کوئی بھلی بات ہی نکالتے تھے۔ جب میں نے تین راتیں ان کے ساتھ گزار لیں اور قریب تھا کہ میں ان کے عمل کو حقیر جانتا (کہ ہمارے مقابلے میں ان کا کوئی خاص عمل تو ہے نہیں) تو میں نے کہا: اے اللہ کے بندے! میرے اور میرے والد کے درمیان کسی قسم کی ناراضی یا لڑائی نہیں تھی، البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تین مرتبہ یہ فرماتے ہوئے سنا:

((يَطْلُعُ عَلَيْكُمُ الْآنَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص نمودار ہوگا۔“

چنانچہ تینوں دفعہ آپ ہی نمودار ہوئے، لہٰذا میری خواہش ہوئی کہ آپ کے پاس رہ کر دیکھوں کہ آخر وہ کون سا عمل آپ بجالاتے ہیں (جو میں نہیں کرتا) جسے میں اپنا سکوں، لیکن میں نے دیکھا کہ آپ کوئی زیادہ عمل نہیں کرتے، پھر وہ کیا بات ہے جس کی بنا پر رسول کریم ﷺ نے آپ کے متعلق یہ بات فرمائی ہے (جسے آپ نے سنا ہے؟)

انصاری نے فرمایا: عمل تو صرف اتنا ہی ہے جو آپ نے دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب میں ان کے پاس سے واپسی کے لیے مڑا تو انہوں نے مجھے آواز دے کر بلایا اور فرمایا:

((مَا هُوَا اِلَّا مَا رَاَیْتَ غَیْرَ اَنِّی لَا اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ غِشًّا وَلَا اَحْسُدُ اَحَدًا عَلٰی خَیْرٍ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِیَّاهُ))

”عمل تو وہی ہے جو آپ نے دیکھا، البتہ اس کے علاوہ ایک بات یہ ہے کہ میرے دل میں کسی مسلمان کے خلاف کوئی رنجش نہیں اور نہ میں کسی آدمی سے اس بھلائی پر حسد کرتا ہوں جو اسے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے یہ سن کر عرض کیا:

((هٰذِهِ الَّتِیْ بَلَغَتْ بِكَ وَهِیَ الَّتِیْ لَا نُطِیْقُ))

”یہی وہ صفت ہے جو آپ کو اس درجے تک لائی ہے اور یہی وہ خصلت ہے جس کو اپنانے کی ہم میں طاقت نہیں۔

مسند احمد (۱۶۶/۳) حافظ عراقی تخریج الاحیاء (۱۸۷/۳) میں کہتے ہیں کہ احمد نے اسے شیخین کی شرط کے مطابق صحیح سند سے روایت کیا ہے۔

۲۔ایک حاسد آدمی کی یہ کہانی

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

حضرت شیخ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں ایک حاسد آدمی کی یہ حکایت بیان فرمائی ہے کہ ایک شخص بادشاہ کے سامنے کھڑا ہو کر یہ کہا کرتا تھا کہ نیک لوگوں کے ساتھ نیکی کرو اور محسن کے احسان کا بدلہ دو کیوں کہ برائی کرنے والے کی برائی تمہاری طرف سے خود کفایت کرے گی۔ یہ شخص برابر بادشاہ کے سامنے یہ نصیحت کیا کرتا تھا جس سے اس کی بڑی عزت تھی۔ اس کی عزت، عظمت اور مرتبہ کو دیکھ کر ایک شخص کو حسد پیدا ہو گیا۔ اس نے بادشاہ سے شکایت کی کہ یہ شخص حضور کے سامنے کھڑا ہو کر گندہ ذہن بناتا ہے۔ بادشاہ نے کہا اس کی تصدیق کیسے ہو؟ حاسد نیکہا جب وہ آپ کے پاس آئے تو آپ اسے اپنے قریب بلا لیجیے۔ جب وہ آپ کے بالکل قریب آ جائے گا تو اپنی ناک بند کر لے گا۔ تا کہ آپ کے منہ کی بد بو نہ آنے پائے۔ بادشاہ نے کہا بہت اچھا کل امتحان کریں گے ادھر اس حاسد نے بادشاہ سے یہ کہا ادھر اس ناصح و نیک آدمی کی دعوت کر کے ایسا کھانا کھلایا جس میں لہسن بہت سا تھا۔ کھانا کھا کر فارغ ہوا ہی تھا کہ دربار کا وقت آ گیا۔ بدستور بادشاہ کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے وہی جملہ کہا جو کہا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اس کو اپنے پاس بلانے کا اشارہ کیا اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تا کہ اپنے منہ کی بد بو بادشاہ نہ پہنچنے پائے۔ منہ پر ہاتھ رکھے وہ بادشاہ کے پاس پہنچ گیا۔ بادشاہ کو کل کی بات پر یقین آ گیا کہ وہ بات بالکل سچ ہے جو حاسد نے کہی تھی۔ اسی وقت بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے اس خاص گورنر کے پاس اس مضمون کا خط لکھا کہ جب حامل رقعہ ہذا تمہارے پاس پہنچے تو فوراً اسے قتل کر کے اس کے چمڑے میں بھس بھروا کر ہمارے پاس بھیج دو۔ اس خط کو اس شخص کے حوالے کر کے کہا کہ فلاں حاکم کے پاس اس خط کو لے جاؤ۔ چنانچہ وہ خط لے کر بادشاہ کے دربار سے باہر آیا۔ اس بادشاہ کا دستور تھا کہ جب وہ دستی خط لکھتا تھا تو کسی کے نام جاگیر وانعام کے لیے لکھتا تھا۔ راستہ میں وہی حاسد ملا اس کے ہاتھ میں خط دیکھ کر پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ شاہی خط ہے جو مجھے لکھ کر دیا ہے کہ فلاں حاکم کے پاس لے جاؤں اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حاسد نے یہ سمجھا کہ اس شاہی خط میں بادشاہ نے کچھ انعام اور جاگیر کے لیے لکھا ہوگا۔اس حاسد نے اس شخص سے کہا کہ یہ خط مجھے دے دو میں لے جاؤں گا۔اس شخص نے کہا کہ اچھا میں تمھیں یہ خط ہبہ کرتا ہوں، لے جاؤ، اس حاسد نے اس خط کو انعام کے لالچ میں اس حاکم کے سامنے لے جا کر پیش کیا۔حاکم نے اس خط کو پڑھ کر حامل رقعہ سے کہا اس خط میں بادشاہ نے یہ لکھا ہے کہ تمھیں قتل کر کے تمہاری کھال کھنچوا کر اس میں بھس بھروا کر بادشاہ کے پاس بھیجوں۔تو یہ حاسد حامل رقعہ بہت گھبرایا اور کہنے لگا کہ یہ دوسرے کا خط ہے جو میں لے آیا ہوں خدا کے واسطے یہ خط مجھے واپس کر دو میں بادشاہ کے پاس واپس لے جاؤں۔اس حاکم نے کہا بادشاہ کا آیا ہوا خط واپس نہیں جا سکتا۔اب میں تم کو قتل کروں گا اور بادشاہ کے حکم کے مطابق تمہارے چمڑے میں بھس بھروا کر بادشاہ کے پاس بھیجوں گا چنانچہ اس حاسد کو قتل کرا کر اس کے چمڑے میں بھس بھروا کر بادشاہ کے پاس بھیج دیا۔ادھر وہ نیک شخص جو بادشاہ کے سامنے روزانہ کھڑا ہو یہ کہا کرتا تھا کہ محسن کے احسان کا بدلہ اچھا دینا چاہیے کیوں کہ برائی کرنے والے کو خود اس کی برائی ہلاک کرے گی، بادشاہ کے پاس گیا اور اپنی عادت کے مطابق وہی کہا تو بادشاہ کو بہت تعجب ہوا کہ میں نے تو اسے قتل کرانے کے لیے فلاں حاکم کے پاس بھیج دیا تھا یہ کیسے آ گیا اور پھر حاسد کا بھس بھرا چمڑا ابھی آ گیا تو بادشاہ نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے۔اس بزرگ شخص نے کہا کہ اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔بادشاہ نے اس سے کہا کہ اس نے تمہارے متعلق مجھ سے کہا تھا کہ تم میری برائیاں کرتے پھرتے ہو اور مجھے گندہ دہن کہتے ہو۔اس نے کہا کہ میں نے ہرگز یہ بات نہیں کہی ہے۔بادشاہ نے جب میں نے تمھیں اپنے پاس بلایا تھا تو تم نے اپنے ہاتھ کو منہ پر کیوں رکھ لیا تھا؟ اس نے کہا کہ اس نے میری دعوت کی تھی اور کھانے میں لہسن ڈال دیا تھا۔آپ نے مجھے بلایا میں آ گیا تو میں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ لہسن کی بدبو آپ کو ناگوار گزرے گی اس لیے میں نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تاکہ آپ کو بدبو نہ پہنچے۔بادشاہ نے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہا سچ ہے تم اپنا کام کرو بدی کرنے والے کو اس کی بدی تمہاری طرف سے کافی ہوگئی۔

سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے:

﴿وَلَا يَحِيقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ إِلَّا بِأَهْلِهِ﴾

''اور بری تدبیر کرنے والوں کا وبال ان بری تدبیر کرنے والوں ہی پر پڑتا ہے۔''

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مکاریوں سے پرہیز کرو، مکر کا بوجھ اور وبال مکار ہی پر پڑتا ہے اور خدا کے ہاں اس کی جواب دہی ہوگی۔ حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تین کاموں کا کرنے والا نجات نہیں پا سکتا، ان کاموں کا وبال اسی پر یقیناً آ پڑتا ہے مکر اور بغاوت اور وعدوں کو توڑ دینا۔ احیاء العلوم از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

صبر وشکر

ا۔ زوجین کا کمال صبر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا، وہ باہر گئے ہوئے تھے کہ وہ لڑکا فوت ہوگیا۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے پوچھا کہ میرا بچہ کیسا ہے؟ ان کی بیوی اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اب پہلے کی نسبت اس کو آرام ہے (یہ موت کی طرف اشارہ تھا)۔ پھر اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا شام کا کھانا ان کے پاس لائیں تو انہوں نے کھایا۔ اس کے بعد اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے صحبت کی۔ جب فارغ ہوئے تو اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جاؤ بچہ کو دفن کردو۔ پھر صبح کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے سب حال بیان کیا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ:

((أَعَرَّسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کیا تم نے رات کو اپنی بیوی سے صحبت کی تھی۔

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ہاں''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی:

((اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَهُمَا))

''اے اللہ! ان دونوں کو برکت دے''۔

اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر اس نے ایک بچے کو جنم دیا تو ابوطلحہ نے مجھ سے کہا کہ اس بچہ کو اُٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا اور پھر خود بھی ساتھ تشریف لے آئے اور اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے بچے کے ساتھ چند کھجوریں بھی لے لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو اٹھا لیا اور دریافت کیا کہ اس کے ساتھ کچھ ہے؟ انہوں نے کہا کہ کھجوریں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو لے کر چبایا پھر اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں ڈال کر اسے گھٹی دی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

صحیح البخاری، الجنائز، باب من لم یظهر حزنة عند المصیبة، (۱۳۰۱، ۵۴۷۰). صحیح مسلم، الآداب، باب استحباب تحنیك المولود عند ولادته و حمله الی صالح یحنکه. (۶۳۲۲)... (۲۱۴۴) و ابویعلی (۳۲/۳) وابوعوانه (۴۶۸/۵) و احمد (۱۲۸۱۸) و ابن سعد (۴۳۲/۸) وابوداؤد (۴۹۵۱) و ابن حبان (۴۵۳۱).

۲۔ اللہ کے جلیس

اُبوسلیمان الدارانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

((جُلَسَاءُ الرَّحْمٰنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مَنْ جَعَلَ فِیْ قَلْبِهِ خِصَالًا))

''اللہ تعالیٰ کے جلیس روز قیامت وہ ہوں گے جن میں یہ خصال پائی جائیں''

۱۔ اَلْکَرَمُ ''فیاضی'' ۲۔ وَالسَّخَاءُ ''سخاوت''

۳۔ وَالْحِلْمُ ''بردباری'' ۴۔ وَالرَّأْفَةُ ''نرمی''

۵۔ وَالشُّکْرُ ''شکر'' ۶۔ وَالْبِرُّ ''نیکی''

۷۔ وَالصَّبْرُ ''صبر''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عد دالصابرین لابن قیم(ص/ ۱۲٤)

۳۔ اللہ تیرا شکر ہے

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قلی (بوجھ اٹھانے والا) کو دیکھا وہ بوجھ اٹھائے جارہا تھا اور کہہ رہا تھا۔

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ))

"اللہ تیرا شکر ہے اور میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔"

کہتے ہیں میں انتظار کرتا رہا کب وہ اپنا سامان سر سے رکھے اور میں اس بات کروں۔ آخر اس نے اپنا سامان نیچے رکھا تو میں نے کہا:

((اَمَا تُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا؟))

"کیا تو اس سے کوئی اچھی بات نہیں کہہ سکتا؟"

تو قلی نے کہا:

((بَلٰى اُحْسِنُ خَيْرًا كَثِيْرًا اَقْرَاُ كِتَابَ اللّٰهِ غَيْرَ اَنَّ الْعَبْدَ بَيْنَ نِعْمَةٍ وَ ذَنْبٍ، فَاَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰى نِعْمَةِ السَّابِغَةِ وَاَسْتَغْفِرُهٗ لِذُنُوْبِىْ))

"کیوں نہیں اس سے اچھی خبر اللہ کی کتاب (قرآن کی تلاوت کرتا ہوں) لیکن آدمی ہمیشہ دو چیزوں کے درمیان ہوتا ہے (۱) نعمت، (۲) گناہ۔ پس میں اللہ کی نعمتوں پر حمد یعنی اللہ کا شکریہ اور گناہ پر استغفار کر رہا ہوں۔"

تو بکر بن عبداللہ مزنی رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے:

((اَلْحَمَّالُ اَفْقَهُ مِنْ بَكْرٍ))

"قلی تو بکر سے زیادہ فقیہ نکلا"

عدد الصابرین وذخیرۃ الشاکرین (ص/۱۲۷)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۴۔ اندھا، کوڑھی اور برص والا مگر پھر بھی شکر

حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزرے جو اندھا، کوڑھی اور برص (پھل بہری) کی بیماری میں مبتلا تھا، اس کے باوجود وہ کہہ رہا تھا۔

((اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نِعَمِہٖ))

''شکر ہے اللہ کا اس کی نعمتوں پر۔''

وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک آدمی چل رہا تھا وہ ٹھہر کر پوچھنے لگا:

((اَیُّ شَیْءٍ بَقِیَ عَلَیْكَ مِنَ النِّعْمَةِ تَحْمَدُ اللّٰہَ عَلَیْھَا))

''کون سی چیز اللہ کی نعمتوں میں سے تجھ پر باقی ہے کہ جس پر تو اللہ کی حمد وثناء اور شکر ادا کر رہا ہے۔''

تو وہ مریض کہنے لگا:

((اِرْمِ بِبَصَرِكَ اِلٰی اَھْلِ الْمَدِیْنَةِ فَانْظُرْ اِلٰی كَثْرَةِ اَھْلِھَا اَفَلَا اَحْمَدُ اللّٰہَ اَنَّهُ لَیْسَ فِیْھَا اَحَدٌ یَعْرِفُهُ غَیْرِیْ))

''اپنی نظر کو باسیان مدینہ کی طرف گھما کر تو دیکھ، کہ کتنے لوگ اس میں رہتے ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی میرے علاوہ اللہ کی نعمتوں کو نہیں پہنچاتا، پھر میں کیوں نہ اللہ کی حمد وثناء بیان کروں۔''

عدد الصابرین وذخیرة الشاکرین لابن القیم (ص/۱۴۳)

۵۔ عضو انسانی کا شکر

کسی نے ابوحازم رحمہ اللہ سے دریافت کیا کہ:

((مَا شُكْرُ الْعَیْنَیْنِ یَا أَبَا حَازِمٍ؟))

''اے ابوحازم! آنکھوں کا شکر کیا ہے'' تو انہوں نے فرمایا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”اگر تو ان آنکھوں سے بھلائی دیکھے تو اس کو عام کر اور اگر برائی دیکھے تو اس پر پردہ ڈال دے“

((فَمَا شُكْرُ الْأُذُنَيْنِ۔؟))

”کانوں کا شکر کیا ہے“ تو انہوں نے فرمایا:

”اگر ان کانوں سے تو نیکی کی بات سنے تو اس کو یاد کر لے اور اگر ان سے بری بات سنے تو اس کو دفع کر“

((فَمَا شُكْرُ الْيَدَيْنِ۔؟))

”ہاتھوں کا شکر کیا ہے“ تو انہوں نے فرمایا:

”ان ہاتھوں سے اس چیز کو مت پکڑ جو ان کے لیے مناسب نہیں اور جس سے اللہ کی نافرمانی ہوتی ہے“

((فَمَا شُكْرُ الْبَطَنِ))

”بطن کا شکر کیا ہے“ تو انہوں نے فرمایا:

تو انہوں نے جواباً اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تلاوت کی۔

﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ○ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ○ فَمَنِ ابْتَغَى وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴾

”اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔۵۔ مگر اپنی بیویوں یا (کنیزوں سے) جو اُن کی مِلک ہوتی ہیں کہ (ان سے) مباشرت کرنے سے انہیں ملامت نہیں۔۶۔ اور جو ان کے سوا اوروں کے طالب ہوں وہ (اللہ کی مقرر کی ہوئی حد سے) نکل جانے والے ہیں۔“

عد دالصابرین لابن قیم (ص/۱۳۵، ۱۳۶)

۶۔ شکر کیا ہے..؟

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((الشُّكْرُ تَقْوَى اللّٰهِ تَعَالىٰ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ))

''شکر، اللہ کے ڈر اور عمل صالح کا نام ہے''

تفسیر ابن کثیر (٥٢٨/٣)

٧۔ افضل ترین شکر

أبو عبدالرحمٰن السلمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

((الصَّلاةُ شُكْرٌ، وَالصِّيَامُ شُكْرٌ۔ وَكُلُّ خَيْرٍ تَعْمَلُهُ لِلّٰهِ ۔ عَزَّ وَجَلَّ۔ شُكْرٌ وَاَفْضَلُ الشُّكْرِ الْحَمْدُ))

''نماز شکر ہے، روزہ شکر ہے اور ہر نیکی کا کام جو انسان اللہ کے لیے کرتا ہے وہ شکر ہے نیز افضل ترین شکر حمد بیان کرنا ہے''

تفسیر ابن کثیر (٥٢٨/٣)

٨۔ شکر نصف ایمان ہے

امام الشعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

((الشُّكْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ وَالْيَقِيْنُ الْاِيْمَانُ كُلُّهُ))

''شکر نصف ایمان ہے اور یقین کامل مکمل ایمان ہے''

عدد الصابرین لابن قیم (ص/١٢٤)

٩۔ صبر پر اللہ نے پیغمبر خاوند عطاء کر دیا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ عبداللہ بن عبدالاسد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سن کر مجھے سنائی، (مسلم میں ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سے حدیث سنی) کہ جس مسلمان پر کوئی مصیبت آئے تو وہ یہ دعا پڑھے اللہ اس کی مصیبت اور دکھ دور فرما دے گا، دعا یہ ہے:

((اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اَجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا))

''اے اللہ! اس مصیبت میں مجھے اجر دے، اس نعمت کے بدل مجھے بہتر نعمت عطا فرما۔''

میں نے یہ دعا حفظ کر لی، جنگ احد میں میرے خاوند ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد زخمی ہوئے اور ۴ ہجری تین جمادی الثانی میں اسی زخم کے سبب فوت ہو گئے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو سلمہ کی وفات کی اطلاع دی، آپ تشریف لائے میں رونے لگی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صبر دلاسا دیا، پھر میں وہ وظیفہ پڑھنے لگی، میرے دل میں بار بار خیالات آتے کہ اسی دعا میں ہے کہ ((وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْھَا)) کہ اس خاوند سے بہتر خاوند عطا فرما۔ بھلا میرے خاوند سے بہتر خاوند مجھے کہاں سے ملے گا۔ کیوں کہ ابو سلمہ گھر والوں سے بہت اچھا سلوک کرتے تھے۔ ام سلمہ شوہر کی وفات کے وقت حمل سے تھیں وضع حمل کے بعد عدت پوری ہوئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے، اجازت مانگی میں کھال کو رنگ رہی تھی، میں اٹھی ہاتھ دھوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جو اجازت دی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چمڑے کا تکیہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پیغامِ نکاح دیا۔ میں نے عرض کیا حضرت میرا کوئی انکار نہیں، لیکن میں ایک سخت غیور طبع والی عورت ہوں میں ڈرتی ہوں کہ آپ کی طبیعت کے خلاف اگر مجھ سے کچھ ہو گیا تو اللہ مجھے عذاب کرے گا۔ دوسری بات کہ میں عمر رسیدہ ہوں، تیسری بات کہ میرے بچے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک غصہ کی بات ہے عنقریب اللہ تیری طبیعت بدل دے گا۔ دوسری بات اگر تو عمر رسیدہ ہے تو میں بھی عمر رسیدہ ہوں۔ تیسری بات تیرے بچے وہ میرے بھی بچے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا نکاح ہو گیا۔

فرماتی ہیں میں تو کہتی تھی کہ ابو سلمہ سے بھلا بہتر خاوند مجھے کہاں سے ملے گا، لیکن اس دعا اور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وظیفہ سے اللہ نے میرے دکھ کا ایسا علاج کیا کہ رسول اللہ ﷺ جیسا خاوند عطا کیا جس کی مثال دونوں جہان میں ملتی نہیں۔

مسند احمد: (۲۷/۳) و(۳۰۹/۶، ۳۱۳، ۳۲۱)

۱۰۔ بخار کو برا مت کہو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول کریم ﷺ حضرت ام صائب رضی اللہ عنہا کے پاس (جو تپ لرزہ میں مبتلا تھیں) تشریف لائے اور (ان کی حالت دیکھ کر) فرمایا کہ یہ تمہیں کیا ہوا جو کانپ رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ بخار ہے، اللہ اس میں برکت نہ دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

: ”بخار کو برا مت کہو کیونکہ بخار بنی آدم کے گناہوں کو اسی طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔“

مسلم، البر والصلة، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض او حزن او نحو ذلك (۶۵۷۰)

۱۱۔ صبر کریں اور اللہ سے ثواب کی امید رکھیں

حضرت ابوزید، اسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام، آپ کے محبوب اور محبوب کے بیٹے سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بیٹی نے آپ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرے بیٹے کا آخری وقت ہے، آپ ﷺ تشریف لائیں۔ آپ نے پیغام بھیجا کہ وہ سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں۔

”جو اللہ تعالیٰ لے، وہ بھی اسی کا ہے اور جو دے، وہ بھی اسی کا ہے، اس کے ہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے، اس لئے انہیں چاہیے کہ صبر کریں اور اللہ سے ثواب کی امید رکھیں“۔ صاحبزادی نے پھر پیغام بھیجا اور قسم دیتے ہوئے کہا کہ آپ ضرور تشریف

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

لائیں۔ چنانچہ آپ ﷺ ،سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور کچھ اور آدمیوں کے ساتھ وہاں تشریف لے گئے۔ بچہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا جب کہ اس کی جان بے چین اور مضطرب تھی، (اس کی یہ حالت دیکھ کر) آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا، یارسول اللہ ﷺ! یہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جذبہ شفقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے اور ایک روایت میں ہے، جن بندوں کے دلوں میں چاہا، اور اللہ تعالیٰ اپنے انہی بندوں پر رحم فرماتا ہے جو (دوسروں پر) مہربان ہوتے ہیں۔"

صحیح بخاری ،الجنائز ، باب قول النبی ﷺ یعذب المیت ببکاء أهله علیه (١٢٨٤) و صحیح مسلم (٩٢٣)

۱۲۔ الحمدللہ کہنا میزان کو بھر دیتا

ابو مالک، حارث بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، تَمْلَآنِ۔ أو تَمْلَأُ۔ مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُورٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُو، فَبَائِعٌ نَفْسَهُ فَمُعْتِقُهَا، أَوْ مُوبِقُهَا))

"پاکیزگی، نصف ایمان ہے (یعنی اجر وثواب میں آدھے ایمان کے برابر ہے) اور الحمدللہ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے (یعنی بہت وزنی عمل ہے جس کے اجر وثواب سے میزان اعمال بھاری ہو جائے گی) اور سبحان اللہ اور الحمدللہ کہنا، یہ آسمان وزمین کے درمیانی خلا کو بھر دیتا ہے اور نماز روشنی ہے (جس سے اسے دنیا میں حق کی طرف

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رہنمائی ملتی ہے اور آخرت میں پل صراط سے گذرتے وقت بھی یہ روشنی مومن کے کام آئے گی) اور صدقہ دلیل ہے (اس بات پر کہ اس کا ادا کرنا والا مومن ہے) صبر روشنی ہے، قرآن تیرے لئے حجت (دلیل) ہے (اگر اس پر عمل کیا جائے بصورت دیگر) تیرے خلاف دلیل ہے۔ ہر ایک صبح صبح اپنے کاموں میں نکلنے والا ہے اور وہ اپنے نفس کا سودا کرتا ہے، پس اسے (عذاب سے آزاد کرنے والا ہے یا اس کو (اللہ کی رحمت سے محروم کر کے) ہلاک کرن والا ہے۔"

صحیح مسلم، الطهارة، باب فضل الطهور،(۲۲۳)

۱۳۔ صبر سے بہتر کوئی عطیہ نہیں

حضرت ابوسعید سعد بن سنان خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (کچھ) طلب کیا، تو آپ نے انہیں عطا کیا۔ انہوں نے پھر سوال کیا تو آپ نے انہیں پھر دیا، حتیٰ کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا، ختم ہو گیا۔ آپ نے جس وقت ہر چیز جو آپ کے ہاتھ میں تھی، خرچ کر دی تو ان سے فرمایا، میرے پاس جو مال بھی ہوتا ہے میں وہ تم سے ہرگز بچا کر نہیں رکھتا اور جو شخص سوال سے بچنے کی کوشش نہیں کرتا ہے اللہ اسے بچا لیتا ہے۔ جو بے نیازی اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے (لوگوں سے) بے نیاز کر دیتا ہے

((وَمَن يَتَصَبَّر يُصَبِّرهُ اللّٰهُ۔ وَمَا أُعطِيَ أَحَدُ عَطَاءَ خَيْر))۱ وَ أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ))))

اور جو صبر کا دامن پکڑتا ہے اللہ اسے صبر کی توفیق دے دیتا ہے اور کوئی شخص ایسا عطیہ نہیں دیا گیا جو صبر سے زیدہ بہتر اور وسیع تر ہو۔

صحیح بخاری، کتاب الذکوۃ، باب الاستفاف عن المسالة، ح: ۱۴۶۹ .صحیح مسلم،کتاب

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

الذکوۃ، باب فضل التعفف والصبر»ح: ۱۰۵۳.

۱۴۔ مومن کا ہر کام اس کے لیے بہتر ہوتا ہے

حضرت ابو یحییٰ صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَجَبًا لِأَمرِ الْمُومِنَ اِنَّ أمرَهُ كُلّهُ لَهُ خَيرٌ»، وَلَيسَ ذٰلِكَ لِأَحَدٍ اِلَّا لِلْمُومِنِ: أَنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيرًا لَهُ، وَأَنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيرًا له))

،مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اس کے ہر کام میں اس کیلئے بھلائی ہے اور یہ چیز مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ اگر اسے خوش حالی نصیب ہو، (اس پر اللہ کا) شکر کرتا ہے، تو (یہ شکر کرنا بھی) اس کیلئے بہتر ہے (یعنی اس میں اجر ہے) اور اگر اسے تکلیف پہنچے، تو صبر کرتا ہے، تو یہ (صبر کرنا بھی) اس کیلئے بہتر ہے (کہ صبر بھی بجائے خود نیک عمل اور باعث اجر ہے)

صحیح مسلم، کتاب الذھد، باب المومن امرہ کلہ خیر (۲۹۹۹)

۱۵۔ صبر تو یہی ہے کہ صدمے کے آغاز میں کیا جائے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عَندَ قَبرٍ فَقَالَ: «اِتَّقِى اللّٰه وَالصْبِرِى»» فَقَالَتْ: اِلَيكَ عَنِّى، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِى، وَلَمْ تَعرِفْهُ، فَقِيلَ لَهَا: أَنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيَّ ﷺ، فَلَمْ تَجِدْ عِندَهُ بَوَّابِينَ، فَقالت: لَمْ أَعْرِفْكَ، فَقَالَ: «أَنَّمَا الصَّبرُ عِندَ الصَّدْمَةِ الْاُولَى))

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گذرے جو ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا، اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس نے کہا۔ مجھ سے دور ہو جا! تجھے وہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مصیبت نہیں پہنچی جو مجھے پہنچی ہے۔اس نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں پہچانا (اس لئے فرطِ غم میں اس نے نازیبا انداز اختیار کیا)۔ بعد میں اس کو بتلایا گیا کہ وہ تو نبی ﷺ تھے۔ چنانچہ (وہ سن کر) وہ آپ کے دروازے پر آئی، وہاں دربانوں کو نہیں پایا، (آکر) اس نے کہا کہ میں نے آپ کو نہیں پہچانا۔ آپ نے اسے (پھر وعظ کرتے ہوئے) فرمایا، صبر تو یہی ہے کہ صدمے کے آغاز میں کیا جائے۔ (بعد میں تو صبر آ ہی جاتا ہے)"

صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب زیارة القبور، (١٢٨٣) صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب الصبر علی المصیبة عند الصدمة الاولیٰ. (٩٢٦)

١٦۔ جنتی عورت دیکھو گے تو..!

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((أَلَّا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْتُ: بَلَى، قَالَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَتَتِ النبيَّ ﷺ فَقَالَتْ: أِنّي أُصْرَعُ، وَأِنّي أَتَكَشَّفُ، فَادْعُ اللّٰهَ تعالى لِي قَالَ: «أَنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ، وَأَنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ يُعَافِيكِ»۔ فَقَالَتْ: أَصْبِرُ، فَقَالَتْ: أِنّي أَتَكَشَّفُ، اللّٰهَ أَنْ لا أَتَكَشَّفَ، فَدَعَا لَهَا))

"کیا میں تجھے جنتی عورت نہ دکھلاؤں؟ میں نے کہا، کیوں نہیں (ضرور دکھلائیے!) انہوں نے فرمایا، یہ کالی عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا، مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے میں ننگی ہو جاتی ہوں، آپ میرے لئے اللہ سے دعا فرمائیں (کہ اس بیماری سے نجات مل جائے) آپ نے فرمایا، اگر تو چاہے تو اس

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تکلیف پر صبر کر، اس کے بدلے تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ سے دعا کر دیتا ہوں کہ اللہ تجھے اس بیماری سے عافیت دے دے۔ اس نے کہا میں صبر ہی اختیار کرتی ہوں۔ تاہم (دورے کے وقت) میں ننگی ہو جاتی ہوں، آپ اللہ سے یہ دعا فرما دیں کہ میں ننگی نہ ہوا کروں۔ چنانچہ آپ نے اس کے لئے یہ دعا فرمائی۔

صحیح بخاری، المرضی، باب فضل من یصرع من الریح، (٥٦٥٢) صحیح مسلم، البر باب ثواب المومن فیما یصیبه (٢٥٧٦)

١٧۔ صبر عزت وشرف کا سبب

حضرت ابوکبشہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

تین باتوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں اور میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں اسے یاد کرلو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِنْ صَدَقَةٍ

''صدقے سے بندے کے مال میں کمی نہیں آتی''

وَلاَ ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلَمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللهُ عِزًّا

''اور جس بندے پر بھی ظلم کیا گیا اور اس نے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے عزت وشرف میں بڑھا دیں گے''

وَلاَ فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ

''اور جس بندے نے بھی سوال کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیں گے''

صحیح الترغیب (٨٦٩) و ترمذی» الزھد» باب ما جاء مثل الدنیا ...... (٢٣٢٥)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔آل یاسر! صبر کرو

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بنو مخزوم کے غلام تھے۔ یہ اپنے والدین کے ساتھ اسلام کی نعمت سے مشرف ہوئے تھے۔ مشرکین مکہ انہیں طرح طرح کی دردناک سزائیں دیا کرتے۔ چلچلاتی دھوپ میں گرم اور پتھریلی زمین پر ان تینوں کو لٹا دیا جاتا اور انہیں گھسیٹ گھسیٹ کر مارا جاتا۔ سیرت اور تاریخ کی کتابوں میں اس سلسلے میں لکھا ہے:

((كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ وَعَلٰى رَأْسِهِمْ اَبُوْ جَهْلٍ يُخْرِجُوْنَهُمْ اِلَى الْاَبْطَحِ اِذَا حَمِيَتِ الرَّمْضَاءُ فَيُعَذِّبُوْنَهُمْ بِحَرِّهَا))

''مشرکین مکہ جن کے پیش پیش ابوجہل ہوتا، ان تینوں (عمار، ان کے والد یاسر اور ان کی والدہ سمیہ) کو چلچلاتی دھوپ میں جب کہ شدت تپش سے زمین گرم ہو جاتی بطحائے مکہ میں نکالتے اور وہاں کی گرم زمین پر لٹا کر انہیں سزائیں دیا کرتے تھے۔''

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ان کے پاس سے ہوتا اور آپ انہیں اسلام کی خاطر یہ سخت ایذائیں برداشت کرتے ہوئے دیکھتے تو فرماتے:

((صَبْرًا آلَ يَاسِرٍ، فَاِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْجَنَّةُ))

''آل یاسر! صبر سے کام لو، یقیناً تمہارے وعدے کی جگہ جنت ہے۔''

مستدرك حاكم (۳/۳۸۳)

اس دردناک عذاب کی تاب نہ لا کر حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے والد حضرت یاسر رضی اللہ عنہ دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے اور ابوجہل نے ان کی والدہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا کو نیزہ مار کر شہید کر ڈالا۔ اسلام کی خلعت شہادت سے سرفراز ہونے کی سعادت سب سے پہلے اسی خاتون کے نصیب میں آئی۔ پھر اس کے بعد کفار مکہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو طرح طرح کے عذاب دینا شروع کیا، چنانچہ کبھی تو انہیں گرم پتھریلی زمین پر لٹا کر، کبھی ان کے سینے پر گرم چٹان رکھ کر اور کبھی پانی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

میں ڈبکیاں دے کرانہیں اذیت سے دوچار کرتے اور کہتے:

((لاَ نَتْرُكُكَ حَتّٰى تَسُبَّ مُحَمَّدًا وَ تَذْكُرَ اٰلِهَتَنَا بِخَيْرٍ))

”جب تک کہ تو محمد کے لیے نا مناسب الفاظ نہیں کہے گا اور ہمارے معبودوں کو اچھے الفاظ سے یاد نہیں کرے گا، ہم تجھے نہیں چھوڑیں گے۔“

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ نقل کیا ہے کہ مشرکین مکہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما کو جب سخت سے سخت سزائیں دینے لگے تو انہوں نے مشرکوں کے مطالبہ پر چند نا مناسب باتیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کہہ دیں۔ پھر انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بات کا شکوہ کیا کہ مشرکین جب مجھے مارتے ہیں اور سخت ترین عذاب میں مبتلا کرتے ہیں تو اس وقت میں ان کے مطالبہ پر آپ کی شان اقدس میں چند گستاخانہ کلمات کہہ دیتا ہوں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا:

((كَيْفَ تَجِدُ قَلْبَكَ ؟))

”اس وقت تم اپنے دل کو کیسا پاتے ہو؟“

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا:

((مطمئنا بالایمان))

”میرا دل دولت ایمان سے سرشار ہوتا ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((فَاِنْ عَادُوْا فَعُدْ))

”اگر وہ پھر مجبور کریں تو تمہیں اجازت ہے۔“

اس وقت اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی:

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝﴾

''جو شخص ایمان لانے کے بعد جان بوجھ کر اللہ سے کفر کرے، اس پر تو اللہ کا غضب ہے اور وہ عذاب عظیم کا مستحق ہے۔ مگر جسے مجبور کیا جائے اور اس کا دل حالت ایمان پر مطمئن ہو (تو اس پر کوئی گناہ نہیں)'' (النحل:۱۰۶)

بلاذری نے محمد بن کعب سے بیان کیا ہے:

((كَانَ عَمَّارٌ يُعَذَّبُ حَتّٰى لَا يَدْرِيْ مَا يَقُوْلُ))

''عمار رضی اللہ عنہ کو اتنا سخت عذاب دیا جاتا کہ (وہ حواس کھو بیٹھے اور) انہیں معلوم نہ ہوتا کہ ان کی زبان سے کیا کچھ نکل رہا ہے۔''

ابن سعد نے محمد بن کعب ہی کے حوالے سے لکھا ہے:

((اَخْبَرَنِیْ مَنْ رَاٰی عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ مُتَجَرِّدًا فِیْ سَرَاوِيْلَ))

''مجھے اس آدمی نے بتایا ہے جس نے عمار رضی اللہ عنہ کو صرف پاجامہ پہنے ہوئے دیکھا۔''

اس آدمی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی پشت پر زخم کے آثار دیکھ کر پوچھا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا:

((هٰذَا مَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَذِّبُنِیْ فِیْ رَمْضَاءِ مَكَّةَ))

''مکہ کی گرم زمین پر لٹا کر قریش مجھے جو سزائیں دیتے تھے یہ اسی کے آثار ہیں۔''

قارئین کرام! آپ کے سامنے کہ سرزمین پر ظلم کا پہاڑ توڑنے والے مشرکین مکہ اور ان کی بہیمانہ کاروائیوں کا شکار ہونے والے ایک ہی خاندان مظلوماں کا یہ عکس پیش کیا گیا جب کہ حقیقت اس سے کہیں زیادہ دل دہلا دینے والے واقعات سے عبارت ہے!!

مردانگی و بہادری، خودداری و جوانمردی، حوصلہ مندی و روشن ضمیری اور کرامت انسانیت کا سر

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس وقت شرم سے جھک جاتا ہے جب کوئی سنتا ہے کہ فرعون ہذہ الامۃ کے لقب سے ملقب ظالم وجابر بد بخت ابوجہل عمرو بن ہشام نے ایک مظلوم ومسکین، غریب ونادار اور لاچار لونڈی کو زیر ناف نیزہ مار کر صرف اس لیے موت کے گھاٹ اتار دیا کہ وہ کہتی تھی:

((رَبِّی اللّٰہ))

''میرا رب اللہ ہے۔''

اگر اس امت کے فرعون نے یہ حرکت پس پردہ بھی کی ہوتی تب بھی وہ قابل سرزنش وقابل ملامت ہوتا اور انسانیت اسے بخشنے کو تیار نہ ہوتی!! پھر ایسی صورت میں اس کا جرم کس قدر قابل نفرت اور گھناؤنا ہو جاتا ہے کہ اس نے یہ سب کچھ قریش کی آنکھوں کے سامنے کیا؟!!

یہ واقعہ سیرت وتاریخ کی کتابوں کے علاوہ حدیث کی متعدد کتابوں میں بھی مذکور ہے۔ دیکھئے السیرۃ الشامیۃ ۴۸۱/۲. ومسند امام احمد، مستدرك حاکم وغیرہ.

خوشی ومسرت

۱۔ خوشی آئے تو

((أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ سُرُورٌ أَوْ بُشِّرَ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا شَاكِرًا لِلّٰهِ))

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''جب رسول اللہ ﷺ کو کوئی خوشی والا معاملہ یا خوشخبری ملتی تو اللہ کے حضور سجدہ میں گر پڑتے (اور شکرانے کا سجدہ کرتے)''

ابو داؤد، الجهاد، باب فی سجود الشكر رقم احمد بن (۲۷۷٤)

۲۔ خوشی میں سربسجود

نیز حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز گھر سے نکلے تو میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے ہو گیا آپ ﷺ کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہوئے اور (وہاں) بہت لمبا سجدہ کیا حتی کہ مجھے یہ خدشہ لاحق ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی روح ہی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

نہ قبض کر لی ہو۔حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طرف دیکھ رہا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا: اے عبدالرحمٰن کیا بات ہے؟ میں نے ساری بات بتائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ جِبْرِیْلَ أَتَانِیْ فَبَشَّرَنِیْ فَسَجَدْتُّ لِلّٰهِ شُکْرًا))

''بیشک جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور انھوں نے مجھے بشارت دی (خوشخبری سنائی) تو میں اللہ کا شکر ادا کرنے کیلئے سجدہ ریز ہو گیا''

صحیح الترغیب والترهیب، الذکر والدعاء، باب الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی (١٦٥٨) والحاکم (١/ ٢٢٢)

خوشخبری یہ سنائی تھی کہ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے گا میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو اس پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا۔

مسند احمد (١/ ١٩١)

٣۔وہ سجدے میں گر پڑے

جنگ تبوک سے پیچھے رہنے والے تین افراد ھلال بن امیر، مرار بن ربیعہ اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم ان سے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ واپسی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض ہو گے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں سارے لوگ دشمن بن گے۔ زندگی میں اندھیرا چھا گیا۔کوئی کلام کرنا پسند کرتا نہ کوئی ساتھ بیٹھنا پسند کرتا۔جسکی طرف بھی چہرہ کرتا وہ نظریں پھیر لیتا ہے۔گھر والوں کو بھی علیحدہ ہونے کا حکم دے دیا جاتا ہے۔لوگ طعنہ دینے لگے او کعب! جس کیلئے ساری دنیا کو چھوڑا تھا وہ بھی آج تجھ سے ناراض ہو چکا ہے، آنکھوں سے چھم چھم پانی جاری ہے، بارگاہ الٰہی میں ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتا ہوں مگر چالیس دن گزر گے۔میرے لیے زندگی اجیرن بن گئی۔توبہ کے دروازے بند ہو گئے۔آخرکار پچاسویں رات

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

صبح کے وقت نماز فجر کی ادائیگی کے بعد میں گھر کی چھت پر بیٹھا تھا۔کہ ایک آدمی نے سلع پہاڑی پر چڑھ کر آواز لگائی

((یَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ ! أَبْشِرْ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا))

”اے کعب خوش ہو جاؤ (کہ تمہاری توبہ قبول ہو چکی ہے) میں اسی وقت فرط خوشی سے سجدے میں گر پڑا“

بخاري ،المغازي ،باب حديث كعب(٤٤١٨)

۴۔اماں جی کی خوشی اور حمد وثناء

رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب بھی آپ ﷺ کسی بھی سفر پر جاتے تو اپنی عورتوں کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے ۔جس کا قرعہ نکل آتا اسے ہمراہ لے جاتے ،ایک سفر میں قرعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا اور آپ ﷺ انہیں اپنے ساتھ لے گے ہوایوں میں اپنے ہودج میں بیٹھی رہتی اور جب قافلہ کہیں اترتا تو میرا ہودج اتار دیا جاتا ہم غزوہ پر گے ۔آپ ﷺ غزوہ سے فارغ ہوئے اور واپس لوٹے ۔مدینے کے قریب آگے رات کو چلنے کی آواز لگائی ،میں قضائے حاجت کے لیے نکلی اور لشکر کے پڑاؤ سے دور جا کر میں نے قضائے حاجت کی پھر واپس لوٹی ۔لشکر گاہ کے قریب آ کر میں نے اپنے گلے کو ٹٹولا تو ہار نہ پایا، میں واپس اس کو ڈھونڈنے کے لیے چلی گی اور تلاش کرتی رہی۔ یہاں یہ ہوا کہ لشکر نے کوچ کر دیا، جو لوگ میرا ہودج اٹھاتے تھے انھوں نے یہ سمجھ کر کہ میں اندر ہی ہوں، ہودج اٹھا کر اوپر رکھ دیا اور چل پڑے، یہ بھی یاد رہے کہ اس وقت کی عورتیں نہ کچھ ایسا کھاتی پیتی تھیں نہ وہ بھاری بدن کی بوجھل تھیں، تو میرے ہودج کے اٹھانے والوں کو میرے ہونے یا نہ ہونے کے متعلق پتہ نہ چلا اور میں اس وقت اوائل عمر کی تو تھی۔ الغرض بہت دیر کے بعد مجھے میرا ہار مل گیا۔ یہاں میں جو پہنچی تو کسی آدمی کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ نہ کوئی پکارنے والا نہ جواب دینے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

والا۔ میں اپنے نشان کے مطابق وہی پہنچی جہاں ہمارا اونٹ بٹھایا گیا تھا اور وہیں انتظار میں بیٹھ گئی کہ جب آپ ﷺ آگے چل کر میرے نہ ہونے کی خبر پائیں گے تو مجھے تلاش کرنے کیلئے یہیں آئیں گے۔ مجھے بیٹھے بیٹھے نیند آ گئی۔

اتفاق سے حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی رضی اللہ عنہ جو لشکر کے پیچھے رہے تھے وہ پچھلی رات کو چلے تھے۔ صبح کی چاندنی میں یہاں پہنچ گئے۔ ایک سوتے ہوئے آدمی کو دیکھ کر خیال آنا ہی تھا۔ غور سے دیکھا تو چونکہ پردے کے حکم سے پہلے مجھے وہ دیکھتے ہی تھے۔ دیکھتے ہی پہچان گئے اور با آواز بلند ان کی زبان سے نکلا ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ انکی آواز سنتے ہی میری آنکھ کھل گئی اور میں اپنی چادر سے اپنا منہ ڈھانپ کر سنبھل کر بیٹھ۔ انہوں نے جھٹ سے اپنا اونٹ بٹھایا اور اسکی ایک ٹانگ پر اپنا پاؤں رکھا۔ میں اٹھی اور اونٹ پر سوار ہو گئی۔ انہوں نے اونٹ کو کھڑا کر دیا اور بھگاتے ہوئے لے چلے۔

خدا کی قسم نہ وہ مجھ سے بولے اور نہ ہی میں نے اس سے کوئی بات کی۔ سوائے انا للہ کے میں نے ان کے منہ سے کوئی کلمہ نکلنا۔ دوپہر کے قریب ہم اپنے قافلے سے مل گئے۔ بس اتنی سی بات کا ہلاک ہونے والوں نے بتنگڑ بنا لیا ان سب سے بڑا اور بڑھ بڑھ کر باتیں بنانے والا عبد اللہ بن ابی بن سلول تھا۔ مدینے سے آتے ہی میں بیمار پڑ گئی اور مہینہ بھر میں بیماری میں گھر پر ہی رہی۔ نہ میں نے کچھ سنا، نہ کسی نے مجھ سے کہا۔ جو کچھ غل غپاڑا لوگوں میں ہو رہا تھا میں اس سے بے خبر تھی۔

البتہ میرے دل میں یہ خیال بسا اوقات گزرتا کہ رسول اللہ ﷺ کی مہر و محبت میں کمی کی کیا وجہ ہے؟ بیماری میں عام طور پر جو شفقت حضور ﷺ کو میرے ساتھ ہوتی تھی، میں اس بیماری میں وہ بات نہ پاتی تھی، اسلیے مجھے رنج تو بہت تھا مگر کوئی وجہ معلوم نہ تھی۔ پس حضور ﷺ تشریف لاتے، سلام کرتے اور دریافت فرماتے طبیعت کیسی ہے؟ اور کوئی بات نہ کرتے اس سے مجھے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

بڑا صدمہ ہوتا، مگر بہتان بازوں کی تہمت سے میں بالکل غافل تھی۔

اب سنئے اس وقت تک گھروں میں لٹرین کا انتظام نہ تھا، اور عرب کی قدیم عادت کے مطابق ہم لوگ قضائے حاجت کیلئے میدان میں جایا کرتے تھے عورتیں عموماً رات کو جایا کرتی تھیں گھروں میں عام طور پر لٹرین بنانے سے نفرت کی جاتی تھی حسب عادت میں ام مسطح رضی اللہ عنہا بنت ابی رہم بن عبدالمطلب بن عبد عناف کے ساتھ قضائے حاجت کیلئے چلی۔ اس وقت میں بہت کمزور تھی۔ یہ ام مسطح رضی اللہ عنہا میرے والد رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں۔ جب ہم واپس آنے لگے تو ام مسطح رضی اللہ عنہا کا پاؤں چادر کے دامن میں الجھا، اور بے ساختہ ان کے منہ سے نکل گیا (تائس مسطح) مسطح غارت ہو مجھے بہت برا لگا اور میں نے کہا تم نے بہت برا کلمہ بولا، توبہ کرو، تم اسے گالی دیتی ہو جس نے بدر میں شرکت کی۔ اس وقت ام مسطح نے کہا بھولی بی بی! آپ رضی اللہ عنہا کو کیا معلوم؟ میں نے کہا: کیا بات ہے؟

انہوں نے فرمایا: وہ بھی اب لوگوں میں شامل ہے جو آپ رضی اللہ عنہا کو بدنام کرتے پھرتے ہیں۔ مجھے سخت حیرت ہوئی۔ میں ان کے سر ہوگی کہ کم از کم مجھے سارا وقعہ تو کہو۔ اب انہوں نے بہتان باز لوگوں کی کارستانیاں مجھے سنائیں۔ میرے تو ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ رنج وغم کا پہاڑ مجھ پر ٹوٹ پڑا۔ مارے صدمے کے میں تو بیمار ہوگئی۔ بیمار تو میں پہلے ہی تھی، اس خبر نے مجھے نڈھال کر دیا۔ جوں توں کر کے گھر پہنچی اب صرف یہ خیال تھا کہ میں اپنے میکے جا کر اور اچھی طرح معلوم تو کرلوں کہ کیا واقعی میری نسبت ایسی افواہ پھیلائی گئی ہے اور کیا کیا مشہور کیا جا رہا ہے..؟

اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور سلام کیا اور دریافت فرمایا کیا حال ہے؟

میں نے کہا اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیں تو اپنے والد کے ہاں ہو آؤں..؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی۔ میں یہاں آئی اپنی والدہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اماں جان

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں میرے متعلق کیا باتیں پھیل رہی ہے۔انہوں نے فرمایا: بیٹی یہ تو نہایت معمولی بات ہے۔تم اپنا دل اتنا بھاری نہ کرو۔کسی شخص کی اچھی بیوی جو اسے محبوب ہو اور اسکی سوکنیں بھی ہو ں، وہاں ایسی باتوں کا کھڑا ہونا لازمی امر ہے۔

میں نے کہا سبحان اللہ! کیا وقعی لوگ میری نسبت ایسی افوائیں اڑا رہے ہیں۔اب تو رنج وغم نے مجھے اس قدر گھیرا کہ بیان سے باہر ہے۔اس وقت رونا شروع ہوا واللہ ایک دم بھر کیلئے میرے آنسو نہیں رو کے۔میں سر ڈال کر روتی رہی کہاں کا کھانا پینا، کہاں کا سونا جاگنا اور کہاں کی بات چیت؟ بس رنج والم اور رونا ہے اور میں ہوں، ساری رات اسی حالت میں گزری کہ آنسو کی لڑی نہ تھمی۔دن کو یہی حال رہا۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بلایا۔وحی میں دیر ہوئی۔خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو کوئی بات معلوم نہ ہوئی تھی۔اس لیے ان دونوں حضرات سے مشورہ کیا کہ آپ ﷺ مجھے الگ کر دیں یا کیا کریں..؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے صاف کہا: کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ ﷺ کی اہلیہ پر کوئی برائی نہیں جانتے۔ہمارے دل تو ان کی محبت ،عزت اور شرافت کی گواہی دینے کیلئے حاضر ہیں۔ہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ ﷺ خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو کوئی تنگی نہیں۔عورتیں انکے سوا بھی بہت ہیں، اگر آپ ﷺ گھر کی خادمہ سے پوچھیں تو آپ ﷺ کو صحیح واقعہ معلوم ہوسکتا ہے۔

آپ ﷺ نے اسی وقت گھر کی خادمہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا اور ان سے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کوئی بات شک وشبہ والی کبھی بھی دیکھی ہو تو بتلاؤ۔بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس خدا کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں نے ان سے کوئی بات کبھی اس قسم کی نہیں دیکھی۔ہاں صرف یہ بات ہے کہ کم عمری کی وجہ سے ایسا ہو جاتا ہے کہ کبھی کبھی گوندھا ہوا آٹا یونہی رکھا رہتا ہے اور بی بی سو جاتی ہیں تو بکری آٹا کھا جاتی ہے۔اس کے سوا میں نے انکا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کوئی قصور کبھی نہیں دیکھا۔

چونکہ کوئی ثبوت اس واقعہ کا نہ ملا اس لیے اسی دن رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور مجمع سے مخاطب ہو کر فرمایا: کون ہے جو مجھے اس شخص کی ایذاؤں سے بچائے جس نے مجھے ایذائیں پہنچاتے پہنچاتے اب تو میری گھر والیوں کے بارے میں مجھے ایذائیں پہنچانی شروع کر دیں۔ واللہ! جہاں تک میں جانتا ہوں مجھے اپنی گھر والیوں میں سوائے بھلائی کے کوئی چیز معلوم نہیں۔ جس شخص کا نام یہ لوگ لے رہے ہیں۔ میری دانست میں تو اس کے متعلق بھی سوائے بھلائی کے اور کچھ نہیں وہ میرے ساتھ ہی گھر میں رہتا ہے۔

یہ سنتے ہی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے فرمانے لگے، یا رسول اللہ ﷺ ..! میں موجود ہوں، اگر وہ قبیلہ اوس کا شخص ہے تو ابھی ہم اسکی گردن تن سے جدا کر دیتے ہیں اور اگر وہ ہمارے قبیلہ میں سے ہے تو بھی جو آپ ﷺ حکم دیں ہمیں اس کی تعمیل میں کوئی عذر نہ ہو گا۔ یہ سن کر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے یہ قبیلہ خزرج کے سردار تھے، تھے تو بڑے نیک بخت مگر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی اس وقت کی گفتگو سے انہیں اپنے قبیلہ کی حمیت آ گئی اور انکی طرفداری کرتے ہوئے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے نہ تو اسے قتل کرے گا اور نہ تو اسکے قتل پر قادر ہے اگر وہ تیرے قبیلہ کا ہوتا تو اسکا قتل کیا جانا کبھی پسند نہ کرتا۔

یہ سن کر حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے یہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے بھتیجے تھے کہنے لگے، اے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ تم جھوٹ کہتے ہو ہم اسے بھی ضرور مار ڈالیں گے، آپ منافق ہیں کہ منافقوں کی طرفداری کر رہے ہیں، اب انکی طرف سے انکا قبیلہ اور انکی طرف سے انکا قبیلہ ایک دوسرے کے مقابلے پر آ گئے اور قریب تھا کہ اوس وخزرج یہ دونوں قبیلے آپس میں لڑ پڑیں۔ حضور ﷺ نے منبر پر انہیں سمجھانا اور چپ کرنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ دونوں طرف خاموشی ہو گئی۔ حضور ﷺ بھی خاموش ہو رہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

یہ تو وہاں کا واقعہ ہے اور میرا حال یہ تھا کہ میں نے سارا دن بھی رونے ہی میں گزرا۔ میرے اس رونے نے میرے والدین کے بھی ہوش گم کر دیئے وہ سمجھ بیٹھے تھے کہ میرا یہ رونا میرا کلیجہ پھاڑ دیگا دونوں حیرت زدہ مغموم بیٹھے ہوئے تھے اور مجھے رونے کے سوا کوئی کام نہ تھا۔ انصار کی ایک عورت آئی وہ بھی میرے ساتھ رونے لگی۔ ہم یونہی بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، اور سلام کر کے میرے پاس بیٹھ گئے۔ خدا کی قسم! جب سے یہ بہتان بازی شروع ہوئی تھی آج تک رسول اللہ ﷺ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ مہینہ بھر گزر گیا تھا کہ حضور ﷺ کی یہی حالت تھی کوئی وحی نہیں آئی تھی کہ فیصلہ ہو سکے۔

آپ ﷺ نے بیٹھتے ہی اول تو تشہد پڑھا، پھر امابعد پڑھ کر فرمایا کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! تیری نسبت مجھے یہ خبر پہنچی ہے اگر تو نے ایسا کیا ہے..؟ تو اللہ تعالیٰ سے استغفار کر۔ بندہ جب گناہ کر کے اپنے اقرار گناہ کے ساتھ خدا کی طرف جھکتا ہے اور اس سے معافی طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ اتنا فرما کر خاموش ہو گئے۔ یہ سنتے ہی میرا رونا دھونا سب جاتا رہا، آنسو تھم گئے یہاں تک کہ میں آنسو کا ایک قطرہ بھی نہ پاتی تھی۔ میں نے اول تو اپنے والد سے درخواست کی کہ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو آپ رضی اللہ عنہ جواب دیں۔ لیکن انہوں نے کہا واللہ! میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں حضور ﷺ کو کیا جواب دوں؟ اپنی والدہ کیطرف دیکھا اور کہا کہ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو آپ جواب دیں۔ لیکن انہوں نے بھی یہی کہا کہ میں حضور ﷺ کو کیا جواب دوں؟

آخر میں نے خود ہی جواب دینا شروع کیا میری عمر کچھ ایسی بڑی تو نہ تھی مجھ زیادہ قرآن حفظ تو نہ تھا۔ میں نے کہا، ''آپ سب نے ایک بات سنی اور اسے اپنے دل میں بٹھا لیا۔ گویا سچ سمجھ لیا اور اگر میں کہوں کہ میں اس سے بالکل بری ہوں لیکن تم لوگ نہیں مانو گے۔ ہاں اگر میں کسی امر کا اقرار کر لوں، حالانکہ خدا تعالیٰ کو خوب علم ہے کہ میں بالکل بے گناہ ہوں تو تم ابھی مان لو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گے۔ میری اور تمہاری مثال تو بالکل حضرت ابو یوسف علیہ السلام کا یہ قول ہے۔

((فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ))

''پس صبر ہی اچھا ہے جس میں شکایت کا نام ہی نہ ہو، اور تم جو باتیں بناتے ہو ان میں اللہ تعالیٰ ہی میری مدد کرے''

اسکے بعد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دوسری طرف جا کر لیٹ گئی اور اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہو گیا۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو

((وَهُوَ يَضْحَكُ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پہلی بات فرمائی وہ یہ تھی کہ اے عائشہ رضی اللہ عنہا! اللہ نے تمہیں بری کر دیا ہے۔اس پر خوشی سے انکی ماں بولی۔

''اے عائشہ رضی اللہ عنہا! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب اٹھو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا شکریہ ادا کرو''

انہوں نے اپنے دامن کی برأت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اعتماد کے سبب قدر ناز کے انداز میں کہا

((وَاللّٰهِ لَا أَقُوْمُ اِلَيْهِ فَاِنِّیْ لَا اَحْمَدُ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))

''واللہ! میں تو انکی جانب نہ اٹھوں گی اور صرف اللہ کی حمد وثنا کروں گی''

اس موقعہ پر سورۃ نور کی (۱۰) دس آیات نازل ہوئیں ہیں۔سورۃ النور (۲۴/۱۰تا۲۰)

بخاری ،المغازی،باب حدیث الافك(٤١٤١)

۵۔عید کے دن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ

((كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ يَلْعَبُ السُّوْدَانُ بِالدَّرْقِ وَالْحِرَابِ))

''کہ عید کے دن سوڈان کے کچھ صحابہ ڈھال اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اماں جی فرماتی ہے کہ اب یا میں نے خود رسول اللہ ﷺ سے کہا یا آپ ﷺ نے ہی فرمایا: کہ تم بھی دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے مجھے پیچھے کھڑا کرلیا۔ میرا چہرہ آپ ﷺ کے چہرے پر تھا (اسطرح میں پیچھے پردے سے کھیل کو بخوبی دیکھ سکتی تھی) اور آپ ﷺ فرمارہے تھے خوب بنوارفدہ! جب میں تھک گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا بس؟ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر جاؤ۔

صحیح بخاری ،الجهاد والسیر ،باب الدرق(۲۹۰۷)(۹۴۹)

۶۔ عید کے روز بچیوں کا گانا

عید کے دن ایسے گانے اور اشعار کہنے میں مضائقہ نہیں جو شرک وکفر اور شھوانی اشیاء سے پاک ہوں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میرے پاس انصار کی دو لڑکیاں وہ اشعار گا رہی تھیں جو انصار نے بعاث کی جنگ کے موقع پر کہے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ گانے والیاں نہیں تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر یہ شیطانی آلات اور یہ عید کا دن تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا وَهَذَا عِيدُنَا))

”اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! ہر قوم کی عید (خوشی کا دن) ہوتی ہے اور آج یہ ہماری عید ہے“

صحیح بخاری ،کتاب العیدین ،باب سنة العیدین لاهل الاسلام (۹۵۲)(۹۴۹)

۷۔ خوشی میں اللہ کا شکریہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَجِبْتُ مِنْ قَضَاءِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤمِنِ إِنْ أَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ رَبَّهُ وَشَكَرَ وَإِنْ أَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ حَمِدَ رَبَّهُ وَصَبَرَ ،الْمُؤمِنُ يُؤجَرُ فِي كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِهِ))

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

”میں مومنوں کے بارے میں اللہ کے فیصلے پر تعجب زدہ ہوا کہ اگر مومن کو بھلائی (خوشی و خیر) پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کی حمد اور شکر کرتا ہے اور اگر مصیبت پہنچتی ہے تو اپنے رب کی حمد اور صبر کرتا ہے (پھر فرمایا) مومن کو ہر چیز کے بدلے اجر دیا جاتا ہے حتی کہ اپنی بیوی کے منہ میں آجانے والے لقمہ کا بھی“

مسند احمد(١ / ١٧٣)وقال احمد شاكر اسناده صحيح(٣ / ٤٩)(١٤٨٧)

صحیح مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں

((إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءَ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءَ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ))

”اگر مومن کو خوشی پہنچتی ہے تو وہ اللہ کا شکر کرتا ہے اور یہ اسکے حق میں بہتر ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے تو وہ صبر کرتا ہے اور یہ بھی اسکے حق میں بہتر ہے“

صحيح مسلم ،الزهد ،باب المومن امره كله خير (٧٥٠٠)(٢٩٩٩)

اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن میں یہی حکم سنایا ہے کہ ہر نعمت کا شکر ادا کرو نا قدری نہ کرو۔

((فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ))

”پس مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرو میری (نعمتوں کی) ناشکری نہ کرو“

سورة البقرة(٢ / ١٥٢)

((وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ))

”اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرو اگر تم اسکی عبادت کرتے ہو“ سورة النحل (١١٤/١٦)

٨۔ بر تھڈے کی خوشی

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوموار کا روزہ رکھا کرتے تھے:

((سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الاثْنَيْنِ ؟ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُّ فِيْهِ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَيَوْمٌ بُعِثْتُ (أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ))

''آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آپ ﷺ سوموار کا روزہ کیوں (کس خوشی میں) رکھتے ہیں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ ایسا دن ہے جس دن میں پیدا ہوا اور جس میں مجھ پر نزول وحی (کا سلسلہ شروع) ہوا (اس لیے یہ روزہ اس خوشی کی وجہ سے رکھتا ہوں)''

مسلم،الصیام،باب استحباب صیام ثلاثة ایام من کل شھروصوم یوم عرفة وعاشوراء والاثنین والخمیس(۲۷۴۷)

رسول اللہ ﷺ اپنی پیدائش کے دن روزہ رکھتے تھے نہ کہ آجکل کے مروجہ طور طریقے کے مطابق بتیاں جلا کر، کیک رکھ کر،لوگوں کو بلا کر جشن کا سماں پیدا کرتے۔

۹۔خوشی کے موقعہ پر تحائف

جنگ تبوک سے پیچھے رہنے والے تین افراد ھلال بن امیر،مرار بن ربیعہ اور کعب بن مالک رضی اللہ عنہم ان سے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ واپسی پر آپ ﷺ مجھ سے ناراض ہو گے،آپ ﷺ کی محبت میں سارے لوگ دشمن بن گے۔زندگی میں اندھیرا چھا گیا۔کوئی کلام کرنا پسند کرتا نہ کوئی ساتھ بیٹھنا پسند کرتا۔جسکی طرف بھی چہرہ کرتا وہ نظریں پھیر لیتا ہے۔گھر والوں کو بھی علیحدہ ہونے کا حکم دے دیا جاتا ہے۔لوگ طعنہ دینے لگے او کعب! جس کیلئے ساری دنیا کو چھوڑا تھا وہ بھی آج تجھ سے ناراض ہو چکا ہے،آنکھوں سے چھم چھم پانی جاری ہے،بارگاہ الہی میں ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتا ہوں مگر چالیس دن گزر گے۔میرے لیے زندگی اجیرن بن گئی۔توبہ کے دروازے بند ہوگئے۔آخرکار پچاسویں رات صبح کے وقت نماز فجر کی ادائیگی کے بعد میں گھر کی چھت پر بیٹھا تھا۔کہ ایک آدمی نے سلع

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پہاڑی پر چڑھ کر آواز لگائی۔

”اے کعب خوش ہو جاؤ (کہ تمہاری توبہ قبول ہو چکی ہے) میں اسی وقت فرط خوشی سے سجدے میں گر پڑا“

پھر لوگ مجھے خوش خبری دینے لگے اور مبارک باد دینے لگے۔

((فَلَمَّا جَائَنِیْ الَّذِیْ سَمِعْتُ صَوْتَهُ یُبَشِّرُوْنِیْ فَنَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَیَّ فَکَسَوْتُهُمَا اِیَّاهُ بِبَشَارَتِهِ))

”جب وہ شخص میرے پاس آیا جس نے دور سے مجھے سب سے پہلے خوشخبری سنائی تھی، میں نے اسے اپنے تن بدن پر جو کپڑے پہنے ہوئے تھے اتار کر دے دیئے“

اورخود عاریۃً مانگ کر پہن لیے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا ۔آپ ﷺ نے فرمایا:

”اے کعب رضی اللہ عنہ! تمہیں یہ دن مبارک ہو جو تمہاری زندگی کا جب سے تمہیں تمہاری ماں نے جنا ہے سب سے بہتر دن ہے“

بخاری ،المغازی ،باب حدیث کعب(٤٤١٨)

۱۰۔ خوشی کے آنسو

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا وہ مشرک تھی۔ایک دن میں نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ایسے الفاظ کہے جو مجھے ناگوار گزرے۔میں روتا ہوا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا وہ نا مانتی تھی آج اس نے آپ ﷺ کے بارے میں ایسی بات کہی ہے جو مجھے ناگوار گزری ہے۔یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت نصیب فرمائے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

((فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ اللّٰھُمَّ اھْدِ أُمَّ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ))

آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت عطاء فرما''

ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں خوش ہو کر نکلا۔ آپ ﷺ کی دعا سے گھر آیا تو گھر کا دروازہ بند تھا۔ میری والدہ نے میرے پاؤں کی آواز سنی اور فرمایا: ذرہ ٹھہر جاؤ۔ میں نے پانی کے گرنے کی آواز سنی، غرض میری والدہ نے غسل کیا اور کپڑے بدلے اور اوڑھنی اوڑھی پھر دروازہ کھولا اور کہا۔

((یَا أَبَا ھُرَیْرَۃَ أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَأَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَأَتَیْتُہُ وَأَنَا أَبْکِیْ مِنَ الْفَرْحِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰہُ دَعْوَتَکَ وَھَدٰی أُمَّ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَأَثْنٰی عَلَیْہِ))

''اے ابو ہریرہ میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی الٰہ نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں میں خوشی کی وجہ سے روتا ہوا اللہ کے رسول ﷺ کی طرف آیا اور عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ خوش ہو جایئے اللہ نے آپ ﷺ کی دعا کو قبول کر لیا ہے اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دی ہے''

آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور اچھی بات کہی۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ سے دعا فرمائیں کہ میری اور میری والدہ کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور مسلمانوں کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے۔ تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اللّٰھُمَّ حَبِّبْ عُبَیْدَکَ ھٰذَا یَعْنِیْ أَبَا ھُرَیْرَۃَ وَأُمَّہُ إِلٰی عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحَبِّبْ إِلَیْھِمُ الْمُؤْمِنِیْنَ))

''اے اللہ! ابو ہریرہ اور اسکی والدہ کی محبت اپنے مومن بندوں کے دل میں ڈال دے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور مومنوں کی محبت انکے دلوں میں ڈال دے“

ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ پھر کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے میرے بارے میں سنا یا مجھے دیکھا ہو مگر اس نے مجھ سے محبت رکھی۔

مسلم ،الفضائل ،باب فضائل ابی هریره(٦٣٩٦)

آداب طعام

ا۔کھانے کے آغاز میں اللہ کا نام لینا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرو۔“ بخاری (٥٣٧٦)ومسلم (٢٠٢٢)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”ہم ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے اچانک ایک لڑکی آگئی گویا اسے دھکیلا جا رہا ہے (یعنی بڑی تیزی سے آئی)اور کھانے کے لیے اس نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو رسول معظم ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا:”یقیناً شیطان

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس کھانے کو اپنے لیے حلال اور جائز سمجھ لیتا ہے جس کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا۔" مسلم (۲۰۱۷)

ابتداء میں اگر بسم اللہ بھول جائے تو یہ دعا پڑھنی چاہیے:

((بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ)) ابوداؤد (۳۷۲۷)

۲۔دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے۔

"دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ" بخاری (۵۳۷۶)

دائیں ہاتھ سے کھانا ضروری ہے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کے باپ نے انھیں یہ بیان کیا ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ))

"اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس آدمی نے (ازراہ تکبر) جواب دیا میں ایسا نہیں کرسکتا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔(اللہ کرے) تجھ سے ایسا نہ ہو۔راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس شخص نے چونکہ تکبر کی وجہ سے یہ بات کہی تھی وہ (عمر بھر) اپنا دایاں ہاتھ منہ تک نہ اٹھا سکا۔"

صحیح مسلم، الاشربة، باب آداب الطعام والشراب واحکامهما (۲۰۲۱)

۳۔کیا تم اجازت دیتے ہو...؟

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک پیالہ پانی لایا گیا آپ ﷺ نے اس میں سے پیا اور آپ ﷺ کی داہنی جانب ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا جو تمام لوگوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں چھوٹا تھا اور معمر بوڑھے سب آپ ﷺ کے بائیں طرف تھے تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا اے بچے کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ پہلے میں یہ پیالہ ان بڑے لوگوں کو دے دوں..؟ اس نے کہا:

((وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اُوْثِرُ بِنَصِيْبِيْ مِنْكَ اَحَدٌ))

''یارسول اللہ ﷺ میں آپ ﷺ کا بچا ہوا اپنے سوا کسی کو نہ دوں گا چنانچہ آپ ﷺ نے وہ اسی کو دے دیا۔''

صحیح بخاری ، المظالم ،باب اذااذن له او احله ولم يبين كم هو(٢٤٥١)و مسلم (٢٠٣٠)

۴۔کھانا اپنے آگے سے کھانا چاہیے

فرمان نبوی ﷺ ہے

''اپنے آگے سے کھاؤ'' بخاری(٥٣٧٦)

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

میں ایک دن نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا میرا ہاتھ برتن کے دائیں بائیں آگے پیچھے گھوم رہا تھا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''اے لڑکے! اللہ کا نام لے کر کھاؤ دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔''

بخاری(٥٣٧٦)

۵۔اگر لقمہ گر جائے تو......!

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

''رسول اکرم ﷺ جب کھانا کھاتے اپنی تینوں انگلیاں چاٹ لیتے اور فرماتے جب تم میں سے کسی کا لقمہ گر جائے تو اسے اٹھا لے اس سے گندگی (مٹی) دور کر دے اور کھا لے اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔آپ ﷺ ہمیں حکم دیتے کہ ہم برتن

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کو چاٹ کر صاف کر لیا کریں اور فرماتے بلاشبہ تم نہیں جانتے کہ تمہارے کون سے کھانے (لقمے) میں برکت ہے“

مسلم(٢٠٣٤)

٦۔کھانا اکٹھے بیٹھ کر کھاؤ

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَاْكُلُ وَلَا نَشْبَعُ قَالَ: فَلَعَلَّكُمْ تَفْتَرِقُوْنَ قَالُوْا: نَعَمْ، قَالَ: فَاجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ)).

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں نے پوچھا یا رسول اللہ ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے .آپ نے فرمایا: شاید تم الگ الگ ہو کر کھاتے ہو انھوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تم اپنے کھانے کیلئے اکٹھے ہوا کرو اور اس پر اللہ کا نام پڑھا کرو تا کہ تمھارے لئے اس میں برکت ڈالی جائے“

سنن ابی داؤد، الاطعمة(٣٢٧٣)و ابن ماجه، الاطعمة،(٣٢٧٧)حسن

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مہمان نوازی

ا۔ مہمان اور میزبان

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

میں اور میرے دو ساتھی مدنیہ میں اس حال میں پہنچے کہ بھوک اور فاقوں کی وجہ سے ہمارے کانوں کی سننے کی اور آنکھوں کے دیکھنے کی طاقت متاثر ہو چکی تھی ہم اپنے آپ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی خدمت میں پیش کرتے تھے کہ کوئی ہمارا بوجھ اٹھا لے مگر طاقت نہ ہونے کی وجہ سے کوئی یہ بوجھ نہ اٹھاتا۔ آخر کار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو اپنے گھر لے گئے۔ گھر میں اس وقت تین بکریاں تھیں۔ آپ نے فرمایا! ان کا دودھ دوہ لیا کرو ہم اکٹھے گزارہ کریں گے۔ ہم ان بکریوں کا دودھ دوہتے اور تینوں اپنا حصہ پی لیتے اور اللہ کے رسول کا حصہ بچا کر رکھ رہتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مصروفیات سے فارغ ہو کر رات کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تشریف لاتے اور ہمیں ایسی آواز سے سلام کہتے کہ جس سے سونے والے کی آنکھ نہ کھلے اور جو جاگ رہا ہو وہ سن لے۔

ایک رات میں جبکہ اپنے حصے کا دودھ پی چکا تھا' ایسا ہوا کہ شیطان نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ نبی ﷺ تو انصار کے لوگوں کے پاس جاتے ہیں' وہ آپ ﷺ کی خدمت میں تحائف پیش کرتے ہیں اور آپ ﷺ کو جو کھانے کی ضرورت ہوئی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔ بھلا آپ ﷺ واس تھوڑے سے دودھ کی کیا ضرورت ہوگی۔

چنانچہ میں آپ ﷺ کے حصے کی طرف بڑھا اور دودھ پی گیا۔ جونہی دودھ پیٹ میں گیا تو شرمندگی نے آ گھیرا شیطان نے دل میں وسوسہ پیدا کرنا شروع کر دیا کہ تم نے نبی کریم ﷺ کا حصہ پی لیا ہے۔ اب آپ ﷺ آئیں گے اور دودھ موجود نہیں ہوگا تو تجھے بددعا دیں گے چنانچہ تیری دنیا اور آخرت برباد ہو جائیں گی۔ پیٹ میں گیا دودھ اب واپس کیسے آ سکتا تھا۔ میں چادر اوڑھ کر لیٹ گیا۔ چادر اس قدر چھوٹی تھی کہ سر ڈھانپتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے ۔اور پاؤں ڈھانپتا تو سر ننگا ہو جاتا۔ پریشان کن خیالات میں نیند نہ آئی۔ میرے دونوں ساتھی سوئے ہوئے تھے وہ خوش قسمت تھے۔ کچھ کام مجھ سے ہو گیا تھا۔ وہ اس سے محفوظ تھے آخر کار رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے حسب معمول آپ ﷺ نے نفل نماز پڑھی۔ اس کے بعد دودھ کے قریب آئے۔ برتن کا ڈھکن اٹھایا۔ تو وہ خالی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔ میں دل میں کہنے لگا کہ اب آپ ﷺ مجھے برا بھلا کہیں گے۔ اور میں برباد ہو جاؤں گا مگر آپ ﷺ نے اللہ کے حضور بس یہ الفاظ فرمائے۔

''اے اللہ جو مجھے کھلائے اسے کھلا جو مجھے پلائے اسے پلا'' آپ ﷺ کے یہ الفاظ سن کر میں اپنے تہبند کو مضبوطی سے باندھتے ہوئے اٹھا۔ ہاتھ میں چھری پکڑ لی اور بکریوں کی طرف چلنے لگا۔ یہ سوچ کر کہ ان میں سے جو موٹی ہوگی۔ اسے ذبح کروں گا۔ اور آپ ﷺ کھلاؤں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گا۔موٹی بکری کے پاس آیا۔تو اس کے تھنوں میں دودھ بھرا ہوا دیکھا باقی دونوں کو بھی دیکھا تو ان کے تھنوں میں بھی بھی دودھ بھرا ہو تھا۔رسول ﷺ کے گھر والوں کا یہاں ایک فالتو برتن پڑا ہوا تھا۔میں نے اسے پکڑا اور اس میں دودھ دوہنے لگ گیا۔اتنا دودھ برتن میں ہو گیا کہ اوپر جھاگ آ گئی۔اب میں نے اس دودھ کو لیا اور آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔اس پر آپ ﷺ پوچھنے لگے۔مقداد نے رات اپنے حصے کا دودھ نہیں پیا میں نے عرض کی ''اے اللہ کے رسول آپ دودھ پی لیں۔''

آپ ﷺ نے دودھ پیا اور مجھے دے دیا۔میں سمجھ گیا کہ آپ ﷺ سیر ہو گئے ہیں اور آپ ﷺ نے جو آسمان کی طرف منہ اٹھا کر دعا کی تھی میں اس کا مستحق ہو گا اب میں ہنسنے لگا۔حتیٰ کہ ہنستے ہنستے زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔یہ منظر دیکھ کر آپ ﷺ سمجھ گئے اور مجھے مخاطب کر کے کہنے لگے۔

اے مقداد: لگتا ہے کوئی حرکت کی ہے۔میں نے جو کچھ کیا تھا' سارا کچھ آپ ﷺ کو بتلا دیا اس پر آپ ﷺ فرمانے لگے:

''اسے وقت میں یہ دودھ محض اللہ کی رحمت ہے۔یہ بات تھی تو مجھے پہلے ہی بتا دیتے ہم اپنے باقی ساتھیوں کو جگا لیتے وہ بھی یہ دودھ پی لیتے۔''

اس پر میں نے عرض کی: اس اللہ کی قسم! جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے اللہ کی رحمت حاصل کر لی۔اب مجھے کیا پروا کہ لوگوں میں سے کوئی اس رحمت حاصل کرتا ہے یا نہیں۔

صحیح مسلم ، الاشربہ ،باب اکرام الفیف وفضل ایثارہ (۵۳۶۲)

۲۔اسلام کی بہترین خصلت

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ

((اَنَّ رَجُلاً سَالَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: ((تُطْعِمُ الطَّعَامَ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَ تُقْرِأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَن لَّمْ تَعْرِفْ))

''ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا' اسلام کی کون سی خصلت بہتر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھانا کھلاؤ اور ہر ایک (مسلمان) کو سلام کرو چاہے اس سے تمہاری پہچان ہو یا نہ ہو۔''

صحیح البخاری (١٢) و صحیح مسلم (٣٩) و مسند الإمام أحمد (٦٥٥٢) و سنن الدارمی (١٩٩١) و سنن أبی داود (٤٥٢٠) و سنن ابن ماجه (٣٢٤٤) و سنن النسائی (٤٩١٤)

۳۔ مہمان سے دعا کی درخوست

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو میرے والد محترم نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ہمارے ہاں ٹھہریں اور کچھ تناول فرمائیں۔ پس پھر کھجوریں لائی گئیں۔ آپ ﷺ کھجوریں کھا رہے تھے اور گٹھلیاں پھینک رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ کے پاس پانی لایا گیا۔ آپ ﷺ نے پانی پیا اور پھر اپنی دائیں جانب والے کو دے دیا۔ پس پھر میرے والد نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام پکڑ لی اور کہا کہ ہمارے لیے دعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے یہ دعا کی:

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ))

''اے اللہ! ان کے رزق میں برکت عطا فرما، انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما''۔

مسلم، الأشربة، باب استحباب وضع النوی خارج التمر واستحباب دعاء الضيف لأهل الطعام (٢٠٤٢). وابوداؤد (٢٣٢٩) و احمد (١٧٦٩١) و ابن حبان (٥٢٩٧)

طبرانی کی روایت میں ہے کہ اس کے بعد ہم ہمیشہ اللہ کی طرف سے رزق میں وسعت ہی دیکھتے رہے۔ والطبرانی فی الدعاء (٩٢٠). وحیاة الصحابة (٣٨١/٣)

۴۔ مہمان نوازی دیکھ کر رب مسکرا دیا

ہمارے آقا جناب رسول اللہ ﷺ اعلیٰ درجہ کے مہمان نواز تھے۔ اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم تو گویا آپ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کے مستقل مہمان تھے ہی ویسے بھی مدینہ میں جو وفود آتے وہ سب آپ کے مہمان رہتے تھے۔ کبھی متعدد مہمان آجاتے تو آپ اپنے گھروں میں معلوم کراتے جہاں سے بھی کھانے کا نظم ہو جاتا مہمان کو پیش کیا جاتا۔ اور اگر ازواج مطہرات میں سے کسی گھر میں بھی انتظام نہ ہو پاتا تو آپ اپنے گھروں میں معلوم کراتے جہاں سے بھی کھانے کا نظم ہو جاتا مہمان کو پیش کیا جاتا۔ اور اگر ازواج مطہرات میں سے کسی گھر میں بھی انتظام نہ ہو پاتا تو آپ مہمانوں کو اپنے جاں نثار صحابہ میں تقسیم فرما دیتے۔ اور جس صحابی کو بھی یہ سعادت ملتی وہ اس کا حتی الامکان پوری بشاشت اور خوش دلی سے حق ادا کرتا۔ ایک مرتبہ اسی قسم کا واقعہ پیش آیا۔ ایک شخص آپ کے یہاں مہمان ہوا۔ آپ ﷺ نے ازواج مطہرات کے گھروں میں کھانے کو معلوم کرایا تو اتفاق سے کسی کے یہاں انتظام نہ تھا۔ تو آپ ﷺ نے مجلس میں موجود صحابہ سے فرمایا کہ میرے اس مہمان کی کون میزبانی کرے گا؟ تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ سعادت میں حاصل کروں گا۔ چنانچہ اس مہمان کو لے کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر پہنچے اور اپنی پاک طینت اہلیہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کھانے کا کیا انتظام ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ بس ہمارے اور بچوں کے بقدر انتظام ہے۔ حضرت ابوطلحہ نے فرمایا کہ بچوں کو بہلا کر سلا دو اور جب دستر خوان بچھاؤ تو چراغ بجھا دینا اور مہمان کے ساتھ میں بیٹھ جاؤں گا۔ اور یہ احساس دلاؤں گا کہ میں بھی کھا رہا ہوں تا کہ مہمان کو ناگواری نہ ہو۔ چنانچہ اہلیہ نے ایسا ہی کیا۔ اپنا سارا کھانا ان دونوں نے مہمان کو کھلا دیا اور خود حالانکہ دن میں روزے سے تھے، بھوکے ہی سو گئے۔ صبح نماز فجر میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے دیکھتے ہی فرمایا: ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رات تمہارا اپنے مہمان کے ساتھ معاملہ اللہ تعالیٰ کو بڑا پسند آیا اور اس کے تم دونوں میاں بیوی کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی ہے:

﴿وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (الحشر: ٩)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

’’اور مقدم رکھتے ہیں ان کو اپنی جان سے اور اگرچہ ہو اپنے اوپر فاقہ۔‘‘

بخاری (۵۳۵/۱) وغیرہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ

۵۔ چراغ میں خود جلاؤں گا

رجاء بن حیوۃ رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ خلیفہ عادل امیر المومنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے صاحبزادے عبدالعزیز رحمہ اللہ سے کہا کہ میں نے تمہارے والد محترم سے زیادہ کامل عقل والا شخص نہیں دیکھا۔ ایک رات میں ان کا مہمان ہوا۔ ابھی ہم گفتگو کر رہے تھے کہ چراغ بجھ گیا۔ ہمارے قریب ایک خادم سو رہا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ اس خادم کو جگا دیجیے۔ وہ چراغ جلا لائے گا۔ تو حضرت نے فرمایا نہیں وہ سو گیا ہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ اچھا تو میں جا کر اس کو درست کر لاؤں۔ تو آپ نے فرمایا کہ اپنے مہمان سے خدمت لینا شرافت اور مروت کے خلاف ہے۔ پھر آپ خود اٹھے اور چراغ کی بتی درست کی اور اس میں تیل ڈال کر جلا کر لائے۔ پھر فرمایا کہ میں جب گیا تھا تو بھی عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ تھا اور آیا تو بھی عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہی رہا۔ یعنی اس چراغ جلانے سے میری حیثیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

شعب الایمان (۱۰۲/۷)

معلوم ہوا کہ مہمان کسی بھی درجہ کا ہو اس کا اکرام یہ ہے کہ میزبان اس سے کوئی کام نہ لے بلکہ ہر ممکن طریقہ پر اسے راحت پہنچانے کی کوشش کرے۔

۶۔ وہ خود میرے لیے بستر بچھا رہے تھے

ابن عون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

’’مجھے حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ کے دولت خانہ پر قیام کا اتفاق ہوا تو یہ دونوں حضرات خود کھڑے ہو کر میرے لیے بستر بچھواتے تھے اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کو تو میں نے اپنے دست مبارک سے بستر جھاڑتے ہوئے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

دیکھا ہے۔"

شعب الایمان (۱۰۲/۷)

۷۔مہمان اور میزبانوں کی کرامت

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ غریب لوگ تھے ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو (ان میں سے) لے جائے اور اگر چار کا ہو تو پانچواں یا چھٹا ان میں سے لے جائے۔اور امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تین آدمی لے گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس لے گئے،عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں تھا اور میرے ماں باپ۔(راوی حدیث ابوعثمان نے کہا) اور میں نہیں جانتا کہ انھوں نے یہ بھی کہا (یا نہیں) کہ میری بیوی اور ہمارا خادم بھی تھا جو میرے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں مشترک تھا او ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں رات کا کھانا کھا لیا اور تھوڑی دیر وہیں ٹھہر رہے جہاں عشاء کی نماز پڑھی گئی تھی،لوٹ کر پھر تھوڑی دیر ٹھہرے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آرام فرمایا پھر اس کے بعد جس قدر رات،اللہ نے چاہا،گزار دی (وہیں رہے) پھر اپنے گھر میں آئے تو ان سے ان کی بیوی نے کہا کہ آپ کو آپ کے مہمانوں سے کس نے روک لیا تھا یا یہ کہا کہ آپ کے مہمان سے؟ تو وہ بولے کیا تم نے انھیں کھانا نہیں کھلایا؟ انھوں نے کہا وہ نہیں مانے یہاں تک کہ آپ آجائیں،کھانا ان کے سامنے پیش کیا گیا تھا مگر انھوں نے انکار کیا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں تو (مارے خوف کے) جا کر چھپ گیا پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اے لئیم! اور پھر بہت سخت سست کہا اور مہمانوں سے کہا کہ تم خوب سیر ہو کر کھاؤ۔اس کے بعد کہا کہ اللہ کی قسم! میں ہرگز نہ کھاؤں گا۔عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

((وَایْمُ اللّٰہِ مَا کُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَۃٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِھَا أَکْثَرُ مِنْھَا قَالَ یَعْنِي

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰی شَبِعُوا))

''اللہ کی قسم ہم جب کوئی لقمہ لیتے تھے تو اس کے نیچے اس سے زیادہ بڑھ جاتا تھا۔ پھر جب سب مہمان آسودہ ہوگئے اور کھانا جس قدر پہلے تھا اس سے زیادہ بچ گیا''

تو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اسی قدر تھا جیسا کہ پہلے تھا یا اس سے بھی زیادہ تو اپنی بیوی سے کہا کہ اے بنی فراس کی بہن یہ کیا ماجرا ہے؟ وہ بولیں

((لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ))

''کہ اپنی آنکھ کی ٹھنڈک کی قسم یقیناً یہ اس وقت پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔''

پھر اس میں سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھایا اور کہا یہ یعنی ان کی قسم شیطان ہی کی طرف سے تھی بالآخر اس میں سے ایک لقمہ انھوں نے کھا لیا۔ اس کے بعد اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اٹھا لے گئے وہ صبح کو وہیں تھا اور ہمارے اور ایک قوم کے درمیان کچھ عہد تھا، اس کی مدت گزر چکی تھی تو ہم نے بارہ آدمی علیحدہ علیحدہ کر دیے۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ آدمی تھے، واللہ اعلم! ہر شخص کے ساتھ کس قدر آدمی تھے، اس کھانے سے سب نے کھا لیا۔

صحيح البخاری، مواقيت الصلاة، باب السير مع الاهل والضيف (٦٠٢)

۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا مہمان

(نافع روایت کرتے ہیں کہ) سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت تک کھانا نہیں کھایا کرتے تھے جب تک کوئی مسکین شخص ان کے ساتھ کھانے میں نہیں شریک ہوتا تھا۔ ایک روز میں ایک مسکین کو بلا کر لایا۔ وہ ان کے ساتھ کھانے لگا اور اس نے بہت کھایا۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے خادم (نافع) سے کہا اب اس کو میرے پاس نہ لانا کیوں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

”مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔“ (یعنی خوب پیٹ بھر کے کھانا کھاتا ہے۔)

بخاری، الاطعمه، باب المومن یاکل فی معی واحد......(۵۳۹)

شراب

ا۔ عمر رضی اللہ عنہ کی تمنا کہ شراب حرام ہو جائے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تحریم شراب کے نازل ہونے پر فرمایا:

((اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً))

”یا اللہ ہمارے سامنے اور کھول کر بیان فرما“

پس سورہ بقرہ (۲۱۹/۲) کی آیت ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ﴾ نازل ہوئی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بلوایا گیا اور ان کے سامنے اس کی تلاوت کی گئی پھر بھی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً))

”یا اللہ ہمارے سامنے اور کھول کر بیان فرما“

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

پس سورہ نساء (۴/۴۳) کی آیت ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى﴾ نازل ہوئی۔

اور مؤذن جب حی علی الصلوۃ کہتا تو ساتھ ہی کہہ دیتا کہ نشہ باز ہرگز ہرگز نماز کے قریب بھی نہ آئیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا گیا اور یہ آیت بھی انہیں سنائی گئی لیکن پھر بھی آپ رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا:

((اللَّهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شِفَاءً))

"یا اللہ ہمارے سامنے اور کھول کر بیان فرما"

پس سورہ مائدہ کی آیت اتری آپ رضی اللہ عنہ کو بلوایا گیا اور یہ آیت سنائی گئی جب آیت ﴿فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ﴾ تک سنا تو فرمانے لگے انتهينا، انتهينا ہم رک گئے ہم رک گئے۔

سنن ابی داؤد، الاشربة، باب تحریم الخمر (۳۶۷۰) والترمذی (۳۰۴۹) واحمد (۱/۵۳) والصحیحة (۲۳۴۸)

۲۔ حرمت شراب کے وقت کا منظر

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

میں حضرت ابوعبیدہ بن جراح حضرت ابی بن کعب، حضرت سہل بن بیضاء اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا دور چل رہا تھا سب لذت اندوز ہو رہے تھے قریب تھا کہ نشے کا پارہ بڑھ جائے، اتنے میں کسی صحابی نے آ کر خبر دی کہ کیا تمہیں علم نہیں شراب تو حرام ہوگئی؟ انہوں نے کہا بس کرو جو باقی بچی ہے اسے لنڈھا دو اللہ کی قسم اس کے بعد ایک قطرہ بھی ان میں سے کسی کے حلق میں نہیں گیا۔ یہ شراب کھجور کی تھی اور عامتاً اسی کی شراب بنا کرتی تھی۔

صحیح بخاری، الاشربة، باب نزول تحریم الخمر وهی...(۵۵۸۲) ومسلم (۱۹۸۰)

ایک اور روایت میں ہے کہ شراب خوری کی یہ مجلس حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے مکان پر تھی، ناگاہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

منادی کی آواز پڑی مجھ سے کہا گیا باہر جاؤ دیکھو کیا منادی ہورہی ہے؟ میں نے جا کر سنا منادی ندا دے رہا ہے کہ شراب تم پر حرام کی گئی ہے، میں نے آ کر خبر دی تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اٹھو جتنی شراب ہے سب بہا دو میں نے بہا دی اور میں نے دیکھا کہ مدینے کے گلی کوچوں میں شراب بہہ رہی ہے، بعض اصحاب نے کہا ان کا کیا حال ہوگا جن کے پیٹ میں شراب تھی اور وہ قتل کر دیئے گئے؟ اس پر اس کے بعد کی آیت (لیس علی الذین) الخ، نازل ہوئی یعنی ان پر کوئی حرج نہیں۔

صحیح مسلم ،الاشربة، باب تحریم الخمر ....(۱۹۸۰) و صحیح بخاری ،(۲٤٦٤)

۳۔شراب پینے، خریدنے...سب ملعون

ایک شخص شراب بیچتا تھا اور بہت خیرات کیا کرتا تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے شراب فروشی کا مسئلہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا یہ حرام ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہے، اے امت محمد اگر تمہاری کتاب کے بعد کوئی کتاب اترنے والی ہوتی اور اگر تمہارے نبی کے بعد کوئی نبی اور آنے والا ہوتا، جس طرح اگلوں کی رسوائیاں اور ان کی برائیاں تمہاری کتاب میں اتریں تمہاری خرابیاں ان پر نازل ہوتیں لیکن تمہارے افعال کا اظہار قیامت کے دن پر مؤخر رکھا گیا ہے اور یہ بہت بھاری اور بڑا ہے، پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا سنو میں حضور کے ساتھ مسجد میں تھا۔ آپ گوٹھ لگائے ہوئے بیٹھے تھے فرمانے لگے جس کے پاس جتنی شراب ہو وہ ہمارے پاس لائے۔ لوگوں نے لانی شروع کی، جس کے پاس جتنی تھی حاضر کی۔ آپ نے فرمایا جاؤ اسے بقیع کے میدان میں فلاں فلاں جگہ رکھو۔ جب سب جمع ہو جائے مجھے خبر کو، جب جمع ہوگئی اور آپ سے کہا گیا تو آپ اٹھے میں آپ کے داہنے جانب تھا آپ مجھ پر ٹیک لگائے چل رہے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آئے تو آپ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نے مجھے ہٹا دیا اپنے بائیں کر دیا اور میری جگہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لے لی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقت ہوئی تو آپ نے مجھے اور پیچھے ہٹا دیا اور جناب فاروق کو اپنے بائیں لے لیا اور وہاں پہنچے لوگوں سے فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے؟ سب نے کہا ہاں جانتے ہیں یہ شراب ہے، فرمایا :

''سنو اس پر اس کے بنانے والے پر، بنوانے والے پر، پینے والے پر، پلانے والے پر، اٹھانے والے پر، اٹھوانے والے پر، بیچنے والے پر، خریدنے والے پر، قیمت لینے والے پر اللہ کی پھٹکار ہے۔''

پھر چھری منگوائی اور فرمایا اسے تیز کر لو پھر اپنے ہاتھ سے مشکیں پھاڑنی اور مٹکے توڑنے شروع کیۓ لوگوں نے کہا بھی کہ حضور مشکوں اور مٹکو رہنے دیجیۓ اور کام آئیں گی فرمایا ٹھیک ہے لیکن میں تو اب ان سب کو توڑ کر ہی رہوں گا یہ غضب وغضہ اللہ کیلئے ہے کیونکہ ان تمام چیزوں سے رب اراض ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور آپ خود کیوں تکلیف کرتے ہیں ہم حاضر ہیں فرمایا: نہیں میں اپنے ہاتھ سے انہیں نیست و نابود کروں گا۔

البیھقی (٨/٢٨٧) والطحاوی فی المشکل (٣٣٤٢) والحاکم (٤/١٤٤) امام حاکم اور امام ذہبی نے صحیح کہا ہے۔

۴۔ شراب تمام برائیوں کی جر ہے

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شراب سے پرہیز کر وہ تمام برائیوں کی جر ہے۔ سنو اگلے لوگوں میں ایک ولی اللہ تھا جو بڑا عبادت گزر تھا اور تارک دنیا تھا۔ بستی سے الگ تھلگ ایک عبادت خانے میں شب و روز عبادت الٰہی میں مشغول رہا کرتا تھا، ایک بدکار عورت اس کے پیچھے لگ گئی، اس نے اپنی لونڈی کو بھیج کر اسے اپنے ہاں ایک شہادت کے بہانے بلوایا، یہ چلے گئے لونڈی اپنے گھر میں انہیں لے گئی جس دروازے کے اندر یہ پہنچ جاتے پیچھے سے لونڈی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسے بند کرتی جاتی۔ آخری کمرے میں جب گئے تو دیکھا کہ ایک بہت ہی خوبصورت عورت بیٹھی ہے، اس کے پاس ایک بچہ ہے اور ایک جام شراب لبالب بھرا رکھا ہے۔ اس عورت نے اس سے کہا سنئے جناب میں نے آپ کو درحقیقت کسی گواہی کیلئے نہیں بلوایا فی الواقع اس لئے بلوایا ہے کہ یا تو آپ میرے ساتھ بدکاری کریں یا اس بچے کو قتل کر دیں یا شراب کو پی لیں درویش نے سوچ کر تینوں کاموں میں ہلکا کام شراب کا پینا جان کر جام کو منہ سے لگا لیا، سارا پی گیا۔ کہنے لگا اور لاؤ اور لاؤ، خوب پیا، جب نشے میں مدہوش ہو گیا تو اس عورت کے ساتھ زنا بھی کر بیٹھا اور اس لڑکے کو بھی قتل کر دیا۔ پس اے لوگو ! تم شراب سے بچو سمجھ لو کہ شراب اور ایمان جمع نہیں ہوتے ایک کا آنا دوسرے کا جانا ہے۔

سنن النسائی، الاشربة، باب ذکر الآثام المتولدة عن شرب الخمر ......، رقم: (٥٦٦٦) صححه الالبانی و تفسیر ابن کثیر (٢/ ٣٠)

امام ابوبکر بن ابی الدنیا رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ((ذم المسکر)) میں بھی اسے وارد کیا ہے اور اس میں مرفوع ہے لیکن زیادہ صحیح اس کا موقوف ہونا ہے واللہ اعلم، اس کی شاہد بخاری و مسلم کی مرفوع حدیث بھی ہے جس میں ہے کہ:

''زانی زنا کے وقت، چور چوری کے وقت، شرابی شراب خوری کے وقت مومن نہیں رہتا''

صحیح بخاری، الاشربة، باب قول اللہ تعالیٰ انما الخمر.. (٥٥٧٨) ومسلم (٥٧)

۵۔ شرابی کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ہوتی

رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''کہ ہر عقل کو ڈھانپنے والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص نشے والی چیز پیئے گا اس کی چالیس دن کی نمازیں نا قبول ہیں۔ اگر وہ توبہ کرے گا تو توبہ قبول ہو گی اگر اس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تو اللہ تعالی اسے ضرور طینۃ الخیال پلائے گا پوچھا

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

گیا وہ کیا ہے؟ فرمایا: جہنمیوں کا نچوڑ اوران کی پیپ اور جو شخص اسے کسی بچہ کو پلائے گا جو حلال حرام کی تمیز نہ رکھتا ہو اللہ تعالی پر حق ہے کہ اسے بھی جہنمیوں کا پیپ پلائے۔‘‘

ابو داؤد، الاشربة، باب النهی عن المسکر (۳۶۸۰) والصحیحة (۲۰۳۹)

۶۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالی نے اسے حرام کر دیا ہے؟

مسلم کی روایت میں ہے کہ نبی رضی اللہ عنہ کا ایک دوست تھا قبیلہ ثقیف میں سے یا قبیلہ دوس میں سے۔ فتح مکہ والے دن وہ آپ سے ملا اور ایک مشک شراب کی آپ کو تحفتاً دینے لگا آپ نے فرمایا کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالی نے اسے حرام کر دیا ہے۔ اب اس شخص نے اپنے غلام سے کہا کہ جا اسے بیچ ڈال، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا کہا؟ اس نے جواب دیا کہ بیچنے کو کہہ رہا ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس اللہ نے اس کا پینا حرام کیا ہے اسی نے اس کا بیچنا بھی حرام کیا ہے۔ اس نے اسی وقت کہا جاؤ اسے لے جاؤ اور بطحا کے میدان میں بہا آؤ۔

مسلم، المساقاة، باب تحریم بیع الخمر (۱۵۷۹) واحمد (۱/۲۴۴)

۷۔ شراب کی حرمت کے اسباب

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

غزوہ بدر کے دن مال غنیمت میں سے میرے حصہ میں ایک اونٹنی آئی تھی اور اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے مجھے ایک اونٹنی عطا فرمائی تو جب میں نے ارادہ کیا کہ میں حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوت کروں تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار آدمی سے اپنے ساتھ چلنے کا وعدہ لے لیا تاکہ ہم اذخر گھاس لا کر سناروں کے ہاتھ فروخت کر دیں اور پھر اس کی رقم سے میں اپنی شادی کا ولیمہ کروں تو اسی دوران میں اپنی اونٹنیوں کا سامان پالان کے تختے بوریاں اور رسیاں جمع کرنے لگا اور اس وقت میری دونوں اونٹنیاں انصاری آدمی کے گھر کے پاس بیٹھیں تھیں جب میں نے سامان اکٹھا کر لیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ دونوں اونٹنیوں کے

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

کوہان کٹے ہوئے ہیں اور ان کی کھوکھیں بھی کٹی ہوئی ہیں اور ان کے کلیجے نکلے ہوئے ہیں میں دیکھ کر اپنے آنسوؤں پر قابو نہ کر سکا میں نے کہا کہ یہ کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے کہا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب نے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ چند شراب خور انصاریوں کے ساتھ اسی گھر میں موجود ہیں حضرت حمزہ اور ان کے ساتھیوں کو ایک گانے والی عورت نے ایک شعر سنایا تھا کہ سنو اے حمزہ ان موٹی موٹی اونٹنیوں کو ذبح کرنے کے لئے اٹھو حضرت حمزہ تلوار لے کر اٹھے اور ان اونٹنیوں کے کوہان کو کاٹ دیا اور ان کو کھوکھیں کاٹ دیں اور ان کے کلیجے نکال دیے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فوراً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے چل پڑا یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گیا حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھتے ہی میرے چہرے کے آثار سے حالات معلوم کر لئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم میں نے آج کے دن کی طرح کبھی کوئی دن نہیں دیکھا حمزہ نے میری اونٹنیوں پر حملہ کر کے ان کے کوہان کاٹ لئے ہیں اور ان کی کھوکھیں پھاڑ ڈالی ہیں اور حمزہ اس وقت گھر میں موجود ہیں اور ان کے ساتھ کچھ اور شراب خور بھی ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر منگوائی اور اسے اوڑھ کر پیدل ہی چل پڑے اور میں اور حضرت زید بن حارثہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل پڑے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دروازہ میں آئے جہاں حضرت حمزہ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر آنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دے دی تو دیکھا کہ وہ سب شراب پیئے ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو ان کے اس فعل پر ملامت کرنا شروع کی حمزہ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں کی طرف دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف کی طرف دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مبارک کی طرف دیکھا پھر حمزہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ تم تو میرے باپ کے غلام ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا کہ حمزہ نشہ میں مبتلا ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الٹے پاؤں باہر تشریف لائے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باہر نکل آئے۔

مسلم ،الأشربة ،باب تحریم الخمر وبیان أنها تکون...(٥١٢٩)

قیامت

ا۔سورج روزانہ سجدہ کرتا ہے لیکن ایک دن...!

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَتَدْرِی أَیْنَ تَذْھَبُ))

''ایک دن جب کہ آفتاب غروب ہو رہا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے فرمانے لگے ،جانتے ہو یہ آفتاب کہاں جا رہا ہے...؟''

میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی بہتر جانتے ہیں'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَإِنَّھَا تَذْھَبُ حَتّٰی تَسْجُدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنَ فَیُؤْذَنُ لَھَا وَیُوشِكُ أَنْ تَسْجُدَ فَلَا یُقْبَلَ مِنْھَا وَتَسْتَأْذِنَ فَلَا یُؤْذَنَ لَھَا یُقَالُ لَھَا ارْجِعِی مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِھَا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالٰی (وَالشَّمْسُ تَجْرِی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ))

''یہ آفتاب جاتا ہے یہاں تک کہ عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ کرتا ہے، پھر حضور رب العزت میں حاضری کی اجازت مانگتا ہے، اس کو اجازت عطا ہوتی ہے اور حکم دیا جاتا ہے کہ مشرق کی طرف چلا جائے اور وہاں سے طلوع کرے اور یاد رکھو وہ وقت جلد ہی آنے والا ہے جب آفتاب (اپنے معمول کے مطابق سجدہ کرے گا، لیکن اس کا سجدہ قبول نہیں ہوگا، اور اجازت چاہے گا لیکن اس کو اجازت عطا نہیں ہوگی اور یہ حکم دیا جائے گا کہ جس طرف سے آیا ہے اسی طرف لوٹ جا چنانچہ وہ مغرب کی طرف سے طلوع کرے گا، اور یہی مراد ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کہ ﴿والشمس تجری لمستقرلها﴾ (یعنی آفتاب اپنے مستقر کی طرف چلا جاتا ہے، نیز آنحضرت ﷺ نے) آفتاب کے مستقر کی وضاحت میں فرمایا ہے کہ آفتاب کا مستقر، یعنی اس کے ٹھہرنے کی جگہ عرش کے نیچے ہے۔''

بخاری،بدء الخلق، باب صفة الشمس والقمر (۳۱۹۹) ومسلم (۳۹۹)

۲۔قرب قیامت کی نشانیاں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قرب قیامت کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

يَكْثُرُ الْكَذِبُ	جھوٹ کی کثرت ہوگی۔
وَيَتَقَارَبُ الْأَسْوَاقُ	تجارتی مراکز عام ہوجائیں گے۔
وَيَتَقَارَبُ الزَّمَانُ	وقت گھٹ جائے گا۔
وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ	ہرج بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہرج کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"قتل کرنا"

مسند احمد (۲۰۵/۱)

۳۔ قیامت سے پہلے کی چھ نشانیاں

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے پہلے یہ (چھ) نشانیاں ظاہر ہوں گی

تَسْلِيمُ الْخَاصَّة — جان پہچان کے لوگوں کو سلام کرنا

وَ نَشْو التِّجَارَةِ حَتَّى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ

"تجارت کا عام ہونا حتی کہ بیوی اپنے شوہر کی تجارت میں مددگار ہوگی"

وَ قَطْعُ الْأَرْحَامِ — قطع رحمی

وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ — جھوٹی گواہی دینا

وَ كِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ — سچی گواہی کو چھپانا۔

وَ ظُهُوْرُ الْقَلَمِ — قلم کا ظاہر ہونا

مسند احمد فی الشراط الساعة (۳۸٦۹)

۴۔ نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ نشانیاں ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو۔

طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا — سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

اَوِ الدُّخَانَ — دھوئیں کا نکلنا

اَوِ الدَّجَالَ — دجال کا ظاہر ہونا

اَوِ الدَّآبَةَ — جانور کا نکلنا (جو کلام کرے گا)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَو خَآصَّةَ اَحَدِکُمْ	انفرادی عذاب
اَو اَمْرَ الْعَامَّةِ	اجتماعی عذاب

مسلم، الفتن والشراط الساعة، باب بقية من احاديث الدجال (۷۳۹۷)

۵۔ قیامت کب قائم ہوگی..؟

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کب قائم ہوگی..؟

((قَالَ: مَا اَعَدَدْتَّ لَهَا))

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟''

انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اس کے لیے بہت ساری نمازیں، روزے، اور صدقے تیار نہیں کیے ہیں لیکن میں اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ))

''تم اس کے ساتھ ہو جس سے تم محبت رکھتے ہو۔''

صحیح بخاری، الادب، باب علامة حب الله عزوجل (٦١٧١) صحیح مسلم (٢٦٣٩)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جنت وجہنم

۱۔ تو تو جنت کے باسیوں میں سے ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مشرک قریب آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجاہدین کو ترغیب دیتے ہوئے) فرمایا:

((قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ))

"(مجاہدو!) لپکو ایسی جنت کی جانب کہ جس کی چوڑائی اس قدر ہے جس قدر کہ ساتوں آسمان اور زمین ہے۔"

(یہ سنتے ہی) عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ کہنے لگے: "اے اللہ کے رسول! ایسی جنت کہ جس کی چوڑائی ہی آسمانوں اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: بالکل! حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: بخ، بخ! یعنی واہ واہ!......کیا بات ہے۔"

یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے کہا: بخ بخ کس وجہ سے کہا ہے؟ جناب عمیر رضی اللہ عنہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! اس کے علاوہ کچھ نہیں، بس خواہش ہے تو یہی کہ میں اس جنت کے رہنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا))

''تو اس جنت کے باسیوں میں سے ہے۔''

اب حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنی ہتھیلی میں سے کھجوروں کو نکالا اور کھانے لگے پھر (جنت کا خیال آ گیا تو) کہنے لگے:

((لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيْلَةٌ))

''اگر ان کھجوروں کو کھانے تک میں زندہ رہا تو یہ زندگی تو بڑی لمبی زندگی ہے۔''

پھر ان کے پاس جو کھجوریں تھیں انہیں انہوں نے پھینک دیا اور قتال کرنے لگے حتی کہ شہید ہو گئے۔

مسلم، الامارة، باب ثبوت الجنة للشهيد (١٩٠١). مسند احمد: ١٣٦/٢، ١٣٧ (ح:١٢٤٠٧) صحيح

۲۔ آخری جنتی اور اللہ کی رحمت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں اس شخص کو خوب جانتا ہوں جو دوزخ میں سب سے آخر میں نکالا جائے گا اور جنت میں سب سے آخر میں داخل ہوگا۔ وہ شخص وہ ہوگا جو اپنے گناہوں کی وجہ سے چلے گا۔ پھر اوندھا گر پڑے گا، اور جہنم کی آگ اس کو جلائے گی۔ جب وہ شخص دوزخ سے باہر ہو جائے گا تو پیٹھ موڑ کر اس کو دیکھے گا اور کہے گا بڑی بابرکت ہے وہ ذات جس نے مجھے تجھ سے نجات دی بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی چیز عطا کی ہے جو بعد والوں میں سے کسی کو نہیں دی۔ اتنے میں اس کو ایک درخت دکھائی دے گا جسے وہ دیکھ کر کہے گا:

یا اللہ! مجھے اس کے قریب کر دے تاکہ اس درخت کے سائے میں رہوں اور اس کا پانی پی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سکو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''اے آدم علیہ السلام کے بیٹے! میں تیرا یہ سوال پورا کر دوں تو تو اور سوال تو نہ کرے گا؟ وہ کہے گا ''نہیں۔'' اے میرے رب! میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔'' اب اللہ تعالیٰ اس کا عذر قبول کرے گا۔ اس لیے کہ وہ ایسی نعمت کا مشاہدہ کر چکا ہے کہ جس پر اس کو صبر نہیں ہوسکتا (کیونکہ انسان بے صبر ہے) وہ جب تکلیف میں مبتلا ہو اور عیش کی چیز دیکھے تو بے اختیار اس کی خواہش کرتا ہے آخر کار اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب کر دے گا۔ وہ اس کے سائے میں رہے گا اور وہاں پانی پیئے گا۔ اتنے میں اس کو پھر ایک درخت دکھائی دے گا، جو اس سے بھی زیادہ اچھا ہوگا۔ پھر عرض کرے گا ''اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب پہنچا دے تاکہ میں اس کا پانی پیئوں اور اب میں اور کچھ سوال نہیں کروں گا۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ ''اے آدم علیہ السلام کے بیٹے! کیا تو نے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ میں سوال نہیں کروں گا۔ تب اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب کر دے گا۔ وہ اس کے سائے میں رہے گا اور اس کا پانی پیئے گا۔ پھر اس کو ایک اور درخت دکھائی دے گا جو جنت کے دروازے پر ہوگا۔

پھر عرض کرے گا ''اے میرے پروردگار! مجھے اس درخت کے قریب پہنچا دے تاکہ میں اس کا پانی پیئوں اور اس کے سائے تلے رہوں، اب میں اور کچھ سوال نہیں کروں گا۔'' (اللہ تعالیٰ اسکو معذور رکھے گا اس لئے کہ وہ ایسی نعمتوں کو دیکھ رہا ہے جن پر صبر نہیں ہوسکتا) آخر کار اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے قریب کر دے گا۔ جب وہ اس درخت کے قریب جائے گا تو وہ جنت والوں کی آوازیں سنے گا اور کہے گا۔ ''اے میرے رب! مجھے جنت کے اندر پہنچا دے'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم علیہ السلام کے بیٹے تیرے سوال کو کیا چیز پورا کرے گی؟ یعنی تیری خواہش کب موقوف ہوگی اور یہ بار بار سوال کرنا کیوں کر بند ہوگا؟

((فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ اِذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ عَشْرَةَ أَمْثَالِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ ؟))

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"بھلا تو اس پر راضی ہے کہ میں تجھے ساری دنیا کے برابر دوں اور اتنا ہی اور دوں؟ وہ بندہ کہے گا، اے میرے پروردگار! آپ مجھ سے مذاق اور ہنسی کرتے ہیں باوجود یہ کہ آپ سارے جہاں کے مالک اور شہنشاہ ہیں۔"

(یہ واقعہ بیان کر کے) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہنسنے لگے اور اپنے شاگردوں سے فرمایا: تم مجھ سے پوچھتے کیوں نہیں کہ میں کیوں ہنس رہا ہوں؟ لوگوں نے دریافت کیا "اچھا فرمایئے کہ آپ رضی اللہ عنہ اس وقت بے محل کیوں ہنس پڑے؟ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح حدیث بیان کرتے وقت ہنس پڑے تھے تو اس وقت لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا "اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں ہنس پڑے.؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ رب العالمین کو اسی طرح ہنستے ہوئے دیکھ کر مجھے بھی ہنسی آ گئی۔ جب بندہ کہے گا "آپ سارے جہاں کے پروردگار ہوتے ہوئے بھی مذاق فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں مذاق نہیں کرتا۔ میں ہر چیز پر قادر ہوں جو چاہتا ہوں کر سکتا ہوں، یعنی دنیا اور دنیا کے برابر دینا میرے نزدیک کوئی مشکل بات نہیں صرف کن کہہ دینے سے لاکھوں دنیا پیدا کر سکتا ہوں"۔

مسلم ،الایمان،باب آخر اهل النار خروجا (٤٦٣)والترمذی(٢٥٩٥)

٣۔ میں کھیتی باڑی کرنا چاہتا ہوں

ایک روز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مجلس میں ارشاد فرمایا:

"کہ جنت میں اللہ تعالیٰ سے ایک آدمی نے کھیتی باڑی کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ، پروردگار نے پوچھا کیا تمہاری چاہت پوری نہیں ہوئی ہے۔ پوری ہوئی ہے مگر چاہتا ہو کہ میرے فصل بوتے ہی فوراً تیار ہو جائے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اس کی چاہت اس طرح پوری کی گئی کہ) ادھر اس نے بویا اور وہ فوراً اُگ پڑا اور کاٹنے کے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قابل ہوگیا۔(اسی محفل میں ایک بدو بیٹھا ہوا تھا،اس نے بڑی معصومیت سے)عرض کیا کہ یہ شرف تو صرف قریشی اورانصاری کو ہی نصیب ہوگا جو زراعت پیشہ ہیں لیکن ہم تو کاشتکار نہیں۔رسول اللہ ﷺ یہ بات سن کر مسکرا پڑے۔''

بخاری،الحرث والمزرعة،باب ان النبی کان یوما یحدث.....(۲۳۴۸)

۴۔جنت کی نعمتوں کا کیا کہنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل نے فرمایا:

میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (ایسی ایسی چیزیں) تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا اس کی تصدیق اللہ تعالی کی کتاب میں موجود ہے:

((فَلا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ))

السجدة:۱۷)

''سو کسی نفس کو معلوم نہیں کہ جو نعمتیں ان کے لئے چھپا رکھی ہیں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔''

مسلم ،الجنة وصفة نعيمها وأهلها،باب صفة الجنة(۲۸۲٤)

۵۔انہوں نے جنت دیکھی ہے..؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں،کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

اللہ کے چند فرشتے ہیں جو رستوں میں گھومتے ہیں،اور ذکر کرنے والوں کو ڈھونڈتے ہیں، جب وہ کسی قوم کو ذکر الہی میں مشغول پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو پکار کر کہتے ہیں،اپنی ضرورت کی طرف آؤ،آپ نے فرمایا کہ وہ فرشتے ان کو اپنے پروں سے ڈھک لیتے ہیں،اور آسمان دنیا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تک پہنچ جاتے ہیں، آپ نے فرمایا کہ ان کا رب پوچھتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے ہیں حالانکہ وہ ان کو فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے، فرشتے جواب دیتے ہیں وہ تیری تسبیح و تکبیر اور حمد اور بڑائی بیان کر رہے ہیں، آپ نے فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے، کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے، فرشتے کہتے ہیں بخدا انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا ہے، آپ نے فرمایا، اللہ فرماتا ہے، اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو

کیا کرتے؟ فرشتے کہتے ہیں اگر آپ کو دیکھ لیتے تو آپ کی بہت زیادہ عبادت کرتے اور بہت زیادہ بڑائی یا پاکی بیان کرتے، آپ نے فرمایا اللہ فرماتا ہے، وہ مجھ سے کیا مانگتے تھے، فرشتے کہتے ہیں وہ آپ سے جنت مانگ رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا اللہ ان سے پوچھتا ہے کیا انہوں نے جنت دیکھی ہے فرشتے کہتے ہیں بخدا انہوں نے جنت نہیں دیکھی اللہ فرماتا ہے اگر وہ جنت دیکھ لیتے تو کیا کرتے، فرشتے کہتے ہیں کہ اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس کے بہت زیادہ حریص ہوتے اور بہت زیادہ طالب ہوتے اور اسکی طرف ان کی رغبت بہت زیادہ ہوتی، اللہ فرماتا ہے کہ کس چیز سے وہ پناہ مانگ رہے تھے فرشتے کہتے ہیں جہنم سے، آپ نے فرمایا، اللہ فرماتا ہے کہ انہوں نے اسکو دیکھا ہے، فرشتے جواب دیتے ہیں نہیں بخدا انہوں نے نہیں دیکھا ہے، اللہ فرماتا ہے اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے، فرشتے کہتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ بھاگتے، اور بہت زیادہ ڈرتے، آپ نے فرمایا، اللہ فرماتا ہے کہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انہیں بخش دیا آپ نے فرمایا کہ ان فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے کہ ان میں فلاں شخص ان (ذکر کرنے والوں) میں نہیں تھا بلکہ وہ کسی ضرورت کے لئے آیا تھا اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا۔

بخاري، الدعوات، باب فضل ذكر الله عز وجل (٦٤٠٨)

٦۔ جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ آپس میں جھگڑا کریں گی دوزخ کہے گی کہ میں متکبر اور ظالم لوگوں کے لئے مخصوص کردی گئی ہوں اور جنت کہے گی کہ مجھ کو کیا ہوگیا ہے کہ مجھ میں صرف کمزور اور حقیر لوگ داخل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔

کہ تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعہ سے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہوں گا رحمت کروں گا اور جہنم سے فرمائے گا کہ تو عذاب ہے میں تیرے ذریعہ سے جن بندوں کو چاہوں گا عذاب دوں گا اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے بھرنے کی ایک حد مقرر ہے لیکن دوزخ نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا پاؤں اس میں رکھ دے گا تو وہ کہے گی کہ بس بس اس وقت دوزخ بھر جائے گی اور ایک حصہ دوسرے حصہ سے مل کر سمٹ جائے گا اور اللہ بزرگ و برتر اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرتا اور جنت کے لئے اللہ تعالیٰ ایک دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔ (آیت) اور آفتاب کے طلوع اور غروب سے پہلے اپنے رب کی حمد کی تسبیح پڑھو۔

صحیح بخاری، تفسیر القرآن ،تفسیر سورۃ ق

۷۔ اے دوزخ! کیا تو بھر گئی ہے..؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعا روایت کرتے ہیں اور ابوسفیان رحمہ اللہ اسے اکثر موقوفا روایت کرتے تھے انہوں نے بیان کیا:

((لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ فَيَضَعُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطْ قَطْ))

”کہ جہنم سے کہا جائے گا کیا تو بھر گئی ہے؟ تو وہ کہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے پاؤں اس میں رکھ دے گا تو وہ کہے گی کہ بس بس۔“

صحیح بخاری، تفسیر القرآن ،تفسیر سورۃ ق

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

۸۔ مومن دوزخ سے چھٹکارا پائیں گے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ

((يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا))

”مومن دوزخ سے چھٹکارا پائیں گے تو ایک پل پر روک دیئے جائیں گے جو جنت اور جہنم کے درمیان ہوگا، تو ایک کو دوسرے سے بدلہ دلا دیا جائے گا جو انہوں نے ایک دوسرے پر دنیا میں مظالم کئے ہوں گے، یہاں تک کہ جب وہ پاک وصاف ہو جائیں گے، تو انہیں جنت میں داخلہ کی اجازت دی جائے گی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے ہر شخص جنت میں اپنے گھر کو دنیا کے گھر سے زیادہ پہچانے گا۔“

صحیح بخاری، الرقاق، باب قصاص......................

۹۔ جہنم کی آگ کی حرارت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

((نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْئًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً قَالَ فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَّ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْئًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا))

”تمہاری آگ (کی حرارت) جہنم کی آگ (کی حرارت) کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ (ہماری آگ کی حرارت) کافی ہے فرمایا کہ وہ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اس پر انہتر حصہ زیادہ کر دی گئی ہے ہر حصہ میں اتنی ہی گرمی ہے۔"

صحیح بخاری،

۱۰۔گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ گرمی میں) نبی ﷺ کے موذن بلال نے ظہر کی اذان دینا چاہی تو آپ ﷺ نے منع فرمایا:

((فَقَالَ أَبْرِدْ أَبْرِدْ أَوْ قَالَ انْتَظِرْ انْتَظِرْ وَقَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنْ الصَّلَاةِ حَتَّى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ))

"کہ ٹھنڈا ہو جانے دو، ٹھنڈا ہو جانے دو، یا یہ فرمایا کہ ٹھہر جاؤ، پھر فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے لہذا جب گرمی کی شدت ہو جائے تو نماز کو ٹھنڈ میں پڑھا کرو اس وقت تک ٹھرو کہ ٹیلوں کا سایہ نظر آنے لگے۔"

صحیح بخاری، بدء الخلق،باب صفة النار وأنها مخلوقة(۳۲۵۸)(۵۳۵)

۱۱۔دوزخ سال میں دو مرتبہ سانس لیتی ہے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

((إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتْ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنْ الْحَرِّ وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنْ الزَّمْهَرِيرِ))

"جب گرمی زیادہ بڑھ جائے تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو، اس لئے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے، اور آگ نے اپنے پروردگار سے شکایت کی،

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! میرے ایک حصہ نے دوسرے حصہ کو کھالیا ہے، اللہ نے اسے دومرتبہ سانس لینے کی اجازت دی، ایک سانس کی سردیوں میں اور ایک سانس کی گرمیوں میں، اور وہی سخت گرمی ہے، جس کو تم محسوس کرتے ہو، اور سخت سردی ہے، جو تم کو معلوم ہوتی ہے۔“

صحيح بخاری، بدء الخلق ،باب صفة النار وأنها مخلوقة(٣٢٦٠)(٥٣٧)

۱۲۔ مومن کو جہنم سے نکال لیا جائے گا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم کو شب بدر میں چاند (کے دیکھنے) میں جب کہ اس کے اوپر ابر نہ ہو کچھ شک ہوتا ہے؟ ان لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو تم کو آفتاب (کے دیکھنے) میں جب کہ اس کے اوپر نہ ہو کچھ شبہ ہوتا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوهُمْ فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ))

”بس تم اسی طرح اپنے پروردگار کو دیکھو گے، قیامت کے دن لوگ اٹھائے جائیں گے پھر (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا کہ جو دنیا میں (جس کی پرستش کرتا تھا وہ اس کے ساتھ

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے چنانچہ کوئی ان میں سے آفتاب کیساتھ ہو جائیگا اور کوئی ان سے چاند کے ساتھ ہو جائیگا اور کوئی ان میں سے بتوں کے پیچھے ہو لے گا اور یہ (ایمانداروں کا) گروہ باقی رہ جائے گا، اور اسی میں اسکے منافق (بھی شامل) ہونگے، اللہ تعالیٰ اس صورت میں جس کو وہ نہیں پہچانتے، ان کے پاس آئیگا اور فرمائیگا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں تو وہ کہیں گے (ہم تجھے نہیں جانتے) ہم اس جگہ کھڑے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا پروردگار ہمارے پاس آجائے، اور جب وہ آئیگا، ہم اسے پہچان لیں گے، پھر اللہ عزوجل ان کے پاس (اس صورت میں) آئیگا (جس کو وہ پہچانتے ہیں) اور فرمائے گا میں تمہارا پروردگار ہوں تو وہ کہیں گے کہ ہاں تو ہمارا پروردگار ہے، پس اللہ انہیں بلائے گا اور جہنم کی پشت پر (پل بنا کر) ایک راستہ بنایا جائے گا، تمام پیغمبر جو اپنیا متوں کے ساتھ (اس پل سے) گزریں گے، ان میں پہلا میں ہوں گا اور اس دن سوائے پیغمبروں کے کوئی بول نہ سکے گا اور پیغمبروں کا کلام اس دن اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ ہوگا"

جہنم میں سعدان کے کانٹوں کے مشابہ آنکڑے ہونگے، کیا تم لوگوں نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: کہ وہ سعدان کے کانٹوں سے مشابہ ہونگے، البتہ ان کی بڑائی کی مقدار سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا وہ آنکڑے ان کے اعمال کے موافق اچکیں گے، تو ان میں سے کوئی اپنے اعمال کے سبب (جہنم میں گر کر) ہلاک ہو جائے گا، اور کوئی ان میں سے (مارے زخموں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیگا، اس کے بعد نجات پائے گا، یہاں تک کہ جب اللہ دوزخیوں میں سے جن پر مہربانی کرنا چاہے گا، تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو اللہ کی پرستش کرتے تھے وہ نکال لے جائیں، پس فرشتے انہیں نکال لیں گے اور فرشتے انہیں سجدوں کے نشانوں سے پہچان لیں گے، اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(دوزخیوں کی) آگ کو حرام کردیا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کو کھائے، چنانچہ سجدوں کے مقام کے علاوہ جہنم کی آگ ابن آدم کے تمام جسم کو کھا جائے گی، اسی نشان سجدہ کی علامت سے لوگ نکالے جائیں گے اس وقت بالکل سیاہ (کوئلہ) ہوگئے ہوں گے، پھر ان کے اوپر آب حیات ڈالا جائے گا (تو اس کے پڑنے سے) وہ ایسے نکل آئیں گے جیسے دانہ سیل کے بہاؤ میں اگتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے سے فارغ ہو جائیگا، اور ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان میں باقی رہ جائے گا اور وہ جنت میں سب دوزخیوں کے آخر میں داخل ہوگا، اس کا منہ دوزخ کی طرف ہوگا کہے گا، کہ اے میرے پروردگار! میرا منہ دوزخ (کی طرف) سے پھیر دے کیونکہ مجھے اس کے شعلہ نے جلا دیا ہے، اللہ فرمائے گا کہ کیا تو ایسا تو نہ کرے گا کہ اگر تیرے ساتھ یہ احسان کردیا جائے تو تو اس کے علاوہ اور کچھ مانگے؟ وہ کہے گا تیری بزرگی کی قسم! نہیں پھر اللہ عزوجل (اس بات پر) جس قدر وہ چاہے گا اس سے پختہ وعدہ لے لیگا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دیگا پھر جب وہ جنت کی طرف منہ کریگا اور وہ اس کی تر و تازگی دیکھے گا تو جس قدر مشیت الٰہی ہوگی وہ چپ رہے گا، اس کے بعد کہے گا کہ اے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے کے قریب کردے، تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کیا تو نے اس بات پر قول و قرار نہ کئے تھے کہ اسکے سوا جو تو مانگ چکا اور کچھ سوال نہ کرے گا؟ وہ عرض کریگا کہ اے میرے پروردگار! مجھے تیری مخلوق میں سب سے زیادہ بد نصیب نہ ہونا چاہئے، اللہ فرمائے گا کہ ہوسکتا ہے کہ اگر تجھے یہ بھی عطا کردیا جائے تو تو اس کے علاوہ اور کچھ سوال کرے، وہ کروں گا، پھر اپنے پروردگار کو جس قدر قول و قرار وہ چاہے گا دے گا، تب اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے کے قریب کردے گا جب اس کے دروازے پر پہنچ جائے گا اور اس کی شگفتگی اور وہ تازگی اور سرسبز جو اس میں ہے، دیکھے گا تو جتنی دیر مشیت الٰہی ہوگی، چپ رہیگا اس کے بعد کہے گا کہ اے میرے پروردگار مجھے جنت میں داخل کردے اللہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"